# غسق

ازقلم ملائکہ رفیع

مکمل ناول

اسکے انگلیوں کی سرسراہٹ اسے اپنی پشت پہ محسوس ہو رہی تھی -----

اس کے پرحدت لبوں کا لمس عنازیہ کو اپنی گردن پہ محسوس ہوئی تھی -----

وہ جھٹکے سے مڑی تھی ---

لیکن

ہر طرف لاشیں تھیں ----

اس کے اپنوں کی لاشیں ---

اس کے پاپا کی خون میں لت پت باڈی ---

اس کے مما کی تڑپتی باڈی ---

اس کے بھائی کا مردہ جسم

اور

اس کی چھوٹی بہن کی برہنہ لاش ---

وہ آنسو آنکھوں میں لیے ان سب کو دیکھ رہی تھی ---

جنہیں وہ کھو چکی تھی ---

اور

بلکل اچانک وہ سامنے آگیا تھا --

"عالیار خان "

وہ ایکدم سے چیخ کے اٹھی تھی ---

پورا جسم پسینے سے نہایا ہوا تھا ---

چہرے پہ پسینے کی ننھی ننھی بوندیں تھی ---

اور دل کانپ رہا تھا ----

اس نے ادھر ادھر دیکھا

وہ اپنے کمرے میں تھی ----

دوسرے کمرے سے امتسال بھاگتی ہوئی آئی تھی ---

"عنازیہ ٹھیک ہو تم ؟ "

وہ خوفزدہ آنکھوں سے امتسال کو دیکھ رہی تھی ----

پھر رونے لگ گئی ---

"کیسے زندہ گھوم رہا ہے میرے اپنوں کا قاتل ----- کیسے "

وہ اپنے بال مٹھیوں میں پکڑ کے چلائی تھی -----

امتسال نے اسے ایسا کرنے سے روکا تھا ----

" ریلیکس عنازیہ مل جائے گا قاتل --- عالیار نے کہا تو ہے کہ ڈھونڈ نکالے گو اسے "

" جھوٹ بولتا ہے وہ --- جھوٹا ہے وہ --- مجھے تکلیف دیتا ہے وہ "

وہ چیخی تھی ---

جو شخص تم سے اتنی محبت کرتا ہے عنازیہ کہ تمہیں چوٹ تک لگے وہ تڑپتا ہے ----- "
" پھر کیسے وہ تکلیف دے سکتا ہے تمہیں ؟ حقیقت جلد کھل کے سامنے آ جائے گی

امتسال پرسوچ نظروں سے اپنی دوست کو دیکھ رہی تھی ---

کافی عرصے سے وہ دونوں ایک ساتھ اس فلیٹ میں رہتی تھی ----

جب سے عنازیہ --- عالیار خان سے الگ ہوئی تھی اور طلاق کا مطالبہ کر رہی تھی ---
تب سے وہ یہی تھی---

وہ نفرت کرتی تھی عالیار خان سے اور اسے ہمیشہ یہی لگتا کہ عالیار کو اس سے کبھی محبت نہیں ہوئی وہ بس اس کے ساتھ تھا --- اس کے لئے سب رشتا ہی ہے جس کے ساتھ اس نے عالیار کو رنگے ہاتھوں پکڑا تھا ----- لیکن امتسال کو ایسا نہیں لگتا تھا

---

جو شخص پولیٹیکس میں ہوتے ہوئے بھی اتنی شدت کی محبت کرتا ہو اپنی بیوی سے ----

وہ کیسے ایسا ہو سکتا ہے -----

جبکہ عنازیہ یہی سمجھ رہی تھی --- کہ اس سے بےانتہا محبت کی سزا کاٹ رہی ہے وہ

اب -----

عنازیہ ایک جرنلسٹ تھی ---

ایک کانفرنس میں دونوں کا سامنا ہوا تھا ---

اور پھر محبت ---

شادی ----

جنون کی حد تک عشق ---

اور پھر سب ختم ----

عنازیہ اسے اپنی وحشت زدہ آنکھوں سے دیکھ رہی تھی ----

" مجھ سے زیادہ تمہیں اس سے ہمدردی ہے ---- "

انتسال نے افسوس سے اسے دیکھا -- اور پھر اسے گلے لگا لیا ---

میں یہ نہیں کہتی کہ تم بری ہو --- لیکن عنازیہ کچھ تو ہے --- کوئی ایسا پہلو ضرور "
" ہے جو ہمیں نظر نہیں آ رہا ----- اور مجھے وہ ڈھونڈنا ہے

" تم بس عالیار خان کو بے قصور پروف کرنا چاہتی ہو --- "

وہ انتسال کو گھور رہی تھی ---

" اور تم عالیار خان کو قصوروار "

انتسال نے بھی دوبدو جواب دیا تھا ----

عنازیہ اس سے الگ ہو کے بیڈ پہ گرتے منہ پہ تکیہ رکھ لیا ----

"گڈ نائٹ "

انتسال تاسف سے سر ہلا گئی ---

اور اٹھ کے اپنے کمرے کی طرف چل پڑی ---



"کتنا کڑوا سچ لکھتی ہو تم یار"

انتسال اس کے قریب بیٹھی کہہ رہی تھی ---- نیوز پیپر بھی اس کے سامنے رکھا تھا اس نے ---

جس میں اس کا کالم جگمگا رہا تھا ---

عنازیہ کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ بکھر گئی ---

سچ ---- سچ ہی ہوتا ہے اب یہ انسانوں پہ ہیں کہ کتنا کڑوا اور کتنا میٹھا لگتا ہے انھیں "

"---

امتسال نے ساتھ ہی ریموٹ سے ٹی وی آن کر دیا تھا ۔۔۔ اور پہلی نظر ہی اس دشمن جاں پہ پڑی تھی عنازیہ کی ۔۔۔

اور سوال بھی اسی کے بارے میں تھا ۔۔۔

مسٹر عالیار خان ۔۔۔۔ اتنی محبت کا انجام یوں ہونا تھا کیا ؟؟؟ آپ کی مسز عنازیہ "
"ڈائیورس چاہتی ہے آپ سے ۔۔۔ مطلب آپ دو لو برڈز الگ ہونگیں ؟

اس کے لبوں پہ مبہم مسکراہٹ پھیلی تھی ۔۔۔۔

عنازیہ بھی کانپتے دل کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔

" الگ تو تب ہی ہونگیں جب آپ کو میری سانسیں اسٹاپ ہونے کی نیوز ملے گی "

" *****"

عنازیہ کے منہ سے اچھی خاصی گالی نکلی تھی ۔۔۔۔

امتسال کو ہنسی آگئی ۔۔۔

" ہی از سو ہینڈسم "

لیکن عنازیہ کی گھوریاں دیکھ کے منہ پہ زپ کا نشان بنایا اپنے ہاتھ سے ---

".... لیکن وہ تو آپ پہ بدکردار ہونے کا الزام لگا چکی ہے "

وہ رپورٹر کہہ رہی تھی ---

" وہ کہہ رہی ہے تو ٹھیک ہی کہہ رہی ہوگی "

وہ مبہم سا لہجہ ---

" اتنی محبت اپنی مسز سے "

وہ رپورٹر کہہ رہی تھی ---

"*****"

دوسری گالی دیکھ کے اس نے ٹی وی آف کردیا ----

انتسال اسے ہی دیکھ رہی تھی --

"تیری گالیوں پہ مر مٹا ہوگا عالیار خان -----"

عنازیہ کی گھوریاں عروج پہ تھی --

" نہیں مطلب اتنی ہاٹ لگتی ہو--- گالی دیتی ہو تو"

وہ سر کھجا کے بولی تھی --

"تجھے بھی دوں ؟"

عنازیہ نے دانت پیستے کہا تھا ---

تو امتسال کانوں کو ہاتھ لگا کے سر نفی میں ہلانے لگی ----

تبھی آفس کا دروازہ کھلا اور خیام انوار اندر آیا تھا --

" ہیلو گرلز "

وہ مسکرا کے وہیں ان کے پاس بیٹھا تھا ---

عنازیہ کا چہرہ اس نے غور سے ملاحظہ فرمایا

"منہ کیوں بارہ بجا رہے تمہارا ؟ "

جبکہ جواب امتسال نے دیا

" عالیار خان کو فریش فریش گالیاں دے کے فارغ ہوئی ہے ابھی "

" شٹ اپ بوٹ آف یو "

عنازیہ غصے سے کہتی اپنے کام۔میں مصروف ہوگئی تھی ----

جبکہ خیام اسے ہی دیکھ رہا تھا ---

" ڈائیورس لینا اتنا ایزی نہیں ہے عنازیہ میڈم --- ملک کا اچھا وکیل کراؤ پہلے ---- "

" ذلیل انسان ہر وکیل خریدلیتا ہے ---- "

اس نے دانت پیسے تھے ---

"یوں کرتے ہیں دونوں جا کے اسے قتل کر دیتے ہیں--- قصہ ہی ختم "

خیام نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے کہا تھا ---

مت بھولو ۔۔۔ میں بھی یہیں ہوں اور عالیار خان جیسا بھی ہے میرا فیورٹ ہے ۔۔۔ "
"

امتسال نے اونچی آواز میں کہا تھا ۔۔ پھر اشتعال سے ہاتھ ٹیبل پہ مار کے کہا

اور عنازیہ سن لو میری بات ۔۔۔ جس دن تم سمجھو گی کہ عالیار خان بے قصور ہے "
" ۔۔۔ وہ سینسئیر ہے تمہارے ساتھ ۔۔۔ تو بہت دیر ہو چکی ہوگی ۔۔۔۔

سنجیدگی سے کہہ کے وہ اٹھ کے جا چکی تھی ۔۔۔۔ جبکہ عنازیہ سر ہاتھوں پہ گرائے اس کی باتوں کو سوچ رہی تھی ۔۔۔

اتنا تو وہ بھی جانتی تھی کہ عالیار خان ایسا کبھی نہیں کر سکتا ۔۔۔۔

دل کے کسی کونے میں ہمک ہمک کے صدا آرہی تھی کہ وہ بے قصور ہے ۔۔۔

لیکن دماغ کہتا ۔۔۔ وہ اتنا بھی بے قصور نہیں ہے ۔۔۔۔ بدکردار ہے ۔۔۔ بھول گئی اس رشنا کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑا تھا تم ۔نے ۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ لمحہ گھوم گیا جب وہ فارم ہاؤس گئی تھی اس کے --- اور وہاں رشنا اس پہ بے باکانہ انداز میں جھکی ہوئی تھی ----------

اس نے غصے سے پین ہی توڑ دیا ---- خیام اسے ہی غور سے دیکھ رہا تھا ---

تم امتسال کی باتوں پہ غصہ مت کرو ---- اسے کیا پتہ ---- عالیار کی مرضی سے ہوا " " ہے سب ---- ثبوت بھی مل جائیں گے

عنازیہ نے اسے دیکھا

"تم اتنے یقین سے کہہ سکتے ہو کہ عالیار نے کیا ہے یہ سب ؟ "

شکی مزاج تو سدا کی تھی ----

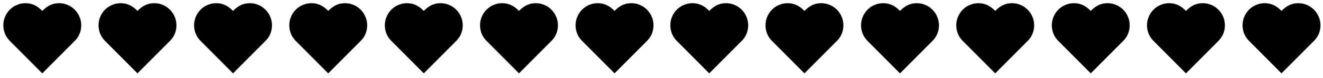
خیام گڑبڑا سا گیا ----

وہ ---- تم ۔نے ہی تو کہا تھا ابھی --- انفیکٹ ہمیشہ یہی کہتی ہو کہ عالیار نے کیا" " ہے یہ سب

عنازیہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی ---

خیام کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھی ---

عنازیہ نظریں ہٹا چکی تھی اس پر سے اب ---



اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا موبائل سوئچ آن کیا تھا ---

دل بے طرح دھڑک رہا تھا ---

آنکھوں میں جیسے خوف ہلکورے لے رہا تھا ---

خشک لبوں پہ زبان پھیرتے ترکرنے کی کوشش کی گئی تھی ----

اور اس کا دل دھک سے رہ گیا ---

اس کی آنکھیں ساکت رہ گئی تھی ---

آگے پیچھے بہت سے واٹس ایپ میسجز آئے تھے ----

وہ دھندلائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی --

اپنا برہنہ وجود ----

شاور لیتے ہوئے ویڈیو ---

اپنی ریڑھ کی ہڈی تک میں اسے سرسراہٹ محسوس ہوئی تھی ----

"یہ --- یہ سب کیسے ؟ "

وہ رو بھی نہیں پا رہی تھی ---

نشے میں دھت --- بہت سی لڑکیوں کے بیچ گھری ----

وہ اس کی ہاسٹل فیلوز ہی تھیں --

اس نے غور کیا تھا ---

جو اسے چھو رہی تھی ---

اس کی گردن پہ اپنے لب رکھ رہی تھیں۔ --

کوئی اس کے لبوں کو چھو رہا تھا ---

کوئی اس کی کمر پہ ---

اور

وہ نشے میں دھت -----

اپنا بھاری سر تھامے -----

ہوش و خرد سے بیگانہ ----

موبائل اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا ---

وہ رو رہی تھی ---

اپنے بال نوچ رہی تھی -----

" یہ --- یہ سب کب ہوا ؟؟؟ "

اس کے موبائل پہ کال آئی تھی --- اس نے گھبرا کے تیزی سے موبائل اٹھایا --

کانپتے ہاتھوں ریسیو کر کے کان سے لگایا تھا جب آبان سکندر کی آواز اس کے کان سے ٹکرائی تھی ---

" میری پیاری شمائم ----- "

اور اس کا وجود لرز اٹھا تھا ----

دیکھ چکی تو ہوگی ---- اپنے خوبصورت مومنٹس --- یو نو وہاٹ جب میں کیپچر کر رہا تھا " " تو افففف ----- تم تو کلی ہو کلی

اسے گھن آئی تھی آبان سکندر کی باتوں سے ----

"کیا چاہتے ہو؟ کیوں کر رہے یہ سب ؟ "

وہ روئی تھی -- اور وہ ہنس پڑا تھا ----

بس چاہتا ہوں میرے ساتھ ایک سرپرائز ویڈیو بناؤ ---- پھر عالیار خان کو دکھا کے "
" سرپرائز کر دیں گے اسے ---

وہ سفاکیت سے بولا تھا اور شمائم کا دل دھک سے رہ گیا --- روح تک کانپ گئی تھی اس کی ---

کیا ہوا شمائم بیبز ----- دیکھو ناں اگر یہ ویڈیو تمہارے بھائی تک گئی تو وہ ہوگا آپے "
" سے باہر ----- تمہیں ہی مار ڈالے گا -- مجھے تو کچھ ہوگا نہیں -----

شمائم کی ہچکیاں بندھ گئی تھی خوف سے ---

میرے ساتھ کچھ پل بتاؤ --- دونوں انجوائے کریں گے ---- تم --- میں --- "
" حسین پل ---- افففف تمہارا کروٹیں لیتا بدن اور میری بے باکیاں --- ٹو مچ فن

وہ کہہ رہا تھا اور شمائم کی سانس اٹک رہی تھی---

" تو ملتے ہیں کل شام کو --- نہیں رات کو ---- حسین رات ---- "

وہ کال ڈسکنیکٹ کر چکا تھا اور شمائم سن بیٹھی ہوئی تھی ---- اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا ---

وہ رونا تک بھول گئی تھی ----

اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے ----

اس کی سانسیں جیسے اٹک رہی تھی ---

'شمائم --- اپنی ان دوستوں سے دور رہو -- مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتی '

دور کہیں سے عنازیہ کی آواز اس کے کان سے ٹکرائی تھی --

'آؤ کم آن بھابی --- آپ بہت شکی ہے قسم سے '

اس نے ہچکی لی تھی --

شمائم ختم کر دیں گی وہ ایک دن تمہیں ---- اپنے بھائی کا مان مت توڑنا کبھی --- ان ' 'کی عزت ہے اچھالنا مت کبھی

عنازیہ کی آواز پھر گونجی تھی --

' توآپ کیا کر رہی ہے بھابی ----- سب کے سامنے انھیں بدکردار تک کہہ دیا آپ نے '

اس نے تنک کے کہا تھا --

میں نے اسے بدکردار کہا ہے شمائم -- میں خود بدکرداری کا مرتکب کبھی نہیں ہوئی جو '
' اس کی بدنامی کا باعث بنے

عنازیہ نے تیز لہجے میں کہا تھا

' توکیا میں بدکردار ہوں '

وہ غصے سے چلائی تھی --

عنازیہ اسے دیکھے گئ ---

'اللہ وہ دن کبھی نہ لائے شمائم کہ تم پہ بدکرداری کا داغ لگ جائے ---- '

اور ابھی وہ تڑپ تڑپ کے رو رہی تھی ---

وہ بدکردار ہو گئی تھی ---

بدکرداری کا مرتکب ہو چکی تھی ---

!!!! بدکردار بن گئی تھی وہ ---



وہاں پہنچتے ہی پہلا کام اس نے یہ کیا کہ ٹیبل پہ رکھا لیپ ٹاپ بند کر دیا ----- -

جاسم جو گلاسز لگائے لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ غور سے دیکھ رہا تھا --- اس افتاد پہ بوکھلا کے سامنے کھڑی اپنی سونامی کو دیکھ رہا تھا ---- جسے عام زبان میں امتسال بھی کہتے تھے ---

اور پھر گہرا سانس لے کے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا ---

جانتا تھا اب اس کے کانوں کی پکائی ہوگی ----

"کاش میں میتھس ہوتی "

اس نے دانت پیستے کہا تھا

" اورکوئی انتسال آ کے تمہارا منہ بند کر دیتی "

اس نے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کر کے لقمہ دیا تھا ---

انتسال اسے گھور کے رہ گئی ----

" اتنا تنگ آ گئے ہو مجھ سے -- تو بول دو چلی جاتی ہوں بہت دور تم سے "

وہ روہانسی ہوئی تھی ---

اور منہ موڑ کے جانے لگی تھی اور یہیں جاسم ہار جاتا ----

اپنی جگہ سے اٹھا اور راستے میں ہی اسے جا لیا ---

اس کے سامنے کھڑا ہوگیا ---

" ہئی --- "

جبکہ وہ پلکیں جھپک جھپک کے اسے معصومیت سے دیکھ رہی تھی ---

جاسم نے اپنی ہنسی روکی تھی ---

"آئسکریم کھانے چلتے ہیں "

جاسم بولا تھا --- اور امتسال سب بھول کے چہکی تھی ---

" اسٹرابیری ---- "

" بلکل --- بٹ واپس آ کے تم مجھے یہ میتھس پرابلم سولو کرنے دو گی --- "

وہ اپنا والٹ اور کیز اٹھاتا بولا تھا ---

امتسال منہ بنا کے وہیں صوفے پہ بیٹھ گئی تھی --- جاسم اسے حیرت سے دیکھنے لگا

" اب کیا ہو گیا "

"تم نے اظہارِ محبت اسی میتھس سے کیوں نہ کیا ؟ "

وہ غصے میں اسے گھور رہی تھی ---

" روز کرتا تو ہوں "

جاسم زیر لب مسکراتا بولا تھا ---

امتسال کچھ دیر اسے گھورتی رہی ---

پھر اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئ ----

" بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا میتھس "

کہہ کے وہ غصے میں تن فن کرتی جانے لگی -- جب جاسم اس کے اور دروازے کے بیچ حائل ہوگیا ---- اور اسے نظروں کے حصار میں لے کے مسکرانے لگا ---

" اب کیا مسلہ ہے -- جا تو رہی ہوں "

وہ غصے سے منہ بسورتی بولی تھی

" یہی تو مسلہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ تم جاؤ "

وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا

"کیوں ؟ "

وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھتی پوچھنے لگی

"آئی لو یو امتسال "

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے بولا اور امتسال کو لگا دھڑکن مدھم ہوتے ہوتے اب تیز ہو گئی ہے ---

" تو کیوں میتھس کو میرا سوتن بنا رہے "

وہ اب بھی منہ پھلائے ہوئے تھی ---

اس نے امتسال کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا ---

جس ہاتھ میں اس کے نام کی انگوٹھی تھی --- اس پہ اپنے لب رکھے تھے ---

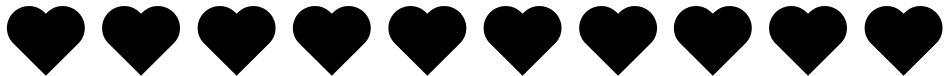
پرحدت لبوں کا لمس امتسال کو اندر تک محسوس ہوا تھا ---

" یہ جو ہے ناں ---- یہ اس بات کا پروف ہے کہ جہاں جاسم۔اور امتسال ہونگیں وہاں میتھس تو ہوگا ہی ---"

رومینٹک ہوتے ہوتے وہ ایکدم سے شوخ ہوا تھا --- اور وہ جو کچھ رومینٹک سننے کے انتظار میں تھی --- غصے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا --

" دفع ہو جاؤ "

جبکہ جاسم ہنس رہا تھا اب --- امتسال کو ایسے ہی تنگ کرتا وہ ہمیشہ اور وہ روہانسی ہو جاتی --- جیسے سچ میں جاسم کے لئے اس سے زیادہ میتھس ہی امپورٹنٹ ہو۔ -- اب یہ کوئی جاسم سے پوچھے کہ وہ کس قدر امتسال کی محبت میں پور پور ڈوبا ہوا تھا ---



کانفرنس کے ختم ہوتے ہی وہ ارحان علی خان کو ڈھونڈ رہی تھی ---- تاکہ اپنے نیوز چینل کے لئے وہ اس کا انٹرویو لے سکیں آج کے متعلق -----

ارحان علی خان اس کا جیٹھ بھی تھا ----- جو عنازیہ سے بے حد پیار کرتا تھا --- وہ ان کی چہیتی تھی۔ -- اور عنازیہ بھی اس کی بہت عزت کرتی تھی اور آج بھی عالیار سے تعلق ختم کرنے کے بعد بھی وہ اس گھر کے ہر فرد کا احترام کرتی تھی --------

"مس عنازیہ ؟ "

کسی کے بلانے پہ وہ مڑی تھی ---

سر آپ کو بلا رہے ہیں --- "

"آپ نے انٹرویو لینا تھا ناں ان کا

وہ سر اثبات میں ہلا کے اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی ----

روم کے سامنے رک کے اسے اندر جانے کا کہہ کے وہ شخص اب جا چکا تھا ---- وہ اندر آئی تھی --- سامنے ہی کوئی اسے راکنگ چیئر پہ بیٹھا نظر آیا --- عنازیہ کی طرف اس کی پشت تھی -----

" ارحان بھائی ---- "

لیکن وہ شخص جیسے ہی گھوما --- تو ساتھ ہی عنازیہ کو بھی پورا کمرہ گھومتا محسوس ہوا تھا ---

غصے کی لہر اسکے پورے وجود پہ پھیلی تھی ------

جبکہ اس کے چہرے پہ مبہم مسکراہٹ تھی ---

" تم ---- "

غم و غصے سے اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا ری ایکٹ کرے ----

غصے سے مٹھیاں بھینچتی وہ مڑی تھی کہ کمرے سے جا سکے ---- لیکن عالیار خان ایک جھٹکے سے اٹھ کے اسکے قریب آ چکا تھا ----

اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنا کے اسے اپنے قریب کیا تھا ----

وہ بوکھلا کے اس کے سینے سے جا لگی تھی ---

عالیار کی گرم سانسیں اسے اپنی گردن کی پشت پہ محسوس ہو رہی تھی ----

" چھوڑو مجھے "

وہ غرائی تھی ---

اس کے حصار سے نکلنے کے لئے وہ پھڑپھڑا رہی تھی ----

" بدکردار ہوں میں --- پروف بھی تو چاہیئے ناں میڈیا کو میری بدکرداری کا ---- تو اب "

اس کا رخ موڑ کے وہ اپنی طرف کر چکا تھا -- لیکن چوکا نہیں تھا ---

اس کی پشت پہ ہاتھ رکھے اسے اپنے بے حد قریب کیا ----

دونوں کی اتھل پتھل ہوتی سانسیں ایک دوسرے کا چہرہ چھو رہی تھی ----

عالیار خان اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ہوئے تھا ---

" میری بیوی دے گی میری بدکرداری کا پروف سب کو ---- "

وہ چبا چبا کے بولا تھا ----

" مجھے کوئی بھی پروف دینے کی ضرورت نہیں۔ کسی کو "

وہ چیخ کے بولی تھی ---- ساتھ ہی پورا زور لگایا تھا اسے خود سے الگ کرنے کے لئے لیکن بے سود ---

عالیار کی گرفت کافی مضبوط تھی ---

وہ تلملا کے رہ گئی ---

اچھا ---- میڈیا کو یہ بات بتانے کی بڑی ضرورت تھی تمہیں۔ کہ میرا ہزبینڈ بدکردار ہے " --- "

وہ درشتی سے بولا تھا

" میں نے کسی بھی میڈیا کے سامنے یہ بات نہیں کی ----- چھوڑو مجھے "

وہ دانت پیستی بولی تھی -----

" جھوٹ مت بولو --- "

وہ اب بھی سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

"تمہاری طرح جھوٹی نہیں ہوں میں ------ تم ایک بدکردار اور قاتل انسان ہو "

وہ بھی عنازیہ ہی تھی ---

ایک بہادر جرنیلسٹ ---

ایک نڈر نیوز رپورٹر ----

" یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ تمہاری فیملی کے قتل میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ---- "

" چھوڑو مجھے "

وہ خود کو چھڑانے لگی ----

لیکن عالیار خان اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا ---

اس کی پرحدت سانسیں عنازیہ کی گردن کو چھو رہی تھی ----

اور عنازیہ -----

اسے لگا جیسے وہ اس حصار سے نہیں نکل پائے گی -------

اسے لگا وہی لمحہ اس کے سامنے آن کھڑا ہو--- جب عالیار خان اس کے گرد بازوؤں کا حصار بناتا اور وہ اس حصار میں پگھل سی جاتی ---

اس کے برانڈ پرفیوم کی خوشبو اس کے حواسوں پہ چھا رہی تھی ------

وہ مزاحمت چھوڑ کے اب اس کی ٹھوڑی پہ اپنی پیشانی ٹکا چکی تھی -----

بے ترتیب سانسیں تھی اس کی ----

وہ گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی ----

اور عالیار خان اس کے وجود کی اٹھتی مدھم خوشبو میں جیسے اپنے حواس کھو رہا تھا ----

دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی ---

اور پھر تیز ہوئی تھی ---

" مت کرو عالیار ---- پلیز جانے دو ----- "

وہ اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کے بیچ بولی تھی ---

یہ وہی تو تھا --- جس کے قریب آنے پہ وہ اپنے دل کی دھڑکنوں کا شور سنتی اور پھر پاگل سی ہو کے اسی کے سینے میں چھپنے لگ جاتی -----

اسکے پناہوں میں بکھر جاتی ---

" مت جاؤ عنازیہ ---- واپس آ جاؤ --- ادھورا ہوں تم بن "

وہ بھاری آواز میں --- بوجھل سرگوشی ----

عنازیہ کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی -----

"آئی کانٹ ---- "

عالیار کے ہاتھ کی گرفت کم ہوئی تھی اور وہ ایکدم سے پیچھے ہوئی تھی --

بھیگی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی ----

حصار سے باہر نکلی --- لیکن دل ہمک رہا تھا پھر سے اس کی قربت کے لئے -----

" یو ہرٹ می آلاٹ "

وہ بھرائی آواز میں بولی تھی--

" میں قاتل نہیں ہوں عنازیہ "

وہ مدھم لیکن بھاری لہجے میں بولا تھا -----

" تم-میرے قاتل ہو عالیار ---- میری محبت کے قاتل -------- "

آنسو کا قطرہ پھسلا تھا اس کے چہرے پہ ----

اور وہ منہ موڑ کے اسکمرے سے جا چکی تھی ---- جبکہ عالیار وہیں کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح کھڑا اس بند دروازے کو دیکھتا رہا ---

جانتی ہوں عالیار --- تم قاتل نہیں ہو --- تم میری فیملی کے قاتل ہو بھی نہیں '
' سکتے ----- لیکن تم میری محبت کے قاتل ہو

چلتے ہوئے اس کے دماغ میں یہی سب چل رہا تھا ----

آنکھیں۔ دھندلائی ہوئی تھی -----

اور دل جیسے شکوہ کناں تھا ---



"آ رہی ہے ہماری پیاری سی چڑیا"

محتسب اس کی طرف مڑ کے بولا تھا ---- جبکہ وہ استہزائیہ ہنسی ہنسا تھا -------

وہ اس معصوم لڑکی کی ویڈیو بنا رہا تھا ----

اور وہ لڑکی چند روپوں کی خاطر اپنی نازیبا ویڈیو بنوا رہی تھی ----

تاکہ وہ ان پیسوں سے اپنے ہاسٹل کی فیس بھر سکے -----

اب وہ محتسب کے ساتھ باہر نکلا تھا ---۔

" یہ ہاسٹل کی تتلیاں بھی ناں --- بہت آگ ہوتی ان میں "

یہ خیام تھا ---- خیام انوار --- وہی جو نیوز پیپرز میں کالم لکھتا ہے ---- جسکی لکھاری کی سب لڑکیاں دیوانی ہے ----

جو ہمیشہ یہی کہتا ہے لڑکیوں قابلِ احترام ہے ---

اور اس کا دوسرا سائیڈ یہ ہیں ---

ہاسٹل کی لڑکیوں کا ناجائز استعمال ---

انھیں بلیک میل کرنا ----

محتسب ہنسا تھا ----

"اس آنے والی چڑیا کا کیا کرنا ہے اب ؟ "

آنے دیں اسے ---- اس عالیار خان کو ایسا سبق سکھاؤں گا --- کہ اس کی نسل در نسل یاد رکھے گی ------ "

خیام کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا

اسے کیا لگا تھا --- وہ بچ پائے گا ----- اتنی بڑی فیملی کا گدھا ----- عنازیہ کو چھیننے چلا تھا مجھ سے ---- اس عزت دار فیملی کی عزت تو اب میری مٹھی میں ہے --- اور میں اچھالوں گا اب اس کی عزت ---- منہ چھپاتا پھرے گا وہ "

وہ غرایا تھا ---

ٹینشن نہ لیں -- سب ہو جائے گا --- وہ عنازیہ بھی تیری ہو جائے گی اور عالیار خان کا پتہ بھی صاف ہو جائے گا ----- "

محتسب نے اسے تسلی دی تھی --

وہ میری ہو یا نہیں --- فرق نہیں پڑتا مجھے --- بس مجھے سے استعمال ہی تو کرنا ہے "

--- عالیار نہیں جانتا کہ عنازیہ کو خود تک پہنچانے کے لئے کہ میں کیا کیا کر چکا ہوں اور

"کیا کیا کر سکتا ہوں ---

اس کی آنکھوں میں وحشت تھی -----

سفاکیت تھی ----

محتسب اسے ہی دیکھ رہا تھا ---

وہ ہمیشہ خود کو ہی خطرناک سمجھتا تھا لیکن خیام انوار کو دیکھ کے اسے یہ بات تسلیم کرنی

پڑی کہ وہ اس سے زیادہ خطرناک اور سفاک ہے ---

" یہ چڑیا آئ کیوں نہیں ابھی تک "

وہ سر جھٹک کے ادھر ادھر دیکھتا بولا تھا ----

"آ جائے گی--- آ جائے گی --- "

خیام کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ تھی ۔۔۔۔۔ اور آنکھوں میں عجیب وحشت ۔۔۔۔

"ہمارا آبان سکندر کہاں ہے ؟ "

محتسب پوچھ رہا تھا ۔۔

اسے انٹرسٹ نہیں میرے ان کاموں سے ۔۔۔ اسے تو بس نشہ چاہیئے ۔۔۔ وہ کیا"
" جانے اصلی نشہ تو ان لڑکیوں میں ہے ۔۔

ذلالت اس کے چہرے سے ٹھپک رہی تھی ۔۔

نام اس کا خراب ہو رہا ہے ۔۔ "

" مزے ہم لے رہے ہیں۔

محتسب ہنسا تھا ۔۔

اسے کونسا لوگ اس نام سے جانتے ہیں ۔۔۔ جو امیج خراب ہو اس کا ۔۔۔ اسے بس "
" مافیا اور ڈرگز کی فکر ہے

خیام نے کندھے اچکاتے کہا تھا ---

محتسب بھی مسکرانے لگا --

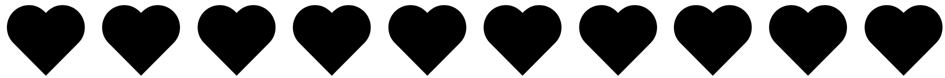
اور سچ ہی تو تھا --

سارا کام خیام انوار کرتا --

اور نام آبان سکندر کا تھا ان کاموں میں ---

اپنا اصلی نام اس نے مخفی کر رکھی تھی --

اور اپنی پوری شناخت بھی ---



ارحان علی خان نے اسے گھر پہ بلایا تھا --- انٹرویو کے لئے

اور وہ مانی بھی اس شرط پہ تھی کہ عالیار خان نہیں ہونا چاہیئے گھر پہ ----

جس پہ ارحان علی خان کھل کے مسکرایا تھا -------

وہ ابھی لاونج میں ہی تھی ----

گھر کے ملازم اسے دیکھ کے خوش ہوئے تھے اور اس کی تواضع کے لئے کچن میں مصروف ہو گئے تھے --

"ہمارے گھر کی رونق آئی ہے ---- ہماری چھوٹی میم صاحبہ آئی ہے "

جبکہ محترمہ عنازیہ سکون سے گھر کا جائزہ لے رہی تھی ---- ارحان علی خان شاور لے رہا تھا --- تبھی وہ فرصت سے گھر کا جائزہ لیتی سیڑھیاں چڑھتی اوپر گئی تھی ----- اپنے اور عالیار کے کمرے کے سامنے ایک پل کو رکی تھی وہ ----

دل زور سے ڈھرکا تھا -----

ادھر ادھر نظر دوڑائی

" وہ کون سا گھر پہ ہے "

کہہ کے مطمئن سی ہو کے وہ کمرے کا دروازہ کھول کے اندر گئی تھی ---

اور بہت سی خوبصورت یادوں نے دل پہ زور زور سے دستک دی تھی ----

درد کی ٹیسیں سی اٹھی تھی ---

لیکن

اس کے لب مسکرا رہے تھے ---

ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ تھی ان لبوں پہ ----

سامنے اپنے اور عالیار کی مسکراتی تصویر پہ نظر پڑی تو ہونٹ سکڑ گئے تھے -----

وہ قدم آگے بڑھاتی گئی ---

کچھ دیر رک کے اس تصویر کو دیکھا ---

پھر سر جھٹک کے اس نے اپنا وارڈ روب کھولا --

اس کے ڈریسز ویسے ہی ہینگ تھے ----

اس کے فٹ وئیر ---

اس کے بیگز ---

سب ویسے ہی تھے جو چھ مہینے پہلے وہ چھوڑ کے گئ تھی ----

اس کی نظر ساتھ ہی اس دشمن جاں کے وارڈ روب پہ پڑی ---

اس نے وہ بھی کھول دیا ----

ویسا ہی تھا سب ---

جیسا اس نے سجایا تھا ----

اس کے برانڈ پرفیوم کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی ---

آنکھیں موند کے اس نے اس خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا ------

وہ جانتا تھا یہ عنازیہ کا فیورٹ پرفیوم ہے ---

تبھی اس کے وارڈ روب سے بھی یہی خوشبو آ رہی تھی ---

لیکن اب کافی قریب سے آ رہی تھی وہ خوشبو ----

وہ حواسوں پہ چھا جانے والی مدھم سی خوشبو ----

وہ ایکدم مڑی تھی

اور

اپنے بلکل سامنے ---

بے حد قریب ---- عالیار خان کو پینٹ پاکٹس میں دونوں ہاتھ ڈالے ---

کھڑے دیکھ کے ----

آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی ----

یہ تو گھر پہ نہیں تھا۔ ۔

یہ کہاں سے آگیا ---

میں کیوں آئی یہاں ---

میں تو گئی آج -----

وہ اس کے پہلو سے ہو کے گزرنا چاہتی تھی ----

جب عالیار نے اس کی کلائی پکڑ کے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا ----

ابرو اچکائے اس کی ہوائیاں اڑاتے چہرے کو غور سے دیکھا ---

" میں -- وہ ارحان بھائی "

اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہے --

اب یہ مت کہنا --- دھیان نہیں۔ رہا --- ارحان بھائی کا روم سمجھ کے یہاں آ گئی " " تھی

عالیار اس کی آنکھوں میں دیکھتا چوٹ کر گیا تھا ---

جبکہ عنازیہ کو سیکنڈ نہیں۔ لگا تھا اہنی پرانی ٹون میں آنے میں ----

گھور کے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا --

جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا ---

" تم سے مطلب --- میں جب --- جدھر جاؤں "

تلملا کے کہا گیا تھا ---

" تو بی بی یہ میرا روم ہے "

" میرا بھی روم ہے --- فضول آدمی "

روانی میں کہی گئی بات پہ وہ بعد میں چونکی تھی ---

" تو رہو یہیں اپنے روم۔میں ------ فلیٹ میں جا کے کیوں رہ رہی ہو "

وہ اس کا بھرپور نظروں سے جائزہ لیتے بولا تھا ----

عنازیہ تاؤ پیچ کھاتی ادھر ادھر دیکھنے لگی ----

ایک تو اپنی بے اختیاری پہ بھی غصہ آیا تھا --- کیسے کہہ دیا کہ میرا بھی روم ہے ---

کچھ کہے بنا وہ آگے بڑھی جانے کے لئے۔۔۔

اپنے وجود کی خوشبو یہاں چھوڑے جا رہی ہو ۔۔۔ اب نہ جانے رات کیسے کٹے گی ان "گمشدہ یادوں کے ساتھ "

گھمبیر آواز پہ اس کے قدم رکے تھے ۔۔۔۔

دل بھی بے چین سا ہوا تھا ۔۔۔

مڑ کے دیکھ لو اسے ۔۔۔۔

ایک بار تو دیکھ لو اسے ۔۔۔

لیکن

دل کی خواہش کو تھپکی دے کے سلایا گیا تھا ۔۔۔

اور جب بولی تو لہجہ سرد اور سپاٹ تھا

" اکھاڑ کے پھینک دو ان سب یادوں کو ۔۔۔ بیٹر فار یو "

کہہ کے وہ کمرے سے نکل کے جا چکی تھی ---

عالیار ویسے ہی کھڑا رہا تھا ---

خاموش ---

ساکت ----

بس لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی ----

" میں نے تم سے بے وفائی نہیں کی عنازیہ -----۔ میں گناہ کا مرتکب نہیں۔ ہوا "

اس نے ٹھنڈی آہ بھری ----

رشنا کا خود پہ جھکا بہکا وجود ---

عنازیہ کی بےیقین آنکھیں ---

جب اسے یاد آیا ---۔ تو جھرجھری سی لی تھی اس نے ----

" میں گناہ کا مرتکب نہیں۔ ہوا ---۔ "

وہ پھر سے زیر لب بڑبڑایا تھا ----

اس کی نظر بیڈ کی طرف اٹھی تھی ----

حسین لمحوں نے یادیں بن کے دستک دی تھی ------

دل بھی بے اختیار سا ہوا تھا ---

نظر ڈریسنگ ٹیبل پہ گئی ---

دل بوجھل سا ہوا تھا -----

اب تو ہر طرف یہی یادیں تھی ----

خوبصورت ---

درد دیتی یادیں ---

" اب لمحہ لمحہ کیسے گزرے گا میرا یہاں عنازیہ ---- اپنے وجود سے مہکا جو گئی ہو میرا کمرا "

زیر لب مبہم سا کہتا وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہیں بیڈ کے کونے پہ بیٹھ گیا تھا ---

جب تھکن سی ہونے لگی ----

تو پیچھے کی طرف لیٹ گیا تھا ---

آنکھیں موند لی تھی ---

جب زلفوں کا جال اس کے چہرے پہ پھیلا تھا ----

نرم و نازک لمس کا احساس اپنی گردن پہ محسوس ہوا تھا اسے ----

لب مسکرا دیے تھے اس کے ----

اب وہ آنکھیں نہیں کھولنا چاہتا تھا --

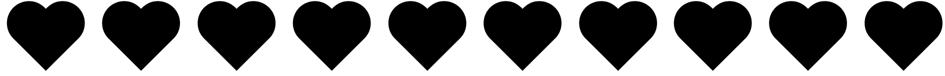
کھول دیتا آنکھیں ---

تو وہ لمحے --- وہ لمس ---- وہ بوجھل سانسوں کا شور ---

کھو دیتا وہ ---

وہ خود کو ان لمحوں کے حوالے کر رہا تھا ---

ان لمحوں کا اسیر ہو رہا تھا وہ -----



رات کے آٹھ بج رہے تھے ----

وہ تھکی تھکی سی اپنے فلیٹ کی طرف آرہی تھی ---

جب امتسال کی کال آئی تھی اسے ---

"کہاں ہو تم ؟ "

عنازیہ نے آبرو اچکا کے پوچھا تھا ---

او یار --- جاسم مجھے سرپرائز دینے لے جا رہا ہے ---- افف ایم سو ایکسائیٹڈ "
" ----- اچھا ہے ناں --- میتھس سے آگے بھی کچھ سوچا اس نے

وہ شروع ہو چکی تھی اور عنازیہ نے یونہی چلتے چلتے اپنی امڈتی ہنسی کو روکا تھا

" تو مطلب رات کو تیری نو انٹری گھر پہ --- "

نہیں نہیں یار--- آؤں گی رات کو -- بٹ تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گی --- جاسم خود ہی " مجھے چھوڑ دے گا ----- تجھے اس لئے بتا رہی کہ تو میرے بنا انجوائے کر اپنا ڈنر --

ویسے اگر عالیار سے تیری لڑائی نہ ہوئی ہوتی --- تو ابھی تو بھی عالیار کے ساتھ ہوتی ڈنر کرتے ہوئے --- پھر مجھے تیری ٹینشن بھی نہ ہوتی --- ارے بابا دل پرسکون ہوتا کہ میری پیاری سی دوست لیٹ لیسٹ اکیلی تھوڑی ہے --- ہائے اسکا بی لوڈ ہبی اس کے " ساتھ ہے

وہ پھر سے لن ترانی میں لگ گئی تھی ---

" امتسال بس کر دے --- جا کے جاسم کا دماغ کھا "

وہ اکتا کے بولی تھی ۔

" جاسم کا دماغ کیوں --- ہم پیزا کھا رہے ہیں ---اینڈ یو نو واٹ --- "

اس سے پہلے کے وہ شروع ہو جاتی ----

" ہیلو ---- ہیلو آواز نہیں ا رہی --- آئی کانٹ گیٹ یو --- ہیلو --- ہیلو "

وہ اوور ایکٹنگ کرنے لگ گئی ---- اور امتسال نے منہ بسور کے کال ڈسکنیکٹ کر دی

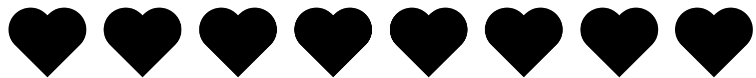
----

عنازیہ اس کی باتوں پہ مسکراتی ہوئی اپنے فلیٹ کی طرف آئی تھی ---

بیگ سے چابی نکال کے دروازہ کھولنے ہی لگی تھی ---

جب کسی ذی روح نے اس کی کلائی پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا ---

عنازیہ چیخ کے پیچھے ہوئی تھی ---



" عنازیہ بھابی "

بھرائی ہوئی آواز پہ اس کا دل ڈوبا تھا ---

وہ جو اپنے خیالوں میں گم اسکے لمس پہ ڈر گئی تھی اب حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی --

" شمائم "

متورم آنکھیں ---- بکھرے بال --- زرد پڑتا چہرہ --- نڈھال وجود ---

" مجھے بچا لیں بھابی پلیز "

وہ منمنائی تھی ---

دروازہ کھول کے وہ اسے جلدی سے لیے اندر آئی تھی اور دروازہ بھی بند کردیا تھا ----

اسے صوفے پہ بٹھایا

اس کے لئے کچن سے پانی لے کر آئی ---

وہ ایک ہی سانس میں سب پانی پی گئی ---

عنازیہ سامنے ہی بیٹھی سنجیدگی سے اب اسے دیکھ رہی تھی ---

شمائم کی نظر اس پہ پڑی تو پھر سے آنسو امڈ آئے تھے ---

اور وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی اب ---

" شمائم کیا ہوا ہے ؟؟ کچھ بتاؤ گی یا مجھے پریشان کرتی رہو گی "

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی --

کیسے عنازیہ کو بتائے اپنی بربادی کی کہانی ----

اس نے اپنا موبائل اس کے سامنے کیا اور خود سر جھکا کے بیٹھ گئی ---

کیونکہ اس وقت وہ صرف ایک ہی ہستی پہ یقین کر سکتی تھی ---

اور وہ تھی اس کی بھابی عنازیہ --

جبکہ عنازیہ ان تصاویر اور ویڈیوز کو دیکھ کے دل تھام کے رہ گئی ---

لڑکیون کی ہم جنسی کرتے ویڈیوز بنائی گئی تھی ----

اس نے حیرت سے شمائم کو دیکھا ---

م--- مجھے نہیں پتہ یہ سب کیسے انھوں نے بنایا ---- مجھے کوئی نشہ آور چیز دی گئی "
" تھی --- مجھے نہیں یاد یہ سب کیسے ہوا

وہ اچھی خاصی ٹریپ ہوئی تھی -- عنازیہ اسے دیکھ کے رہ گئی --

کتنا منع کیا تھا اسے ---

کہ ہاسٹل مت جاؤ --

گھر پہ رہو ---

دوستیاں مت بناؤ ---

ہاسٹل کی لڑکیوں سے دور رہو ---

اپنی یونی فیلوز کے ساتھ بس بات کرو --- وہ بھی بہت کم --

لیکن مجال ہے جو اس نے سنا ہو --

اور اب رزلٹ سامنے تھا --

" ہیلپ می عنازیہ بھابی پلیز ---- "

"عالیار کو پتہ ؟؟ "

اس کے پوچھنے پر شمائم نے سر نفی میں ہلایا تھا---

"جانتی ہو ان میں سے کسی کو ؟ "

وہ پوچھنے لگی

نہیں --- کچھ لڑکیاں تو بلکل نیو ہیں- --- فرسٹ ٹائم ویڈیو میں دیکھ رہی --- باقی " لڑکیاں ہاسٹل کی ہیں ----- اور وہاں ایک آدمی آیا تھا------

آبان سکندر ---

چہرے پہ ماسک تھا ----

وارڈن بھی تھی ساتھ میں ---

باقی نہیں یاد ---

" نشہ کروایا تھا ہمیں

وہ بتا رہی تھی دھیرے دھیرے ---

" ہمممم آبان سکندر "

اس نے پرسوچ نظروں سے اسے دیکھا ----

جب موبائل رنگ ہوئی تھی اس نے دیکھا کوئی نمبر تھا ---

شمائم کا رنگ فق سے اڑ گیا ---

وہ رونے ہی لگ گئی --

بھابی --- پلیز مجھے بچا لیں اس سے -- میری ویڈیوز وائرل کر دے گا --- "

" ب --- بھائی کو دے دیں گا ---

وہ رونے لگ گئی --

" ہششششش "

اس نے منہ پہ انگلی رکھ کے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا -----

شمائم منہ پہ ہاتھ رکھ کے اپنی سسکیاں روکنے لگی ---

عنازیہ نے کال ریسیو کی تھی

" ہیلو مس چڑیا ---- "

" ہیلو ---- "

فون خیام کے ہاتھ سے چھوٹتے بچا تھا ---

جبکہ محتسب کہہ رہا تھا

"کیا ہوا "

وہ منہ پہ انگلی رکھ کے اسے چپ رہنے کو کہہ رہا تھا

" عنازیہ ہے --- "

" وہاٹ ۔۔۔ "

اس نے جلدی سے کال کاٹ دی ۔۔۔۔

عنازیہ بھی موبائل سائیڈ پہ رکھ چکی تھی ۔۔۔

ٹھوڑی دونوں ہاتھوں پہ ٹکائے وہ کچھ سوچ رہی تھی ۔۔۔

اور

شمائم اسے دیکھ رہی تھی اپنی بھیگی آنکھوں کے ساتھ ۔۔۔۔

عنازیہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیسے شمائم کو ان سے بچائے ۔۔۔

ان کے پاس تو اس کے علاوہ بھی تصاویر اور ویڈیوز ہوگی شمائم کی ۔۔۔

کیسے ڈیلیٹ کروائے ۔۔۔

کیسے ان سے چھینے سب ۔۔۔

کیسے ۔۔۔۔ کیسے ۔۔۔ کیسے ؟؟؟؟

دماغ سن ہو رہا تھا ----

وہ اٹھ کے لاونج میں ادھر ادھر ٹہلنے لگی ----

اور پھر ایکدم سے رک گئی ---

کچھ تو ہوا تھا --

شمائم اسے ہی دیکھ رہی تھی ----

" ب--- بھابی "

وہ شمائم کی طرف مڑی --

تم میرے روم میں جا کے سو جاؤ ---- بلکل بھی گھبرانا نہیں ہے --- سب ٹھیک "
کر دوں گی میں- -- کسی کے لئے دروازہ نہیں کھولنا --- میں سب ٹھیک کر کے آتی

" ہوں

وہ اس کے گال پہ پیار کرتی ---

اپنا بیگ اٹھا کے باہر کی طرف بھاگی تھی اور شمائم نم آنکھوں سے اپنی بھابی کو جاتا دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

" اے اللہ میرے بھائی اور بھابھی کو پھر سے ایک کردیں پلیز ۔۔۔ "



"یہ لڑکی وہاں کیسے پہنچ گئی ؟ "

خیام ٹہلتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔۔۔

جبکہ محتسب سوچوں کے سمندر میں غوطہ زن تھا ۔۔۔۔

" اگر میری آواز سے پہچان لیا ہو اس نے تو ۔۔۔ "

خیام کو نئی فکر لاحق ہوئی تھی ۔۔۔

اوہ یار کچھ نہیں ہوتا ---- نہیں پتہ چلا اسے کچھ بھی --- اگر پتہ چلتا تو ابھی تک "
" تمہیں کال کر کے سنا بھی چکی ہوتی --- دس بارہ گالیوں کے ساتھ

محتسب نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرتے بولا تھا ----

خیام ٹھنڈی آہ بھر کے وہیں صوفے پہ بیٹھ گیا ----

"اس لڑکی کا کیا بنا جو شام کو یہاں لایا تھا تو ؟ "

خیام رک کے اس سے پوچھنے لگا

" اپنے انجام کو پہنچ گئی ---- اس کی ویڈیوز بھی ویب سائٹس پہ ڈال دی ہے ---- "

محتسب نے زہریلی مسکراہٹ لبوں پہ سجاتے کہا تھا ---

"ویری گڈ --- تگڑا مال ملے گا اب --- اس وارڈن کو دے آئے اس کی بتائی رقم ؟ "

خیام نے سر صوفے کی پشت پہ رکھتے کہا تھا ---

" یس دے آیا --- بڑی چلاک عورت ہے وہ بھی --- مال ہڑپنا اسے بے حد پسند ہے "

محتسب کا منہ بن گیا تھا --- خیام ہنسا تھا

" ماں بھی تو تگڑی دیتی ہے ہمیں -- تھوڑا نخرا تو چلتا ہی ہے --- "

"لیکن مجھے بلکل نہیں پسند وہ عورت --- دل کرتا گردن مڑور اس کی رگیں چٹخ دوں "

محتسب کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی غصے سے --

صبر رکھ میرے بھائی۔ ---- اس کا ٹائم بھی آ جائے گا -- ابھی ہمارا وقت چلنے دیں "

"

خیام۔نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی --- تو وہ سر ہلا گیا ---

" میں ڈرنکس بنا کے لاتا ہوں "

کہتا اٹھا ہی تھا---

جب آبان سکندر کوٹ ایک بازو پہ ڈالے تھکا تھکا سا آیا تھا --

" لو آگیا ہمارا مولوی بھائی "

محتسب بولا تھا --

" کدھر سے مولوی بھائی --- "

" سارے برے کام کرتا ہے بس ہمارے کام نہیں آتا ----

خیام نے منہ بنایا تھا --

" شٹ اپ "

دونوں کو کہتا وہ صوفے پہ بیٹھ چکا تھا --

" بے غیرتی کے لئے تم دونوں کافی ہو "

اس نے سر صوفے کی پشت پہ ٹکایا تھا --
آنکھیں بھی موند لی تھی --

" میں ڈرنک بنا کے لا رہا --- پیے گا ؟ "

خیام کچھ کہنے کا ارادہ ترک کرتے کہا تھا --

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

تو خیام بھی محتسب کی طرف آنکھ ونک کرتا کچن کی طرف بڑھ گیا



اس وارڈن کا پردہ فاش کرنا اس نے بعد کے لئے چھوڑ دیا تھا --- ابھی اسے یہ پرابلم سولو کرنی تھی --- اور اس کے لئے وہ کسی پہ بھی ٹرسٹ نہیں کر سکتی تھی --- سوائے اس ایک شخص کے ----

جس پہ یقین نہ ہوتے ہوئے بھی یقین تھا -----

" عالیار خان "

اس نے موبائل نکال کے اسے کال کی ----

تین چار رنگز کے بعد کال ریسیو ہوئی تھی

" ہیلو --- "

اس کی نیند سے بوجھل آواز ابھری تھی ---

لگتا ہے وہ سو رہا تھا --

" تم کب سے اتنی جلدی سونے لگے "

طنزیہ انداز ----

عالیار خان مسکرا کے رہ گیا ----

تمہارے جانے کے بعد --- "

" تمہاری خوشبو کو محسوس کرتے آنکھ لگ گئی تھی

اس کی بوجھل آواز پہ عنازیہ کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا ----

لیکن لہجہ نارمل ہی رکھا تھا اس نے -----

" ملنا ہے تم سے ابھی "

عالیار کی آنکھیں مکمل کھل چکی تھی ---

" اتنی یاد ستا رہی میری تمہیں "

عنازیہ اسے گالی دیتے دیتے چپ کر گئ تھی ------

" میں آفس کے باہر ویٹ کر رہی تمہارا --- پانچ منٹ تک پہنچو ادھر "

"آفس رومینس --- "

کال ڈسکنیکٹ کر چکی تھی عنازیہ میڈم ---

اور اب وہیں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی ----

«««««««««««»»»»»»»»»»»»»

وہ سو رہی تھی ----

وہ اتنا ڈری ہوئی تھی ان دنوں کی آج بہت دنوں بعد اسے اتنے مزے کی نیند آنی ہی تھی ---

اسے پتہ تھا عنازیہ سب ٹھیک کر دے گی ---

وہ نڈر ہے --

کسی سے نہ ڈرنے والی ---

سب کو انگلی پہ نچانے والی --

اس کی پرابلم بھی سولو کر دے گی وہ ------

تبھی اسے سکون کی نیند بھی آگئی تھی ------

وہ مزے سے ڈپلیکیٹ چابی سے دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا ----- اندھیرے میں اس نے امتسال کے روم کا اندازہ لگایا -----

رات کے اس وقت اس لڑکی کو سرپرائز دینے کا سوچ کے اس کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیل چکی تھی -----

کتنا بھاگے گی ---

ہر وقت بھاگنے کا بھوت سوار رہتا ہے اس پہ ---

ابھی ہی وقت ہے اسے پکڑنے کا اور بہت زور کا جھٹکا دینے کا ------

اس نے آہستگی سے عنازیہ کے کمرے کی طرف دیکھا ---

لگتا ہے سو رہی ہے --

اس نے سوچا تھا ---

جب تک وہ اپنا کام کرے گا ---- عنازیہ اٹھ بھی گئی تو وہ اپنا سرپرائز پروگرام انجام دے چکا ہوگا -----

پینٹ پاکٹ سے اس نے چھری نکالی تھی ---

اور آہستگی سے وہ اس کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا ---

وہ مزے سے بیڈ پہ سو رہی تھی ---

کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس کا چہرہ وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہا تھا ---

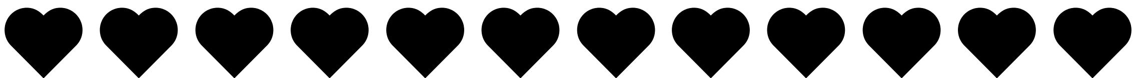
لیکن جانتا تھا وہی ہوگی ----

وہ آہستہ سے اس کے بیڈ کے قریب گیا ---

اس کی گردن پہ اپنے ہاتھ کی گرفت ڈالتے اس نے چھری اس کے چہرے کے قریب کی تھی ----

شمائم کی آنکھ کھلی تھی --

ایک آدمی کو خود پہ جھکا دیکھ کے وہ چیخی تھی ----



گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی ---

تو گارڈ اس کی کار کے قریب آیا تھا ---

" سلام سر "

عالیار خان کے نکلتے اسنے کہا تھا --

"وعلیکم السلام --- میڈم کہاں ہے ؟ "

" سر جی --- ان کو میں نے اندر جانے کا کہا -- یہاں ڈسٹرب ہو رہی تھی "

اس نے جواب دیا تو عالیار بھی سر اثبات میں ہلاتا آفس کی طرف بڑھ گیا -----

آفس میں ہر طرف خاموشی تھی ---

وہ یونہی چلتا ہوا اپنے کمرے میں آیا تھا ----

لیکن وہ وہیں رک چکا تھا -----

وہ وہیں صوفے پہ سو رہی تھی ----

وہ چلتا ہوا اس کے پاس رکا تھا -----

اس کے چہرے پہ تھکن رقم تھی ---

اس کے قریب ہی وہ نیچے بیٹھ چکا تھا ----

اس کی بوجھل سانسوں کا شور بتا رہا تھا کہ وہ گہری نیند میں ہے -----

اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا ---

" مجھے بلا کے خود سو رہی ہے محترمہ -- "

انگلی کی پور سے اس کی پلکوں کو چھوتا وہ مسکرا رہا تھا ---

دل میں منہ زور جذبے شور مچانے لگے تھے ----

دل جیسے گستاخی پہ آمادہ ہو رہا تھا -----

وہ جلدی سے اٹھا --- اور سگریٹ جلا کے وہ کمرے میں ٹہلنے لگا ----

سگریٹ پیتے وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا ---

کمرے میں عنازیہ کی بوجھل سانسوں کا شور تھا ----

وہ اب سٹپٹا کے پھر سے اسے دیکھنے لگا ---

اس کے سوئے ہوئے نازک وجود پہ اس کی نظر ٹھہر گئی تھی ---

کتنے دکھ تھے اس نے ---

اپنی فیملی کی اچانک دردناک موت کو سہنا اتنا آسان نہیں ہوتا ----

عالیار خان اس کیس کو ایک قابل پولیس آفیسر کے حوالے کر چکا تھا --- لیکن ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل پایا --- ان ظالموں کا ---

ان قاتلوں کا -----

میں ان کے قاتلوں کو ڈھونڈ نکالوں گا اور تمہارے سامنے انہیں دردناک موت کے 'گھاٹ اتاروں گا عنازیہ

اس کے کانوں میں اپنی ہی آواز گونجی تھی ---

' تم قاتل ہو عالیار خان --- تم قاتل ہو '

اور عنازیہ کی وہ سرد آواز ----

وہ کانپ ہی گیا -----

اس کی نظریں اس کے وجود پہ تھی ----

جب اچانک سے پہلو بدلتے وہ گرنے والی تھی ----

عالیار نے آگے بڑھ کے اسے باہنوں میں بھر لیا تھا ---

وہ لڑھک کے اس کی باہنوں میں گری تھی ----

انگڑائی لیتی بوکھلا کے اسنے آنکھیں کھولی تھی ---

اور عالیار کی باہنوں میں خود کو پا کے وہ پلکیں جھپکنا ہی بھول گئی -----

اور یہی لمحہ تھا جب عالیار کو اپنا آپ بے بس ہوتا محسوس ہوا تھا ---

وہ اس کی لبوں پہ جھکا تھا ----

اس کے نرم و نازک لبوں پہ عالیار نے اپنے تشنہ لب رکھے تھے ---

اور بے اختیار سا اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا تھا ----

عنازیہ بھی اس لمحے کے زیر اثر تھی ---

وہ بھول چکی تھی --

اس کی قربت میں سب بھول چکی تھی شاید ----

جب بہکی سانسوں کے شور میں---- بند پلکوں کے پیچھے وہ لمحہ آن رکا تھا ----

رشنا کا عالیار پہ وہ جھکا ہوا بہکا وجود ----

وہ بدک کے پیچھے ہٹی تھی -----

اسے دھکا دے کے وہ پیچھے ہوئی تھی -----

اپنے ہونٹوں کو ہاتھوں سے صاف کرنے لگی ۔۔۔ جیسے کوئی مکروہ چیز اس کے لبوں سے لگ گئی ہو ۔۔۔۔

عالیار نے ایک ٹھنڈی سانس بھری ۔۔۔

اور وہیں بیٹھ کے اسے دیکھنے لگا ۔۔۔۔۔

" *****یو "

گالی سے نواز گئی تھی ۔۔۔

" ایبیوز نہیں کرو عنازیہ "

وہ اسے گھور رہا تھا ۔۔

" دوں گی ۔۔۔ کیا کر لوگے "

وہ اسے گھورتی دانت پیستی بولی تھی۔ ۔۔۔۔

" اب ایبیوزیو ورڈ یوز کیا ۔۔۔۔۔ تو "

وہ اسے گھورتے کہہ رہا تھا --

"تو کیا ؟ "

وہ بھی عنازیہ تھی --- بے خوف --- نڈر ----

" تم جانتی تو ہو --- ایک جھلک تو ابھی دیکھ بھی چکی ہو "

وہ اسے جتاتا بولا تھا ----

جبکہ عنازیہ دانت پیستی رہ گئی ----

اس میں اس کی بھی تو غلطی تھی ---

وہ اس کے حصار کے زیر اثر جو ہو چکی تھی ----

غصے سے تلملاتی وہ اٹھ کے صوفے پہ بیٹھی تھی ------

اپنے بکھرے بال سمیٹنے لگی ---

"کھلے رکھو ناں "

اس کی بوجھل آواز ---

عنازیہ نے گھور کے اسے دیکھا ---

اور بڑے زور و شور سے پورے بالوں کا کس کے بن بنا گئی اوپر ---

عالیار زیر لب مسکراتا اٹھا تھا --- اور اس کے پاس صوفے پہ بیٹھ گیا ---

عنازیہ کھسک کے اس سے دور ہوئی تھی ----

"تمیز سے بیٹھو تم "

ساتھ اسے گھوریوں سے بھی نوازا تھا --- اور وہ بھی مؤدب سا سر جھکا گیا ---

"کچھ کہنے آئی تھی تم یا --- "

عنازیہ نے اسے دیکھا --

"یا یہ ایک بہانہ تھا مجھے دیکھنے کا"

وہ زیر لب مسکرا رہا تھا

" اوہ شٹ اپ "

وہ منہ بنا کے بولی تھی ---

تو وہ چپ کر گیا ---

عنازیہ اپنا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے لگی -----

جبکہ عالیار اسے دیکھتے رہنے کا عمل جاری رکھے ہوئے تھا ----

شمائم کے بارے میں کچھ بتانے جا رہی میں --- بٹ پرامس می کہ غصہ نہیں کرو " " گے --- اور کول ڈاؤن رہو گے

اس نے کہنا شروع کیا ---- عالیار بھی سنجیدہ نظر آ رہا تھا اب ---

اس نے گلا صاف کیا اور کچھ باتیں چھپا کے اس نے پوری کہانی عالیار کو سنائی تھی ----- جو شمائم اسے بتا چکی تھی ---

عالیار کے چہرے پہ سرد تاثرات ابھرے تھے اب -----

" یہ ہیں اس کا نمبر ---- ٹریس کرواؤ "

اس نے اپنا موبائل اس کی طرف بڑھایا --- جس میں وہ نمبر سیو کر چکی تھی -----

وہ پرسوچ نظروں سے اس نمبر کو دیکھتا رہا --- اور اپنے موبائل سے کوئی نمبر ملا کے کسی کو یہاں آنے کا کہنے لگا ----

عنازیہ اس کے چہرے پہ پھیلے سرد تاثرات کو دیکھ رہی تھی ---

آنکھوں میں اس کے تفکر بھی تھا ----

وہ بے چین ہوئی تھی ----

زبان سے کچھ نہیں۔ بولا تھا وہ ---

لیکن اسکے اندر جو طوفان مچا ہوا تھا ----

عنازیہ اتنی بے خبر نہیں تھی اس سے کہ اس کی کیفیت نہ جان سکے -----

اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا تھا ---

عالیار نے چونک کے اسے دیکھا تھا ----

" شمائم میری بھی بہن ہے --- اسے کچھ نہیں ہوگا ---- "

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ------

"لیپ ٹاپ کہاں ہے تمہارا ؟ "

وہ اٹھتی ہوئی پوچھ رہی تھی ---

" وہاں ٹیبل پہ ---- "

وہ اثبات میں سر ہلاتی آگے بڑھی تھی ---

عالیار نے ٹائم دیکھنے کے لئے اس کا موبائل اسکرین آن کیا تھا ---

اور اسکرین پہ اپنی اور اس کی ایک ساتھ مسکراتی تصویر دیکھ کے چونکا تھا ---

نظر اٹھا کے عنازیہ کو دیکھا تھا -----

جو لیپ ٹاپ میں مصروف تھی ---

اسے پاس ورڈ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی ---

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا پاسورڈ کیا ہو سکتا ہے ---

اس نے آہستگی سے عنازیہ کے موبائل کا پاس ورڈ انٹر کیا تھا ---

ALAN

اپنے اور اس کا نام کے پہلے دو حروف ----

' اور پھر کہتی ہو --- نفرت کرتی ہوں تم سے عالیار '

وہ سر جھٹک گیا ---

دروازے پہ دستک ہوئی تھی ---

لگتا ہے ہیکر آچکا تھا ----

کم ان "کہہ کے وہ اب اس ہیکر کی طرف متوجہ تھا ---- "

«««««»»»»»»‹«««««««««««««««««««

وہ چیخ ہی پڑی تھی ----

حدید تاشفین ----- امتسال کی جگہ کسی دوسری لڑکی کو دیکھ کے بوکھلا کے پیچھے ہٹا تھا

اور جلدی سے لائٹ آن کر دی تھی ----

روشنی ہوتے ہی وہ اس موم سی لڑکی کو دیکھنے لگا ----

جو کانپ رہی تھی اور ساتھ میں گہرے سانس لے رہی تھی ----

خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"ک --- کون ہو تم ؟ "

اور پھر ساتھ ہی نظر اس کے ہاتھ میں موجود چھری پہ گئی تھی ---

حدید نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا تھا --- اور چھری بھی پھینک دی تھی ---

جبکہ شمائم خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

م--- مجھے معاف کردو --- مجھے مت مارو --- م--- میں نے کچھ نہیں۔ کیا---۔ "

" میرا --- میرا پیچھا چھوڑ دو

وہ چیخ رہی تھی جبکہ حدید بوکھلا گیا تھا ---

" دیکھو --- دیکھو مس ---- مت روئیے پلیز --- مس --- مس پلیز "

وہ اسے پرسکون ہونے کو کہہ رہا تھا جبکہ وہ رو رہی تھی ----

بیڈ کراؤن سے لگی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

" ع--- عن--- عنازیہ بھابی ----- "

وہ روتی ہوئی اسے بلا رہی تھی ---

حدید نے بوکھلا کے دروازے کی طرف دیکھا --- پھر اس لڑکی کو دیکھنے لگا ---

دیکھئیے --- آپ --- آپ مت روئیے پلیز ---- میں --- دیکھئیے میرے ہاتھ میں کچھ "
" نہیں ہے

وہ اسے اپنے ہاتھ دکھانے لگا ---

جبکہ وہ اب بھی خوفزدہ تھی ---

بھیگی خوفزدہ آنکھیں --

" می -- میرا گلا دباؤ گے ---- "

وہ روتے ہوئے بولی تھی ----

" ارے نہیں ----- میں مرڈر تھوڑی کرتا "

وہ مسکرانے کی کوشش کرتا اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھنے لگا -- جبکہ شمائم چیختی ہوئی بیڈ سے دوسری طرف اتری تھی ----

حدید بھی بوکھلا گیا تھا ---

" ارے آپ چیخ کیوں رہی ہے "

لیکن اس پہ کون سا اثر ہونا تھا ---

وہ روئے جا رہی تھی ---

حدید اسکے قریب آنے لگا ---

وہ چیختی دیوار سے لگی تھی ---

اس کے قریب آ کے اس کے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھ لیا ---

"چیخ کیوں رہی ہے آپ --- بلاوجہ "

وہ چلایا تھا ----

" چپ --- ایکدم چپ "

وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بول رہا تھا ---

جبکہ وہ بھیگی آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہی تھی -----

حدید پل بھر کے لئے ان آنکھوں میں جیسے ڈوب گیا تھا ----

"امتسال کہاں ہے ؟ "

وہ اب پوچھ رہا تھا

"آپ اس کے بیڈ پہ کیا کر رہی ہے "

شمائم نے اشارے سے اسے اپنے منہ سے ہاتھ ہٹانے کو کہا تھا --

"چیخے گی تو نہیں "

وہ اطمینان حاصل کر لینا چاہتا تھا ---

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ---

حدید نے ہاتھ ہٹا دیا تھا ---

تو وہ اپنی سانس بحال کرنے لگی ---- -

" میں امتسال کا بھائی ہوں -- چھوٹا بھائی حدید تاشفین --- "

وہ اپنا تعارف کرانے لگا

"اور آپ ؟ "

وہ اب اس سے پوچھ رہا تھا

" میں --- میں وہ عناز--- عنازیہ بھابی کی نند "

وہ ہکلاتے بولی تھی

" ارحان علی خان اور عالیار خان کی بہن "

وہ حیران ہوا تھا

"ارحان علی خان دی گریٹ پولیٹیشن --- تو آپ کیوں اتنی ڈرپوک ہے ؟ "

وہ اسے نظر بھر کے دیکھتا پوچھ رہا تھا ---

شمائم کو برا لگا تھا

میں ڈرپوک نہیں ہوں ---- آپ یوں میرے سر پہ کھڑے ہونگیں آدھی رات کو ---- "

" اس چھری کے ساتھ ---- تو یہ سب ہوگا ---- میں چیخوں گی ہی

وہ برا مناتے بتا رہی تھی --

اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا

" بات تو بڑے پتے کی کی ہے آپ نے --- "

شمائم نے اسے شاکی نظروں سے دیکھا

" نہیں مطلب ---- "

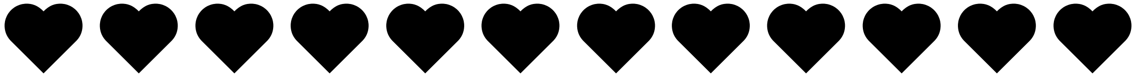
جب اچانک فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی ---

شمائم ڈر کے اسکے سینے سے جا لگی تھی ---

" م--- مجھے بچا لیں پ--- پلیز "

حدید نے چونک کے اس سمٹی سی نازک لڑکی کو دیکھا اور پھر کمرے کے دروازے پہ نظر گئی ----

" تم --- "



یادوں نے پھر دستک دی تھی --- اور ارحان علی خان بے چین ہوا تھا ----

بے چینی سی پھیلی تھی پورے وجود میں ----

آگے بڑھ کے اس نے ساری کھڑکیاں کھول دی تھی ---

ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے اس کے چہرے کو چھوا تھا ---

لیکن بے چینی اور بڑھی تھی ----

جایشا کی بے چین کر دینے والی یادیں اس کے حواسوں پہ چھائی ہوئی تھی ----

کوئی رات --

کوئی لمحہ ایسا نہ تھا --

جب اس کی یاد نے دستک نہ دی ہو ---

اور وہ بے چین نہ ہوا ہو ----

اس نے سگریٹ جلائی تھی ---

اور اب سگریٹ کے کش پہ کش لینے لگا ----

گاڑی پہ فائرنگ ہوئی تھی --

اور جایشا کا نازک وجود ان گولیوں کی زد میں آیا تھا ---

اسے بچانے کی کوشش میں اسے بھی گولیاں لگی تھی ---

جایشا پریگننٹ تھی ---

وہ وہیں دم توڑ گئی ---

ان کا بچہ بھی نہیں رہا تھا ---

اور

وہ خود بچ گیا تھا ----

کیوں بچا تھا ؟؟؟

یہ سوال ہر رات نئے سرے سے اسے اذیت دیتا ---

اس نے سگریٹ دور پھینک دیا تھا ---

یادوں نے دستک دی --

تو

آنکھیں بھی نم ہوئی تھی ---

سرخ آنکھیں بہنے کے لئے بے تاب تھی ----

اور

وہ وہیں نیچے بیٹھ کے رونے لگا ---

ملک کا کامیاب پولیٹیشن --- -

جس کی بہادری کی مثالیں دی جاتی ہے ---

سب اسے مضبوط اعصاب کا مرد سمجھتے ہیں- ---

جس کی شخصیت دیکھ دیکھ کے لڑکیاں آہ بھرتی ہے ----

وہ مضبوط مرد ---

ابھی اس تنہا کمرے میں ---

رات کے اس پہر --

تنہا ---اکیلا رو رہا تھا ----

درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا ---

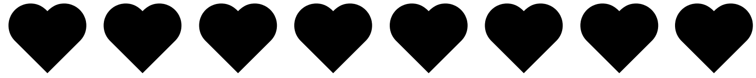
اذیت تھی کہ اس پہ حاوی ہوتی جا رہی تھی ---

وہ نڈھال سا رو رہا تھا ---

جایشا کے لئے ---

جایشا علی خان کے لئے --

جو شاید اتنی ہی زندگی اپنے نصیب میں لکھ کے آئی تھی -----



اس کی آنکھ کھلی تو خود کو عالیار کے سینے پہ سر رکھے پایا تھا ----۔گھڑی پہ نظر پڑی صبح کے نو بج رہے تھے ---

وہ بوکھلا کے اٹھی ہی تھی ------ جب اسکے بال عالیار کی شرٹ کے بٹن میں پھنسا ہونے کی وجہ سے وہ اگین اس کے اوپر گری تھی ---۔ساتھ میں ہلکی چیخ بھی نکلی تھی ---۔

عالیار آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے لگا --۔

" تم ہر وقت مجھ پہ گرتی کیوں رہتی ہو "

وہ جو درد سے بلبلا کے اپنے بال اس کی شرٹ کے بٹن سے الگ کر رہی تھی ---

اس کی بات پہ سرخ پڑ گئی تھی ----

منہ کھولا ہی تھا ---

جب عالیار نے اسے روکا

" نہ نہ -- گالی نہیں دینا ورنہ تمہاری زبان سے ہی چرا لوں گا -----۔ "

وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا تھا --

"تیری تو۔۔۔ "

وہ غصے سے تلملاتی اٹھی تھی ۔۔۔

ساتھ میں بال بھی کھینچے تھے ۔۔۔۔

کچھ بال ٹوٹ کے وہیں اٹک گئے تھے ۔۔۔۔

اور وہ اپنا بالوں کا جوڑا بناتی بڑبڑا رہی تھی ۔۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہو سنائی نہیں دے رہا۔۔۔ اونچا بولو۔۔۔ "

وہ اطمینان سے اسے دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔۔

عنازیہ نے دانت پیس کے اس خوبرو بندے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

پھر اس کا لیپ ٹاپ اٹھا کے بولی ۔۔

" میں کہہ رہی کہ میں تمہارا لیپ ٹاپ لے جارہی "

"اور مجھے ؟ "

وہ نظر بھر کے اسے دیکھتا بولا تھا ----

عنازیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور کچھ نہیں کہا ----

اپنا موبائل اٹھا کے --- چیک کرتی وہ دروازے تک آئی تھی ---

" اچھا سنو "

رخ موڑ کے اس نے عالیار کو دیکھا تھا ---

وہ اسے ہی دیکھنے لگا زیر لب مسکراتا ----

لیکن عنازیہ کے اگلے جملے پہ اسنے لب بھینچ لیے تھے --- اور وہ مسکراتی ہوئی باہر نکلی تھی ---

وہیں باہر سے --- شیشے کے پار اسے مڈل فینگر دکھا کے وہ جا چکی تھی ---

عالیار تلملا کے رہ گیا ---

لیکن سر جھٹک کے مسکرا پڑا ---

یہی انداز تو پسند تھا اس کا عالیار کو --

کچھ بھی بول دینے والی ---

اور کانوں کو ہاتھ لگانے والی صاف ستھری گالیاں ---

آفس پہنچ کے اس نے اپنا تیار کیا ہوئے رپورٹ پہ ایک نظر ڈالی ----

کچھ چیزیں تصحیح کی ---

اور پھر شام کی نیوز پیپرز کی سرخی کے لئے رپورٹ تیار تھی ----

" اب آئے گا مزا --- جب کھلے گا راز ان کا "

اس کا دھیان اس ہاسٹل کی وارڈن کی طرف گیا تھا ----

" اس کو تو کرتی ہوں ابھی میں ٹھیک "

دانت پیستے اس نے کہا تھا جب خیام اندر آیا تھا ---۔ اسے دیکھ کے عنازیہ نے لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا ---

زیادہ قابلِ اعتماد بندہ اسے تو یہ لگتا نہیں تھا ----

"گڈ مارننگ مس عنازیہ "

"گڈ مارننگ "

جواباً وہ بھی مسکرائی تھی ----۔ خیام سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا ----

"کیا ہو رہا ہے ---"

ایک گرلز ہاسٹل ہے جہاں بہت گندی حرکتیں ہوتی ہے لڑکیوں کے ساتھ ---۔ اور " " وہاں کی وارڈن بھی ان سب کے ساتھ ملی ہوئی ہے ---

وہ بتا رہی تھی --

خیام کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا --

"اچھا ؟ "

خود کو نارمل کرتے وہ بولا تھا ----

ہاں --- چلو دونوں چلتے ہیں --- دیکھتے ہیں کیا ہو رہا ہے وہاں- --- "

"کون ہے یہ وارڈن

وہ خیام سے کہہ رہی تھی --- -اور ساتھ میں اٹھنے لگی --

خیام۔اسے دیکھنے لگا

ارے کدھر جا رہی ہو --- تم کوئی پولیس تھوڑی ہو جو ان کاموں میں ہاتھ ڈال رہی ہو "

" اپنا ---

وہ اسے روکنے کے لئے بولا تھا ---

میں انسان ہوں خیام۔ -- ایک عورت ہوں ---- کیسے دیکھ سکتی ان معصوم لڑکیوں " کو ---- کیا کچھ ہو رہا ہے وہاں --- تمہیں۔ کچھ خبر بھی ہے ---- اس وارڈن کو " پولیس کے حوالے کر کے اس سے اس کی ساری باتیں نکلواؤں گی

وہ دانت پیستے بولی تھی ---

خیام ایسے ہی بیٹھا رہا --

"چل رہے ہو کہ نہیں ؟ "

وہ اسے یونہی بیٹھا دیکھ کے رکی تھی ---

تو وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا

ہاں۔ - ہاں چلتے ہیں پھر --- میں اپنے کیبن سے اپنا سیل اور کیز لے کے آتا ہوں "
"

کہہ کے وہ اس کے نکلنے سے پہلے ہی اپنے کیبن کی طرف جانے لگا ---- جبکہ عنازیہ اس کی پشت دیکھتی باہر کی طرف چل پڑی تھی ---

»»»»»»»»»»»»»»»»»»«««««««««««««

ان کے موبائل ---

ان کے لیپ ٹاپ --

سب ہیک کر چکا تھا وہ ہیکر --

جو جو نمبر اس کو دیے تھے عالیار نے ---

سب کو ٹریس کر کے وہ مہارت سے ہیک کرتا گیا ---

اور سارا ڈیٹا اسکے پاس آتا گیا ---

جسے وہ ایک ہی بٹن پش کرنے سے ڈیلیٹ کرتا گیا تھا ------

کام ختم کر کے اس نے عالیار کو دیکھا تھا ---

" سر کام ختم ہو چکا --- "

سر اثبات میں ہلا کے ---

اسے بھاری رقم دے کے ----

اسے بھیج چکا تھا واپس- ---

اور

ابھی صبح عنازیہ کے جانے کے بعد وہ دیر تک بیٹھا سوچوں میں گم رہا تھا ---

اگر وہ ویڈیوز لیک ہو جاتی ---

اگر وہ تصاویر لیک ہو جاتی ----

اس نے جھرجھری لی تھی ---

اس نے نہ ویڈیوز دیکھی تھی ---

نہ تصاویر --

عنازیہ نے اسے سختی سے منع کیا تھا --

پرامس بھی لیا تھا اور وہ مان گیا تھا -----

لیکن اب ایک ہی بات سوچ رہا تھا

شمائم اتنی نادان اور بےوقوف کیسے ہو سکتی ہے --

کہ کوئی بھی اسے کچھ بھی پلا دے ---

وہ پی لیں گی ---

کب بڑی ہوگی وہ --

کب ہوگی سمجھدار ----

اگر وہ عنازیہ کے پاس نہ جاتی --

اگر عنازیہ سے اس کا سامنا نہ ہوتا ---

تو ؟؟؟؟

تو سب وائرل ہو جاتا ---

اور

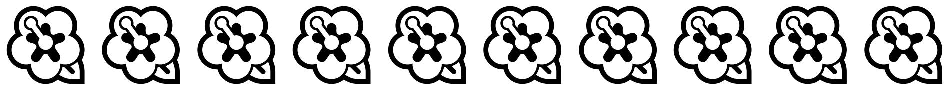
سب ختم ہو جاتا ---

پوری فیملی برباد ہو جاتی---

اس نے آنکھیں موند کے گہرا سانس لیا تھا ----

" عالیار ---- "

آواز پہ اس نے آنکھیں کھولی تھی --- اور سامنے رشنا کو دیکھ کے اس کے چہرے پہ ناگواری پھیلی تھی -------



وہ دونوں ابھی ابھی ہاسٹل پہنچے تھے ---- وہاں عجیب ہلچل محسوس ہوئی تھی دونوں کو ----- لڑکیوں میں خوف و ہراس -----

اس نے خیام کی طرف دیکھا تھا --

وہ نا سمجھنے والے انداز میں کندھے اچکا گیا ----

وہ جلدی سے وارڈن کے آفس کی طرف بھاگی تھی ---

دروازہ کھول کے جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی ---

اس کی آنکھیں خوف و حیرت سے پھیل گئی تھی ---

وارڈن زخمی حالت میں نیچے گری تھی ----

اس کی گردن پہ کٹ کا نشان تھا --- --

خیام بھی پیچھے آیا تھا -----

وہ ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہنا چاہ رہی تھی --

شاہد کچھ پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہ رہی تھی ---

اس کے ہاتھ کے اشارے کی طرف اس نے دیکھا ---

وہاں کوئی نہیں تھا سوائے خیام کے --

وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس گئی تھی ----

اس کے لب کانپ رہے تھے ---

کچھ کہہ رہی تھی وہ شاید --

آنکھیں باہر کو ابل رہی تھی ---

عنازیہ نے کان قریب کر کے سننے کی کوشش کی تھی ----

اور کچھ کہا تھا اسنے شاید ---

اور سانسیں بند ہو گئی تھی اس کی ---

خیام عنازیہ کا چہرہ غور سے دیکھ رہا تھا -----

اس کا چہرہ بے تاثر تھا ---

وہ خاموشی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی ----

خیام گھبراتا اس کے پاس آیا تھا --

"عنازیہ ---- ٹھیک ہو ؟ "

وہ اثبات میں سر ہلاتی باہر کی طرف گئی تھی ----

بے تاثر چہرہ تھا ----

سپاٹ آنکھوں سے اس نے اپنے ارد گرد دیکھا ---

وہاں بہت سی لڑکیاں تھی ----

جو ہونے والے حادثے بے خبر تھی ----

بہت سے چہرے تھے جن پہ خوف و ہراس تھا ----

شاید انھیں بھی بھنک پڑ چکی تھی کہ زبان نہیں کھولنی ---

کچھ اپنی وارڈن کا حشر دیکھ کے خوفزدہ تھیں ---

کچھ لڑکیاں خاموش تھیں ---

بلکل چپ ----

وہ وہیں ڈھے گئی ----

وہ بھی اس جیسی لڑکیاں کی تھیں --

عزت دار گھرانوں کی معصوم لڑکیاں ---

جنہیں اپنے مقصد کے لئے ----

نشہ دے کے اپنا کام نکلوایا جاتا ----

وارڈن اپنے انجام کو پہنچی تھی ----

" اسے کیسے خبر ہوئی کہ ہم آ رہے ہیں --- جو یوں وارڈن کو موت کے گھاٹ اتار دیا "

وہ غائب دماغی سے پوچھ رہی تھی ---

خیام گڑبڑا سا گیا تھا --

لیکن لہجہ نارمل ہی رکھا

" ایسے لوگوں کے بہت مخبر ہوتے ہیں -- بہت سورسز "

وہ اثبات میں سر ہلا گئی ----

اس نے اپنا موبائل نکالا ---

اور کوئی نمبر ڈائل کرنے لگی ---

یہ انسپکٹر معارج تھا ---

عالیار خان کا بے حد قریبی دوست ---

" ہیلو معارج بھائی ---- آپ کا فیور چاہیئے "

اس نے ایڈریس سمجھایا اور وہ لوگ بس پہنچنے والے تھے ----

وہ جاتے جاتے ان لڑکیوں کی آنکھوں سے نوچے گئے خواب تو نہیں دلا سکتی تھی انھیں پھر سے

لیکن ---

اتنا تو کر سکتی تھی کہ انھیں ان ظالموں کے چنگل سے نجات دلائے ----

خیام خاموشی سے لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا

کیا چل رہا تھا اس کے دماغ میں ---

وہ سمجھنے سے قاصر تھا ---



او گدھے --- یہ عنازیہ کی نند ہے -- تم اسے تنگ کرنے آ گئے --- کچھ ہو جاتا "

" اسے تو تیرا سر کاٹ دیتے اس کے دو ہینڈسم بھائی

امتسال اپنے بھائی کو گھور رہی تھی ---

" تو مجھے کیا پتہ تھا کہ میری گدھی بہن گھر پہ نہیں ہے "

وہ منہ بسور کے بولا تھا --

تینوں اس وقت ناشتہ کر رہے تھے ---

" یہ عنازیہ نہیں ہے گھر پہ --- تو رونق ہی ختم ہے یہاں کی --- "

وہ اسے فون کرنے لگی اپنے موبائل سے ---

" میں ابھی بزی ہوں امتسال "

کہہ کے کھٹ سے کال ڈسکنیکٹ کردی تھی ---

امتسال اپنے موبائل کو گھورنے لگی

" اس خبطی لڑکی کے ہاتھ پھر کوئی سوشل ہیلپ پروگرام لگا ہوگا "

منہ بنا کے کہا گیا تھا --

شمائم خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی --

" یا ہو سکتا ہے تمہارے بھائی کے ساتھ امپورٹنٹ میٹنگ ہو اس کی "

وہ شمائم کو آنکھ ونک کرتی بولی --- اور خود ہی ہنسنے لگی تھی

" ہائے --- سو رومینٹک کپل "

وہ خود ہی اپنی بات کے مزے لے رہی تھی ---

شمائم تو مسکرا بھی نہ سکی --- جبکہ حدید کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہا تھا ----

پھر شرارتی آنکھیں امتسال پہ گاڑ کے کہنے لگا

" اسے بلکل بھی مزہ نہیں۔ آیا دیکھو مسکرائی تک نہین "

" شٹ اپ "

منہ بنا کے اسے چپ رہنے کو کہا گیا تھا ---

پھر شمائم کو دیکھنے لگی

تمہیں کیوں چپ لگی ہے --- مانتی ہوں میرا بھائی کسی بھوت سے کم نہیں --- لیکن " اب ایسا بھی نہیں کہ تم منہ پہ ٹیپ لگا کے بیٹھ جاؤ ---- میری طرح گالیوں سے نواز کے چپ کراؤ اسے "

حدید کی گھوریاں حسب حال تھی ---

" ابے چل -- کسی اور کو گھور "

امتسال نے سر جھٹکا تھا ---

دونوں کی نوک جھونک دیکھ کے شمائم بھی مسکرائی تھی ---

کتنے کیوٹ ہیں دونوں --

اس نے دل میں سوچا تھا ----

" مسکرا رہی ہے -- یار قسم سے مسکرا رہی ہے "

حدید اتنی اچانک سے بولا تھا --- کہ وہ بوکھلا ہی گئی -- ہونٹ بھی سکڑ کے نارمل ہو گئے تھے ---

جبکہ ان کے بیچ اگین بحث شروع ہو چکی تھی --

" میری بات پہ مسکرائی ہے "

امتسال کہہ رہی تھی ---

جبکہ حدید کہہ رہا تھا --

" نہیں بونگی- -- میری بات پہ "

شمائم نے باری باری دونوں کو دیکھا ----- اور پھر اپنے موبائل جو دیکھنے لگی ----

جہاں عالیار کی مسڈ کالز تھی ----

دل زور سے کانپا تھا اس کا ---

ٹھنڈے پسینے بھی آ گئے تھے اسے -----

" بھائی زندہ نہیں چھوڑے گیں مجھے "

وہ اندر ہی اندر دہل گئی تھی ---



"آئی نیڈ یو عالیار --- آئی رئیلی نیڈ یو "

رشنا اس کے قریب آئی تھی ----

عالیار اپنی جگہ سے کھڑا ہو چکا تھا ---

تیز نظروں سے اسے ملاحظہ فرما رہا تھا

"ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی ؟ "

وہ غرایا تھا --

جبکہ وہ اس کی شرٹ کا کالر پکڑ گئی ---

آئی نیڈ یو ----- آئی نیڈ یو عالیار -"

" - کیوں نیڈ پوری نہیں کر رہے میری

وہ اسکی آنکھوں میں اپنی وحشت زدہ آنکھیں گاڑے پوچھ رہی تھی---

لیکن آج وہ نشے میں نہیں تھا ---

کہ اسے خود سے دور کرنے میں اسے ٹائم لگتا ---

اس نے زور سے اسے پیچھے دھکیلا تھا ---

" دور رہو --- اپنی حد مت بھولو رشنا "

کیا کروں --- کیا کروں عالیار --- نہیں روک پا رہی خود کو --- "

اس رات بھی مجھے خود سے دور کر دیا تھا تم نے ---

دھتکار کے چلے گئے تھے ----

"دیکھ نہیں رہے میری تڑپ ؟

وہ تڑپ رہی تھی ---

اس کے قریب آنے کے لئے وہ تڑپ رہی تھی ----

عالیار خان نے اشتعال سے اپنی مٹھیاں بند کی تھی ----

اسے اس عورت پہ غصہ آ رہا تھا --

جسے نہ اپنی حرمت کا خیال تھا ---

نہ اس کی ساکھ کا ----

اور

اسی کی وجہ سے تو وہ عنازیہ کا خود پہ یقین کھو چکا تھا ---

رشنا نے ہاتھ اوپر کر کے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے چاہے ----

عالیار اتنی زور کا چلایا تھا --- کہ وہ اپنی جگہ کانپ گئی ----

سیکریٹری اور ایک گارڈ بھی اندر آیا تھا ---

اپنے باس کو اتنے غصے میں دیکھ کے دونوں ہی گھبرا گئے تھے --

"کس نے آنے دیا اس عورت کو یہاں ؟؟؟ "

اس کی سیکریٹری خولہ ہکلائی تھی ---

"سر وہ ---- "

جانتی ہے ناں آپ مس خولہ کہ عنازیہ نے اسے یہاں آنے سے منع کیا تھا --- کہا "

"تھا ناں اس نے آپ سے --- کہا تھا ؟

وہ اس کی بات کاٹ کے زور سے چلایا تھا ----

وہ کانپ ہی گئی --

" یس --- یس سر کہا تھا عنازیہ میم نے "

تو آئندہ یہ عورت یہاں میرے آفس میں نظر آئی تو آپ کو جاب سے نکال دوں گا میں "

"-- از ڈیٹ کلئیر ؟

وہ دھاڑا تھا ---

" یس سر -- "

وہ اپنے اتنے ہینڈسم باس کو غصے میں دیکھ کے بوکھلا گئی تھی ----- 

گارڈ آگے بڑھا تھا ----

"آپ چلیئے یہاں سے مس رشنا --- ورنہ مجھے زبردستی کرنی پڑ جائے گی "

گارڈ نے تیز لہجے میں کہا تھا --

رشنا آہنی بے عزتی پہ سیخ پا ہوئی تھی ---

اس نے آگ برساتی نظر عالیار خان پہ ڈالی تھی ---

اور پھر ٹک ٹک کرتی کمرے سے --- اس آفس سے نکل گئی تھی ---

عالیار وہیں بیٹھ اپنے غصے کو کم کرنے لگا ----

اس کی نظر سامنے کھڑی خولہ پہ پڑی --

"آپ گئی نہیں ابھی تک ؟ "

سر ایم سوری -- مجھے جاب سے مت نکالئے گا پلیز --- میرے گھر پہ صرف میں ہی " " جاب کرتی ہوں -- پلیز سر

وہ بھرائی آواز میں بولی تھی --

عالیار نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی تھی ----

خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی ---

پھر نرم لہجے میں کہنے لگا ---

"آپ جائیے مس خولہ --- کچھ نہیں ہوگا ---- "

" تھینک یو سر ---- اب آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں۔ ہو گی "

وہ ممنونیت سے بولی تھی --

اس کی آنکھیں نم تھی ---

یہ وہی لڑکی تھی --- جو اپنے گھر والوں کی خاطر جسم فروشی کرنے پہ آمادہ ہوئی تھی ---

لیکن وہ اتفاق سے اس رات سڑک پہ عالیار کی گاڑی سے ٹکرائی تھی ---

اس روتی ہوئی لڑکی کو اس نے سہارا دیا تھا ---

اس کے نیم برہنہ ڈریس پہ اس نے اپنا کوٹ اوڑھایا تھا ---

اور اسے اپنے آفس میں جاب دی تھی ----

" ایم سوری مس خولہ ---- میں روڈ ہو گیا تھا زیادہ --- "

وہ نرمی سے بولا تھا

" ارے نہیں سر --- آپ تو میرے محسن ہے "

عالیار خاموش رہا تھا --- تو وہ بھی خاموشی سے کمرے سے نکل گئی تھی اور دروازہ بھی بند کر گئی تھی ---

عالیار اپنی کنپٹی سہلائی تھی ---

اچھائی ---

کوئی نیکی کرنا --

بنا سوچے --- بنا سمجھے

کہ یہ چھوٹی نیکی ہے یا بڑی نیکی ہے ---

لیکن ایک دن وہی چھوٹی سی نیکی آپ کے کام ضرور آتی ہے ----

کسی کی عزت بچاؤ گے ---

کل کو تمہارے گھر کی عزت بھی بچی رہے گی -----

مکافات عمل ہوتا ہے سب --

اور کچھ نہیں۔ --

نیکی کے بدلے نیکی --

بدی کے بدلے بدی --

کل عالیار نے خولہ کو بچایا تھا

اور

آج عنازیہ نے شمائم کو ---

!!! لائف سائکل --



اور

پھر یوں ہوا ---

شام کے نیوز پیپرز میں سرخی بن کے چھپی تھی وہ ساری خبر ---

جس کی رپورٹ ساری رات عنازیہ نے عالیار کے آفس میں بیٹھ کے بنائی تھی ------

ہر آنکھ اشکبار تھی

سوائے ان لوگوں کے جن کا اس پوری کہانی میں ہاتھ تھا ----

عنازیہ ---

دی گریٹ جرنلسٹ --

دی بریو نیوز کاسٹر --

کو جو بھی پڑھتا ---

جو بھی سنتا ---

رونگٹے کھڑے ہو جاتے ---

خبر چھاپنے کا انداز --

لکھنے کا انداز ہی اس کا اسقدر خوبصورت تھا ---

وہ ان معصوم لڑکیوں کی آواز بنی تھی اپنی رپورٹ کے ذریعے --

جو کب سے لب سیے ---

یہ گھٹیا پن اور سفاکیت کو خود پہ برداشت کر رہی تھیں ---

ہر روز --

ہر دن --

ہر لمحہ --

نئے سرے سے ---

"آبان سکندر"

اپنا نام دیکھ کے وہ غضبناک ہوا تھا ----

پورا نیوز پیپر اس نے پھاڑ دیا تھا ---

اوپر سے ---

کیسے ان کے موبائل ہیک ہوئے تھے --

اور

سب ختم ہو چکا تھا ---

ڈیلیٹ ہو چکا تھا --

محتسب خیام پہ دھاڑا تھا --

سمجھاؤ اپنی اس عنازیہ کو --- "

زیادہ شیرنی بن رہی ہے ناں ---

تیرا خیال نہ ہوتا ---

" تو کب کا اسے اس کے انجام تک پہنچا چکا ہوتا میں

خیام لب سیے اسے دیکھ رہا تھا ---

دکھ اسے بھی ہوا تھا --

سب ان کے ہاتھ سے جا چکا تھا ---

مطلب بزنس ڈاؤن ان کا ---

اور --- کہا بھی تھا کہ سب میٹریل اس --- اس موبائل سے نکال کے لیپ ٹاپ "
میں سیو کردو ---

لیکن نہیں سنی تو نے ---

کل کرے گا --

کل کرے گا ---

دیکھ لیا تو نے اپنا کل ---

سب ختم ہو گیا --

" سب برباد ہو گیا

وہ چلا رہا تھا ---

اتنے دنوں کی محنت جو ضائع گئی تھی ----

خیام لب بھینچے ہوئے تھا --

" بھونک کچھ تو بھی --- "

وہ اس کی طرف دیکھ کے غرایا تھا --

"کیا بولوں ؟؟ "

خیام اسے دیکھ رہا تھا ---

جس بدلے کی آگ میں جل رہا تھا میں۔ --- جسے نیچا دکھانا میں نے --- وہ ڈیل ہی "
" ہاتھ سے نکل گئی تو

اسے افسوس ہو رہا تھا --

صدمہ پہنچا تھا اسے ---

شمائم کا سب ختم ہو چکا تھا ---

سب ڈیلیٹ ہو چکا تھا ---

اب وہ عالیار سے کیسے بدلہ لے گا ---

کیسے رسوا کرے گا اسے ----

اس کی آنکھوں میں سرخ ڈوریں سی بنی تھی ----

آبان سکندر لمبے ڈگ بھرتا وہاں آیا تھا --

نیوز پیپر خیام کے منہ پہ پھینکا تھا ----

کیا بکواس ہے یہ ---- میرا نام --- میرا نام سر عام آگیا ---- تیری وجہ سے " ----- صرف تیری وجہ سے --- جو بھی پڑھے گا یہی کہے گا ڈرگ ڈیلر سے بے غیرت " بن گیا میں ---

وہ بال نوچنے لگا تھا ---

یار حوصلہ رکھ -- "

تجھے کون جانتا اس نام سے ---

جو تپ چڑھی ہے تجھے ---

آحان خان نام ہے تیرا ---

تجھے سب اس نام سے جانتے ہیں --- کیوں آگ کی طرح برس رہا ہے تو ایک نام کے لئے ---- "

وہ جھنجھلایا تھا ---

" سارے ثبوت ہاتھ سے جا چکے ہیں ---- اس عالیار کو نیچا دکھانے کے --- اس کے خاندان کو بدنام ہوتا دیکھنا چاہتا تھا میں --- کیا کچھ کیا میں نے ان سب کے لئے ---- لیکن کچھ ہاتھ نہیں۔ آ رہا --- کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا ----- بھاڑ میں جائے ---- کون تھا یہ ہیکر ---

کون ہو سکتا ۔۔۔۔

سالا ۔۔۔ کتا ہاتھ لگے ۔۔

" ایسی ذلالت بھری موت دوں گا کہ ۔۔۔

بس کر تو بس کر "

تو جا کے اپنی اس عنازیہ کے پلو سے بندھ کے چپک جا ۔۔۔

" اسی کے ہاتھوں تو ذلیل ہو کے مرے گا ایک دن

اسکی بات کاٹ کے آبان سکندر چلایا تھا ۔۔۔

خیام نے اسے شاکی نظروں سے دیکھا تھا ۔۔۔ ۔

" بات بات میں عنازیہ کو بیچ میں نہ لا ۔۔۔۔ "

لاؤں گا ۔۔۔۔ سالے بے غیرت ۔۔۔ نامردوں کی طرح دم ہلاتا ہے تو اس کے پیچھے "

" ۔۔۔

خیام ویسے ہی غصہ تھا ---- اس نے ابان کے منہ پہ مکا مارا تھا ---

" چپ کر --- کیا بکواس کر رہا ہیں "

وہ دھاڑا تھا ---

" ہے ہی نامرد تو "

آبان بھی جواباً اسے مارا تھا ----

خیام نے اسے پھر سے مارا تھا

"کیا کر رہے ہو تم دونوں "

محتسب بھی بیچ میں آیا تھا --

لیکن ایک گھونسہ اسے بھی پڑا تھا --

تو وہ سائیڈ پہ جا کے بیٹھ گیا --

" لڑ لو دونوں --- مر جاؤ "

وہ دونوں مار رہے تھے ایک دوسرے کو --

یہاں تک کے زخموں سے چور ہو کے لڑھک گئے تھے دونوں --

دونوں مات کھا چکے تھے ---



ہاسٹل کی ان معصوم لڑکیوں کی عزت ---

ان کی آہ بکا سن کے ---

ان کی زندگیاں جہنم بننے سے بچا کے ---

وہ سرخرو ہوئی تھی ---

یہ وہ نہیں سوچتی تھی ---

بلکہ اس کے چاہنے والے ایسا سوچتے تھے --

ایسا سمجھتے تھے ----

اس کا انسٹاگرام بھرا ہوا تھا ---

خوبصورت لکھاریوں سے ---

اس کی آنکھیں دھندلا گئی تھی --

دل میں عجیب بے چینی سی تھی ----

کچھ کھو دینا کیا ہوتا ہے --

اپنوں کو کھو دینا کیا ہوتا ہے --

یہ وہ محسوس کر سکتی تھی --

بہت سو کی زندگیاں بچائی تھی اس نے ---

نوین ---- اس کی ساتھی اندر آئی تھی --

" عنازیہ -- لیٹس گو --- ٹائم ہو گیا -- آن ائیر جا رہی ہو "

وہ آنسو کو اپنی انگلی کی پور سے چنتی اٹھی تھی --

ایک نظر آئینے میں کھڑے ہو کے اپنے سراپے پہ ڈالی تھی ---

اور پھر کمرے سے نکل گئی تھی ---

کیمرے کے سامنے کھڑی ہو کے اس نے اپنی ہمت مجتمع کی -----

اور

ون --- ٹو --- تھری ---

بولڈ سی نیوز کاسٹر عنازیہ خان سب کے سامنے تھی

اپنے بولڈ اور کانفیڈنٹ ورڈز کے ساتھ ---

ٹی وی کے سامنے بیٹھا عالیار خان ---

سانس روکے اسے سن رہا تھا ---

دل نے بے طرح اسے باہنوں میں بھرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا ---

اسکے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی ---

ہر طرف عنازیہ کے لئے واہ واہ ہو رہی تھی ---

دعائیں مل رہی تھی ---

بوڑھے ماں باپ ہاتھ اٹھائے ---

آنسو بھری آنکھوں سے اسے دعا دے رہے تھے ---

معصوم سی لڑکیاں ---

آنسو آنکھوں میں لیے اسے خاموشی سے مسکراتی دیکھ رہی تھیں ----

اور

عنازیہ کے فینز ----

تو اس کے قصیدے پڑھ رہے تھے --

اور وہ ---

اسے یہ حق ہی چھین لیا گیا تھا ---

کہ ---

اس کی اس کامیابی کو وہ --

اس کے ساتھ مل کے سیلبریٹ کرے -----

نمی سی محسوس ہوئی تھی اسے ---

وہ خاموشی سے اسے بولتا ہوا دیکھ رہا تھا ---

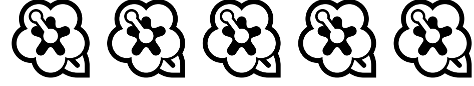
دل بے چین ہو رہا تھا ---

ہاتھوں میں لرزش سی ہوئی تھی ---

دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھی ---

اور

اس نے موبائل کی طرف دیکھا تھا ---



روم سے نکلی تھی -----

جلدی سے اپنا موبائل اٹھا کے چیک کیا تھا -----

کچھ نہیں تھا --

نہ اسکا میسج --

نہ اس کی کال ---

دل بے طرح اداس ہوا تھا ---

!!! نہ جانے کیوں

وہ بھی نہیں جان پائی تھی ----

بجھ سا گیا تھا دل ---

انتسال اس کے پاس آئی تھی ----

" عنازیہ "

"ہاں ؟ "

وہ اپنے آنکھوں کی نمی چھپاتی بولی ---

" چل اس روم میں جاتے ہیں -- باس بلا رہے ہیں تمہیں "

وہ بتانے لگی --

اس کے آنکھوں کی نمی وہ دیکھ چکی تھی -- لیکن خاموش رہی --

"کیوں ؟ "

وہ پوچھنے لگی نارمل ہوتے ہوئے- -

" نہیں پتہ "

وہ کندھے اچکا کے اس کے ساتھ چلنے لگی تھی ---

عنازیہ اور وہ رائٹ سائیڈ مڑ کے اس کمرے کی طرف جانے لگیں --

.....جہاں کا امتسال کہہ رہی تھی

دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئی تھی --

اور

ایکدم سے اس پہ پھولوں کی بارش ہوئی تھی۔ --

" سرپرائز "

امتسال اس کے کان کے پاس چیخی تھی ---

وہ بوکھلا کے ادھر ادھر دیکھنے لگی --

سب اس کے لئے تالیاں بجا رہے تھے ----

پورے کمرے کو سجایا گیا تھا ---

سامنے ہی ٹیبل پہ بڑا سا کیک تھا ---

عنازیہ کی کامیابی کے لئے ---

گفٹس تھے ----

وہ سب کو دیکھ رہی تھی --

لب مسکرا رہے تھے ---

اور

نظر سامنے اس دشمن جاں پہ ٹھہر گئی تھی ---

دل زور سے دھڑکا تھا۔ --

آنکھوں میں نمی سی اتر آئی تھی ---

اور

وہ مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا ------

جس کے میسج کی ---

کال کی --

وہ منتظر تھی ---

وہ سامنے ہی تو تھا ---

اتنے بڑے سرپرائز کے ساتھ ----

انتسال اس کا ہاتھ تھامے اسے آگے لے گئ تھی ---

جہاں عالیار خان کھڑا تھا ---

وہ دونوں اب آمنے سامنے تھے۔ ۔

امتسال تو ان دونوں کو دیکھ دیکھ کے جھوم رہی تھی --

عالیار نے اس کا نازک سا ہاتھ تھاما تھا ---

لبوں سے لگا کے ---

اسے دیکھنے لگا ----

" کانگریجولیشن مائی گرل "

وہ کہہ رہا تھا

دل کی دھڑکنیں بھی عجیب تال پہ چل پڑی تھی ---

" تھینک یو -- "

اس نے دھیرے سے کہا تھا ---

نم آنکھیں ---

مسکراتے لب --

عجب ہی امتزاج تھا ۔۔۔۔

"گفٹ بھی چاہئے بھئی "

امتسال کہہ رہی تھی ۔۔۔

عالیار نے مسکرا کے ایک نظر اسے دیکھا ۔۔۔

پھر عنازیہ کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا ۔۔۔

ٹیبل پہ رکھے ڈبے پہ نظر پڑی ۔۔۔

اسے کھول کے ۔۔۔

ایک نازک سی چین ۔۔۔

جس میں ڈائمنڈ کا ہارٹ شیپ تھا ۔۔۔

اوپر لکھا ہوا تھا ۔۔

" Be Mine"

سب نے ہوٹنگ کی تھی ---

عالیار نے آگے بڑھ کے عنازیہ کو پہنائی تھی --

اس کے برانڈڈ پرفیوم کی خوشبو ---

عنازیہ مدہوش ہی ہو گئی تھی ---

دل نے اودھم مچایا تھا --

پل یونہی ٹھہر جائے ---

عالیار نے اس کی پیشانی پہ لب رکھے تھے --

سب تالیاں بجا رہے تھے ----

خوش ہو رہے تھے ان کے لئے ---

اتنے اختلافات ان دونوں کے سر عام آئے تھے --

کہ

دو لو برڈز کا پھر سے ملنا انھیں خواب سا لگتا تھا ---

لیکن آج یوں انھیں ساتھ دیکھ کے --

اس کے کولیگز خوش تھے ---

سوائے اس شخص کے --

جو دور کھڑا انھیں شعلہ بار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ---

" خیام انوار "

کیک کاٹا گیا ----

سب کو کھلایا گیا ---

عنازیہ کی مسکراتی نظریں اس پہ ہی تھی ----

سب عالیار خان کی خاطر میں لگے ہوئے تھے --

بھئی اتنا بڑا پولیٹیکل فیملی کا بندہ ان کے سامنے تھے --

ان کے بیچ تھا ---

اور تو اور عنازیہ کا ہزبینڈ تھا وہ --

کیسے نہ ہوتی اس کی خاطر تواضع ----

اور

عنازیہ بس اسے دیکھ رہی تھی ----

آنکھیں پھر سے خواب بننے لگی تھی --

دل پھر سے خواہشیں کرنے لگا تھا -----

عالیار نے اس کی طرف دیکھا تھا ---

وہ جو اسے دیکھنے میں محو تھی --

بوکھلا کے نظریں جھکا گئی ---

پھر سے پلکوں کے جھالر اٹھا کے اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی ---

اور

گھبرا کے رخ موڑ کے ادھر ادھر دیکھنے لگی ---

عالیار زیر لب مسکرا پڑا ------

امتسال میڈم اب دونوں کو ساتھ بٹھا کے --

ان کی ڈھیر ساری تصویریں بنا ڈالی تھی ---

اب میں وڈ چٹخارے دار رومینٹک کیپشن کے ساتھ --- بناؤں گی ان پکس کو ہمارے "

" نیوز پیپر کی زینت --- جلنے والوں کا منہ کالا

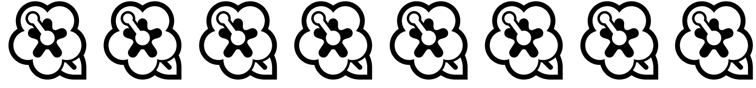
وہ دانت پیستی کہہ رہی تھی ---

اور

عنازیہ اور عالیار بے ساختہ ہنس پڑے تھے --

اور

یہی لمحہ بھی کیپچر ہو گیا تھا امتسال کے موبائل میں ----



گاڑی اس کے فلیٹس کے سامنے رکی تھی -------

اس نے گہرا سانس لے کے عنازیہ پہ نظر ڈالی تھی ----

وہ اسے دیکھنے سے کترا رہی تھی ----

کہیں عالیار اس آنکھوں سے اس کے دل کا حال نہ جان لیں ---

عالیار نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کے اس کے بال کان کے پیچھے کیے تھے ----

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا تھا -----

اور

دل بے اختیار ہوا تھا ---

عالیار نے اپنے انگوٹھے سے اس کے لبوں کو رب کیا تھا -----

عنازیہ بے اختیار آنکھیں موند گئی تھی ----

اور

وہ ---- اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا -----

عنازیہ سلگتے دل کے ساتھ اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی ----

باہر بارش ہو رہی تھی ----

اور گاڑی کے اندر کا ماحول پرفسوں سا تھا -----

عنازیہ چونک کے ایکدم پیچھے ہوئی تھی -----

اور

اس کی بے چین آنکھوں میں دیکھتی رہی ---

پھر جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھول کے وہ اتری تھی۔۔۔۔

عالیار بھی اترا تھا گاڑی سے ۔۔۔

اور

اب بارش میں کھڑا وہ اس کے بھیگتے وجود کو دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

کہنا چاہتا تھا ۔۔

واپس آ جاؤ ۔۔۔

لیکن ۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ نہیں آئے گی ۔۔۔

پھر سے انکار کر دے گی ۔۔

تبھی خاموش رہا تھا ۔۔۔

عنازیہ ۔۔۔

کون سننے کو بےتاب تھے ۔۔۔

ایک بار کہہ دے ----

عالیار ایک بار کہہ دیں --

واپس آ جاؤ ---

اور --- وہ اس کے ساتھ چلی جائے گی۔ ---

لیکن خاموشی تھی ---

بارش کو شور تھا بس ----

اور

"اللہ حافظ "

عنازیہ کہہ کے منہ موڑ گئی ----

" عنازیہ "

بوجھل سی آواز پہ وہ بے اختیار مڑی تھی ---

اس بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

اور وہ جو کہنے جا رہا تھا کہ ---"

رک جاؤ پلیز ---

تھینک یو شمائم کے لئے اتنا سب کرنے کے لئے "۔ "

وہ بس یہی کہہ پایا تھا ---- ۔

" وہ میری بھی بہن ہے "

اس نے مسکرا کے کہا تھا ----

پھر سے خاموشی ---

طویل خاموشی ---

بارش میں بھیگتے -----

ایک دوسرے سے نظریں چراتے ---

دل میں امڈتے طوفان کو تھپکی دے کے سلاتے ----

وہ رخ موڑ چکی تھی

اندر کی طرف قدم بڑھا رہی تھی ---

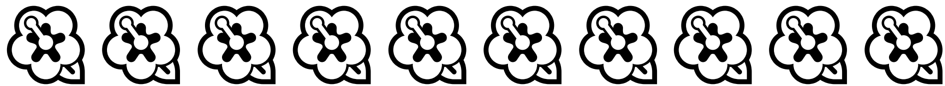
اور

عالیار وہیں بارش میں کھڑا بھیگتا رہا تھا ---

دل میں جلتی آگ کو شاید ---

ایسے ہی بجھانا چاہتا تھا ---

یوں بھگتے ہوئے ----



وہ لڑکی --

ثمن نام تھا اس کا ----

جس نے سب سچ سچ بتایا تھا۔ ---

آبان سکندر کے حوالے سے ---

وہ اب خیام کے دسترس میں تھی --

اور

اب وہ اپنا سارا غصہ اس پہ اتار رہا تھا ---

خیام نے تھپڑ مار مار کے اس کا چہرہ ہی بگاڑ دیا تھا -----

اس پہ بس نہ ہوا ----

تو

اپنی بیلٹ نکال کے اسے مار مار کے لہو لہان کر دیا تھا ---

یہاں تک کہ اس کے کپڑے پھٹ گئے تھے ---

اور اس کا جسم جگہ جگہ سے عیاں ہوا پڑا تھا -----

وہ چیخ رہی تھی --- چلا رہی تھی ---

معافی مانگ رہی تھی ----

گڑگڑا رہی تھی --

لیکن

خیام سن کہاں رہا تھا --

اس پہ جنون سوار تھا ---

وہ اس عنازیہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا --

لیکن

اس لڑکی کو مار مار کے وہ اپنی فرسٹریشن نکال سکتا تھا ---

یہاں تک کہ وہ لڑکی لہولہان ہو کے ایک طرف لڑھک گئی تھی ----

وہ پھر بھی اسے مار رہا تھا ---

اس کے چاروں طرف اس لڑکی کے خون کے چھینٹے پڑ چکے تھے------

وہ چیخ رہا تھا ---

جب آبان وہاں آیا تھا ---

خیام کو یوں جنونی انداز میں اسے مارتا دیکھ کے وہ اس کے پاس آیا تھا اور بیلٹ اس کے ہاتھ سے چھین کے دور پھینک دیا تھا ---- -

"کیا کر رہے ہو -- وہ مر چکی ہے "

آبان نے اسے روکنے کی کوشش کی --

لیکن خیام نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا اس سے ---

" تو کیا کروں "

وہ دھاڑا تھا ---

کیا کروں میں۔ --- سب ختم ہو گیا --- سب برباد ہو گیا -- کچھ نہیں بچا ----- سارا "
پیسہ برباد ہو گیا ----

وہ عنازیہ سب برباد کر گئی ----

سب برباد ----

میڈیا میں لے کے چلی گئی ہاسٹل کو ---

اور اس اب کو ----

"اب کہاں سے لاؤں میں لڑکیاں اتنے کم ٹائم میں --- کیسے ؟

وہ چلایا تھا ---

آبان اسے دیکھتا رہا ---

تجھے ویڈیوز ہی بنانی ہے ناں --- میں لڑکیاں کے آتا ہوں --- کالج گرلز --- اسکول "
"گرلز ---- تم اطمینان سے ویڈیوز بنانا ----- اب ریلیکس

وہ اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا ----

خیام اس لڑکی کی لاش کو دیکھا --- جس کے جسم کے ٹکڑے ہو چکے تھے ----

اسے وہ لاش یاد آئی تھی --

وہ برہنہ لاش---

اس چھوٹی سی بچی کی لاش ---

جو اس سے منت کر رہی تھی ----

زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی ---

" خیام بھائی --- مت کیجئیے پلیز "

اور وہ جب اس پہ جھکا تھا ----

تو اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی ----

اور پھر اسے مار دیا تھا اس نے -----

وہ ایکدم پیچھے ہٹا تھا ----

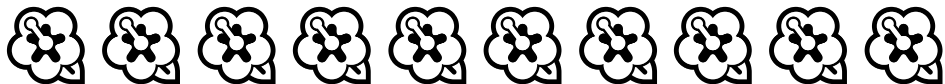
آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے مسلنے لگا ----

آبان اسے ہی دیکھ رہا تھا ---

" خیام "

" میں نے کچھ نہیں کیا "

وہ چلایا تھا جبکہ آبان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا ---



اس طوفانی بارش میں وہ ابھی ابھی اپنے بنگلے پہ پہنچا تھا-----

گارڈ نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا---

وہ باہر نکل کے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا-----

گارڈ نے چھتری کھولی ہی تھی جب اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا اور خود اندر کی طرف بڑھنے لگا---

جب کسی نرم و نازک ہاتھ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا---
اور اسے کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے جانے لگی----

بنگلے کے دوسری طرف اس کے ساتھ رک کے---

بارش میں بھیگتی اسے دیکھنے لگی------

ارحان علی خان کچھ نہیں بولا تھا---

خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ----

وہ رواحہ کے دل کا حال جانتا تھا ---

اس سے کچھ کم برا حال نہیں تھا اس کا بھی- --

ارحان کی جایشا چھن چکی تھی --

اور

رواحہ کا ارحان ----

جو کبھی اس کا تھا ہی نہیں ----

" کیوں کر رہی ہو یہ سب رواحہ "

وہ اس کی درد بھری آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا ---

" محبت میں رسوا ہو گئے ہیں صاحب "

اسکی مسکراہٹ میں بھی درد تھا ----

" جانتی ہو ناں --- میں آج بھی جایشا کو نہیں بھول پایا --- "

اس نے درد بھرے لہجے میں کہا تھا --

" اور رواحہ اپنے ارحان علی خان کو "

وہ جذب کے عالم میں کہہ رہی تھی ----

ارحان لب بھینچ گیا ---

کیسے سمجھاتا وہ اس لڑکی کو ---

وہ سمجھ ہی نہیں رہی تھی ---

" یاد آ رہی تھی آپ کی "

وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی -----

" اس بارش میں آپ کی یاد ستا رہی تھی --- میں خود کو روک نہ پائی --- اگر رک جاتی تو شاید میری سانسیں تھم جاتی کل صبح تک "

کتنا درد بھرا لہجہ تھا اسکا ---

ارحان اسے دیکھے گیا ---

نکاح کر لیں مجھ سے --- "

اتنا تو رحم کر لیں مجھ پہ ---

" جوگن سی بن گئی ہوں میں

وہ بولے جا رہی تھی ---

اپنی آنکھوں کو اسکے دیدار سے سیراب کر رہی تھی ---

" جانتی ہو ناں -- یہ ناممکن ہے "

وہ کہہ رہا تھا ---

" تو کہہ دے ناں جایشا --- مجھے تھوڑی سی جگہ دے دیں آپ کی زندگی میں "

بھرائی ہوئی آواز تھی ----

"آپ کو ترس نہیں آتا مجھ پہ ارحان علی خان ؟ "

وہ سوال پہ سوال کر رہی تھی ----

اور ارحان لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا --

"کبھی محبت کا احساس نہیں جاگا آپ کے دل میں میرے لئے ؟ "

پھر سے سوال ---

اور وہ خاموش ---

"ایک پل کی بھی محبت نہیں ہوئی مجھ سے ؟ "

پھر بھی خاموشی ---

رواحہ نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے تھے ---

اپنی آنکھوں سے --- کسی مقدس کتاب کی طرح چھوا تھا --

اور

پھر اپنے لبوں سے لگا لیا تھا ---

ارحان نے بدک کے اپنے ہاتھ چھڑا لیے تھے ---

"رواحہ --- گناہ کر رہی ہو --- جانتی ہو تم ؟ "

تو نجات دلائے ناں مجھے اس گناہ بھری زندگی سے ---- جائز بنا دے خود کو میرے "
" لئے --- حلال رشتہ بنا لیں مجھ سے-----

وہ جیسے بھیک مانگ رہی ہو ---

ارحان دو قدم مزید پیچھے ہوئے تھا ---

" رواحہ اپنے گھر جاؤ "

" نہیں --- "

وہ سر نفی میں ہلانے لگی --

ارحان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ---

" رواحہ یہ غلط ہے -- جاؤ پلیز "

" نہیں جا سکتی ارحان علی خان --- "

وہ بضد تھی ---

وہ چپ رہا --

"پوچھو گیں نہیں- -- کیوں ؟ "

وہ پھر سے بولی تھی ---

ارحان خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ----

اسے لگا رواحہ کی سانسیں اکھڑ رہی ہے ---

اس کے منہ سے خون آیا تھا ----

وہ حیرت سے دیکھ رہا تھا ---

" رواحہ --- یہ بلڈ "

لیکن وہ اس کی بانہوں میں جھول گئی ---

" پہلی اور آخری محبت ہے آپ میرے ---- "

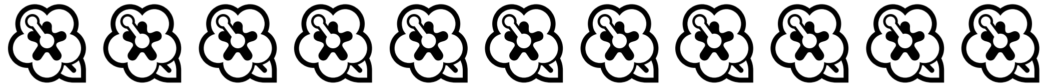
"یہ کیا کر دیا ہے تم نے ؟ "

ارحان کے لہجے سے اس کا غم عیاں تھا ---

" مر رہی ہوں بس --- آپ کی پناہوں میں مرنا چاہتی ہوں ----- تبھی بس "

ارحان نے اسے بانہوں میں بھرا تھا اور بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف آیا تھا ----

ڈرائیور اور گارڈ اسے دیکھتے اس کی طرف دوڑے تھے ---



دن کے گیارہ بجے محترمہ کی آنکھ کھلی تھی اور ابھی شمائم کے ہاتھ کی بنی کافی پی رہی تھی ---- شمائم۔ بھی اس کے پاس ہی تھی ----

مطمئن سی ---

" بھابی "

وہ عنازیہ کو غور سے دیکھ رہی تھی ---

"ہمم ؟ "

وہ کھوئی کھوئی سی اسے دیکھ رہی تھی ---

" واپس آ جائیے --- بھائی کے پاس پلیز "

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

دل بھی زور سے دھڑکا تھا ---

"گلے میں ان کا دیا ہوا گفٹ پہنا ہوا ہے آپ نے۔ --- اور پھر بھی بھائی سے دوری "

وہ کہہ رہی تھی ---عنازیہ چونک کے اسے دیکھنے لگی

"تمہیں کیسے پتہ -- یہ عالیار نے دی ہے ؟ "

شمائم ہنسی تھی--

پورا انسٹاگرام آپ دونوں کی پکس ---اپ دونوں پہ تبصروں سے بھری ہوئی ہے---- "
سب اپنے کمنٹس میں یہی کہہ رہے کہ وہ سب آپ دونوں کو دوبارہ ساتھ دیکھنا چاہتے
" ہیں--- لیکن آپ دونوں کو اپنے اناؤں سے فرصت ہی کہاں

عنازیہ اسے گھور رہی تھی --

" بہت بولنے لگی ہو "

" مطلب مجھے چپ کرایا جا رہا ہے "

شمائم نے منہ بنایا تھا ----

" جو بھی سمجھو--- "

وہ منہ بسور کے اٹھی تھی ---

" امتسال کے پاس جا رہی "

کہہ کے کمرے نکلی تھی ----

اس کے جاتے ہی عنازیہ نے جلدی سے اپنا موبائل اٹھایا ---

اور

اپنا انسٹاگرام کھول کے پوسٹ ڈھونڈنے لگی ---

جو امتسال نے شئیر کی تھی ---

اور آنکھیں جیسے اس تصویر پہ جم گئی تھی -----

دونوں ساتھ ساتھ کتنے مکمل لگ رہے تھے ---

اس نے آہستگی سے اس تصویر پہ اپنا ہاتھ پھیرا تھا ---

اسکے چہرے پہ مسکراہٹ تھی ----

نیچے کامنٹ تھا --

" ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں دونوں کو پھر سے --- "

دوسرا کامنٹ --

" بلکل وی وانٹ یو بوٹ بیک --- ایکدوسرے کے قریب "

" رومینٹک کپل "

اور ایسے بہت سے کامنٹس ---

وہ پڑھتی گئی اور مسکراتی گئی ---

لیکن ---

وہاں عالیار خان کا بھی کامنٹ تھا ---

" مائی گرل "

اور سانسیں تھم سے گئی تھی --

وقت رک سا گیا تھا --

دل جیسے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا ----

اس نے جلدی سے موبائل سائیڈ پہ رکھ دیا تھا

اور

خود دل پہ ہاتھ رکھ کے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی ---

یہ کیا ---

" مائی گرل "

اس کے لب مسکرائے تھے ---

اس نے پھر سے موبائل اٹھایا تھا --

دل ایک پل کو چاہنے لگا --

" مائی مین "

لکھ دو --

لیکن افففف یہ انا ---

وہ بھی عنازیہ خان کی انا ---

آخر آ ہی گئی آڑے ----

اور وہ اپنا سر جھٹک کے موبائل سائیڈ پہ رکھ کے اپنی کافی پینے لگی تھی --------



ثمن نامی اس لڑکی کو سر تن سے جدا کر کے ----

اس کی لاش کو گرلز ہاسٹل کے سامنے پھینکا گیا تھا --------

پاس ہی کوئی ٹیپ ریکارڈر بھی چھوڑا گیا تھا ---

جس میں عنازیہ کے لئے کوئی میسج تھا ---

عنازیہ وہاں پہنچی تو سب ہاسٹل کی لڑکیوں کو خوفزدہ پایا -----

ثمن کی لاش پہ چادر ڈالی گئی تھی ---

ریکارڈر عنازیہ کو دیا گیا تھا ----

مس عنازیہ خان --- "

ہیلو میں آپ کا بگ فین آبان سکندر -----

"آئی وش میں بھی آپ کا فیورٹ ہوتا ----

عنازیہ اس کی آواز ٹیپ ریکارڈر پہ سنتی لب بھینچ گئی ---- -

" اتنی بولڈ ہے آپ کہ --- افففف یہ دل تو آگیا ہے آپ پہ ---- "

پاس کھڑا خیام بھی اسکی بکواس سن رہا تھا -----

لاش تو دیکھ ہی لی ہوگی آپ نے ---- یار میں اس معصوم سی لڑکی کو کچھ نہ کرتا --- "

بٹ آپ پہ بہت غصہ تھا --

اب آپ جیسی بولڈ اور حسین خاتون کو تو میں کچھ بگاڑ نہیں سکتا --- سارا غصہ اس پہ نکال دیا ---

ایز آ گفٹ بھیج رہا ہوں ---

"آپ کے لئے اور میری پیاری پیاری ہاسٹل گرلز کے لئے ------

عنازیہ نے ٹیپ ریکارڈر پرے پھینک دیا ---

" ڈیم اٹ "

اس نے تاسف سے اس سفید چادر کو دیکھا جس کے نیچے ایک معصوم لڑکی ---- معصوم خواب آنکھوں میں سجائے ---- بے جان پڑی تھی -----

اپنے امڈتے آنسوؤں کو روکا ----

اور منہ موڑ کے اپنی کار کی طرف جا چکی تھی ----

کار میں بیٹھ کے وہ دیر تک شیشے سے باہر سامنے دیکھتی رہی ----

اس شخص تک پہنچنا تھا اسے کسی بھی طرح -----

جب اس کے موبائل پہ کال آئی تھی ---

اس نے نمبر دیکھ کے ریسیو کی تھی --

" ہیلو --- "

" عنازیہ جی --- ہیلو یور بگ فین آبان از ہیئر "

دوسری طرف کی آواز سن کے اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا ---

"کیسا لگا میرا گفٹ آپ کو ؟ "

وہ مسکراتا سگریٹ کے کش لگاتا کہہ رہا تھا ----

" کتے --- حرام خور --- "

اس نے دانت پیستے کہا تھا ---

جبکہ دوسری طرف سے قہقہہ ابھرا تھا --

"آئی لو اٹ یار --- کتنی بولڈ ہیں آپ تو یار ---- میں تو مر ہی مٹا ہوں آپ پہ "

شٹ اپ ----- جس دن میرے ہاتھ لگے --- اس دن بتاؤں گی تجھے بولڈنیس "
" ****** ---- ذلیل

آخر میں گالی سے نوازا گیا تھا ---

" اوہ گاڈ ---- ویری بیڈ ---- لڑکی ہو کے ایسی گالیاں ----- "

وہ مزے لیتا بولا تھا ---

میرے کام میں انٹرفئیرنس کر کے اچھا نہیں۔ کیا آپ نے --- مس عنازیہ خان "
--- ایسے کون کرتا ہے بھئی ---- میں سوچ رہا ہوں کچھ تو ان ریٹرن مجھے بھی کرنا چاہیئے
" ناں

عنازیہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں غصے سے ---

" شمائم ----- ہاں شمائم "

اس نے کہا تھا ---

اور عنازیہ غرائی تھی ---

اس تک پہنچنے سے پہلے میں خود تیرے اندر اپنے ریوالور کی ساری گولیاں اتار دوں گی "
" --- تیرے اندر جو گرمی ہے ناں ---- نکال دوں گی میں ---

جب وہ ہنسنے لگا --

یار -- کیا چیز ہے آپ ---مطلب کچھ بھی --- ویسے گرمی نکالنے کے اور بھی بہت "
" سے طریقے ہیں ----

وہ ذومعنی انداز میں بولا تھا -----

اچھا سنئیے تو -----  کبھی ڈنر پہ ملتے ہیں دونوں --- بہت کچھ ڈسکس کرے گیں "
"---- ہو سکتا ہے کہ آپ مجھ سے خوش ہو جائے اور میں آپ سے

وہ مسکرا رہا تھا ---

" ضرور ملے گیں ----- اگر اتنی ہمت ہوئی تم میں تو ------- "

وہ سرد لہجے میں بولی تھی

آبان نے رک ہی دل میں اس کی بہادری کی داد دی ----

"ارے واہ اتنی شوقین ہے آپ مجھ سے ملنے کی "

" ملنے پہ بتاؤں گی کتنی شوقین ہوں ---- آبان سکندر ----- جس دن تمہارا مجھ سے سامنا ہوا تو یاد

رکھنا ----- تمہاری لاش کو میں شہر کے بیچوں بیچ لٹکا کے سب کے لئے عبرت کا نشان بناؤں گی -----"

اس کا لہجہ سرد تھا ---

" اوہ میں ڈر گیا --- اتنی نازک سی خاتون ہے آپ اور اتنے بڑے عزائم "

وہ تمسخرانہ انداز میں بولا تھا ---

" ویٹ اینڈ واچ آبان سکندر "

اس کی آنکھیں بے خوف تھی ---

لہجہ بھی بے خوف تھا -----

" فی الحال تو میں شمائم سے مل لوں "

وہ اسے زچ کرتے بولا تھا ---

" اس کا بال تک بھیگا نہیں کر سکتے تم "

وہ غرائی تھی ---

" ویٹ اینڈ واچ مس عنازیہ خان "

کہہ کے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی -----

عنازیہ نے لب بھینچ کے شمائم کا نمبر ملایا لیکن رنگ جا رہی تھی ---۔ وہ اٹھا نہیں رہی تھی ----

" ڈیم اٹ ---۔ "

اس نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی ----۔ اور فل اسپیڈ سے گھر کے راستے پہ ڈال دی تھی ----



"اور بھی چاہیئے ؟ "

وہ جو نشے میں دھت ہو رہی تھی ----

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی ----

رگ و جاں میں جیسے سکون سرایت کر رہا تھا ----

خیام انوار کے پوچھنے پہ اسنے بند آنکھوں کو کھولتے اثبات میں سر ہلایا تھا ----

تو اس نے مزید پاؤڈر اس کے سامنے کیا تھا ----

جسے سونگھ کے وہ نشے میں چور ہو رہی تھی ----

اس کی حالت دیکھ کے خیام انوار مسکرایا تھا ---

"کیسا فیل کر رہی ہو ؟ "

وہ سرگوشی میں بولا تھا ---

" سکون "

وہ اپنی بند ہوتی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی بولی تھی --

"گرمی لگ رہی ہے ناں ؟ "

خیام پھر سے سرگوشی کر رہا تھا ---

تو وہ اثبات میں سر ہلانے لگی ---

" بہت "

"کپڑے اتار دو پھر --- "

پھر سے سرگوشی ابھری تھی ---

وہ ہنسنے لگی -----

نشے سے چور ہنسی ----

" میں اتار دیتا ہوں --- یو ول فیل مور گڈ "

وہ اب بے حد قریب بوجھل سی سرگوشی کر رہا تھا ---

" اتارو --- "

پھر سے ہنسنے لگی تھی ----

خیام نے سب اتار کہ اب اس کی ویڈیو بنانے لگا ---

جبکہ وہ کہہ رہی تھی ---

" تم بھی اتارو ناں --- پاس آؤ ناں "

خیام کے لبوں پہ زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی تھی ---

اسے اپنا مقصد پورا ہوتا نظر آ رہا تھا ----

مس عنازیہ خان ---- اب تم کیسے بچو گی مجھ سے ---- اور تمہارا وہ عالیار خان ---- " کیسے بچا پائے گا تمہیں ------ میرا بھی انتقام پورا اور عالیار کی بربادی بھی ---- لیکن ایک مسلہ ہے "

وہ خود سے بول رہا تھا ---

وہ اب پرسکون تھا -----

سگریٹ میں اپنا من پسند نشہ بھر کے وہ اب اس جلے ہوئے سگریٹ کے کش لے رہا تھا ---

پورا کمرا دھوئیں سے بھر چکا تھا ---

اور وہ اپنے سامنے پڑی اس وجود کو سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ---

نشہ ---۔ نشہ اتر ہی جاتا ہے ---۔ لیکن تمہارا نشہ تو سر چڑھ کے بول رہا ابھی مس " " عنازیہ خان ---۔ اترے گا نہیں اتنی آسانی سے

ساتھ ہی اس کی نظر نشے سے دھت رشنا پہ ٹھہر گئی --

" رشنا --۔ بڑے کام کی چیز ہو تم تو --- "



وہ آفس میں ---

اپنے روم میں بیٹھا ہوا کسی گہری سوچ میں مصروف تھا ---

جب اس کا خاص بندہ اندر آیا تھا ----

"گڈ ایوننگ سر"

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

"کیا پروگریس ہے ؟"

اسے چیئر کی طرف اشارہ کرتے اس نے پوچھا تھا ----

اور وہ بھی بیٹھتے ہوئے شروع ہوا تھا ---

آبان سکندر کی کال آئی تھی میم عنازیہ کو ------ "

ثمن نامی کسی لڑکی کا گلا کاٹ کے ----

اس کی باڈی کو گرلز ہاسٹل کے سامنے پھینکا گیا تھا اور ساتھ میں آبان سکندر کی ریکارڈنگ بھی تھی ----- جس میں وہ میم عنازیہ کو چیلنج کر رہا تھا -----

"کہاں ہے ریکارڈنگ ؟ "

وہ پوچھنے لگا --

" سر وہ پھینک دیا تھا میم عنازیہ نے غصے میں- --- "

ہمممم "

"آبان سکندر کے ٹھکانے کا کچھ پتہ چلا ؟

سر وہ ٹھکانے بدلتا رہتا ہے -- ایک جگہ ٹکتا بھی نہیں ہے ----- بٹ وی ول فائنڈ "

" ہم

اس نے یقین دہانی کرائی تھی ---

" بٹ سر مجھے خیام پہ بھی شک ہے ----- "

" نظر رکھو اس پہ بھی "

عالیار خان نے کہا تھا ---

" اکثر گھومتا ہوا نظر آتا ہے میم عنازیہ کے ساتھ "

وہ پھر سے کہہ رہا تھا ---

عالیار نے اثبات میں سر ہلایا تھا ----

نظر رکھو اس پہ ---- "

عنازیہ پہ کوئی آنچ نہ آنے پائے ---

وہ جن پروجیکٹس پہ کام کر رہی ہے --- ان سے ہاتھ نہیں ہٹائے گیں وہ کبھی ---
لیکن اس کے ارد گرد ہمیشہ اپنے آدمیوں کا گھیرا رکھو ---- پل پل کی خبر رکھو ---- اس
" پہ انچ بھی نہ آئے ---

وہ اسے سمجھا رہا تھا --

لہجہ سپاٹ تھا --

" اوکے سر "

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا ---

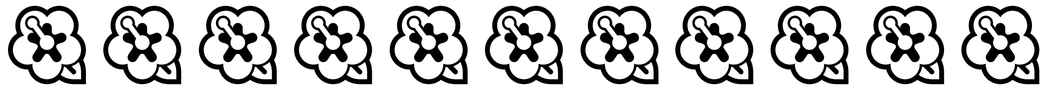
اور منہ موڑ کے کمرے سے باہر نکل گیا ---

جبکہ عالیار خان پھر سے سوچوں میں گم ہوا تھا -----

اسے عنازیہ کی فکر تھی ---

جتنی وہ شہرت پا رہی تھی --

اس سے کئی زیادہ اس کے دشمن بڑھ رہے تھے ---



گاڑی سے نکل کے وہ بھاگتی ہوئی عمارت کے اندر گئی تھی ------- لفٹ کام نہیں کر رہا تھا --- تبھی بھاگتی ہوئی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی ---

ففتھ فلور پہ پہنچ کے وہ اپنے فلیٹ کے سامنے آئی تھی ---

ڈپلیکیٹ چابی سے --

کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی ---

اور

پھر جلدی سے اندر آئی تھی ---

" شمائم --- شمائم "

وہ آوازیں دیتی آگے بڑھی تھی ---

آواز بھی کانپ رہی تھی ---

سانسیں بھی پھولی ہوئی ---

جب اچانک شمائم کچن سے باہر آئی تھی ۔۔۔۔۔

ہاتھوں اور چہرے پہ میدہ لگا ہوا ۔۔۔۔۔

وہ بھاگ کے اس کے گلے لگ گئی ۔۔۔

"تم ٹھیک ہو شمائم ؟ کوئی آیا تو نہیں۔ تھا ناں ؟ "

وہ اس کا جائزہ لیتی بولی ۔۔

" نہیں ۔۔۔ صبح سے بور ہو رہی تھی سوچا کچن میں جا کے کچھ بنا لوں "

اس نے نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔

عنازیہ گہرا سانس لے کے صوفے پہ جا کے بیٹھ گئی ۔۔

اور

اپنا سر ہاتھوں پہ گرا لیا تھا ۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے بھابی "

وہ سر اٹھا کے اب اسے دیکھنے لگی تھی ---

" کچھ نہیں۔ -- بس تھوڑا پریشان ہو گئی تھی تمہارے لئے ----- "

اس نے مسکرانے کی کوشش کرتے کہا تھا ---

کافی بنا کے لاؤں آپ کے لئے بھابی ---- تھکی ہوئی لگ رہی ہے آپ --- فریش ہو جائیے گی "

عنازیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ ---

تو وہ اٹھ کے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی ----

جبکہ عنازیہ تھکی تھکی سی وہ اپنا موبائل چیک کرنے لگی تھی ---

پھر اٹھ کے کھڑکی کے پاس آئی تھی اور باہر دیکھنے کے لئے اس نے کھڑکیاں کھول دی ---

لیکن نیچے کچھ مسلح افراد کو دیکھ کے وہ حیران رہ گئی تھی ----

"یہ کون ہیں ؟ "

ان میں سے ایک موبائل پہ بات کر رہا تھا ---

بات کرتے کرتے اس نے اوپر نظر ڈالی تھی ----

عنازیہ ایکدم پیچھے ہو گئی تھی -----

دوبارہ سے دیکھنے کی کوشش کی تو وہ اب بھی وہیں موجود تھے ----

وہ کھڑکی سے ہٹ گئی تھی اب اور سوچ رہی تھی کہ یہ لوگ کون ہیں اب ---- جو یہاں گھوم رہے --- کس کے بندے ہیں --



وہ سمٹی سمٹائی سی صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی ---- اور سامنے اس کے ٹی وی اسکرین پہ ویڈیو چل رہی تھی ---

اس کی اپنی ویڈیو ---

جو ابھی کچھ دیر پہلے خیام نے بنائی تھی -----

آنکھیں ساکت تھی ----

آنسو بھی آنے سے انکاری تھی ---

عجیب ابتر حالت تھی ---

یہ سب اچانک سے کیا ہوا تھا ---

وہ تو ہار گئی تھی ---

پھر یہاں کیسے پہنچی ----

"کتنا دیکھو گی خود کو اب یار"

خیام اچانک سے اس کے قریب آ کے بیٹھا تھا ۔۔۔

رشنا مزید سمٹ گئی تھی خود میں ۔۔۔۔

" تو ڈیل کی بات ہو جائے "

"ک ۔۔۔ کون ہو تم ؟ کیوں کر رہے یہ سب ؟ "

وہ بھرائی آواز میں پوچھ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

" سمپل سی بات کر رہا ہوں ۔۔۔۔ ڈیل وڈ ڈیل ۔۔۔ "

رشنا اسے نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"تمہاری سب سے بڑی دشمن عنازیہ خان۔۔۔ میری بھی دشمن ہے وہ ۔۔۔۔ "

خیام اس کی آنکھوں میں دلچسپی سے دیکھتا کہہ رہا تھا ۔۔۔۔

اسے میرے حوالے کردو ۔۔۔۔ کسی بہانے سے اسے مجھ تک پہنچا دو ۔۔ کچھ بھی کرو " "۔۔ کسی بھی طرح سے ۔۔۔۔۔

"کیوں ؟ "

وہ حیران تھی۔ ۔۔ کہ اسے عنازیہ میں کیا دلچسپی ۔۔۔

کہا ناں دشمنی ہے اس سے ۔۔۔۔ اگر تم میرا کام کر دو گی ۔۔۔ تو تمہاری ویڈیوز وائرل " " نہیں ہوگی ۔۔۔ میں سب تمہارے حوالے کر دوں گا اور ڈیلیٹ کردوں گا ۔۔۔۔ ڈن؟

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ۔۔۔

رشنا پرسوچ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

"ڈیل ڈن؟ مس رشنا ؟ "

"ت۔۔۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو ؟ "

وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

ع۔۔۔ عالیار میرا ہو جائے گا نا۔ ؟؟ اسے ۔۔۔۔ اسے تو میری ویڈیوز نہیں دکھاؤ گے " "ناں ؟

بلکل بھی نہیں۔ ۔۔۔ بس میری ایک شرط ہے کہ عنازیہ خان کو کسی طرح مجھ تک "
پہنچا دو ۔۔۔

تمہارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا ۔۔۔۔

عالیار بھی تمہارا ہو جائے گا۔ ۔۔۔

" اور میرا بدلہ بھی پورا ہوگا

وہ اب مسکرا رہا تھا ۔۔۔

رشنا کو اتنی اپنے عزت کے جانے کی فکر نہیں تھی جتنی اسے اس بات کی فکر تھی کہ اس کی ویڈیوز وائرل ہو کے عالیار تک نہ پہنچ جائے ۔۔۔ اور خیام بھی اس بات کا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا ۔۔۔۔۔

" میں لے آؤں گی عنازیہ کو تمہارے پاس ۔۔۔ "

اس نے مضبوط لہجے میں کہا --

" ڈیٹس مائی گرل --- "

اس کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی تو رشنا بھی مسکرانے لگی ----



اسے ہوش آگیا تھا اب -----

ارحان علی خان اسے شاکی نظروں سے دیکھ رہا تھا ---

رواحہ کو شرمندگی ہونے لگی تھی---

"یہ کیا حرکت تھی رواحہ ؟ "

اس نے سختی سے پوچھا تھا---

وہ شرمندگی سے نظریں چرا گئی ---

" رواحہ کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے "

اس نے دوبارہ سے کہا تھا ---

"آ --- آپ جانتے تو ہیں کہ کیوں ؟ "

وہ نظریں چراتے بولی تھی ---

"اگر آگے جا کے پچھتانا پڑا تو ؟ "

اس نے نرم لہجے میں پوچھا تھا --

رواحہ اسے دیکھنے لگی --

آپ کو ایسا لگتا ہے ؟ "وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---- "

ارحان نے کچھ دیر اپنی نظریں اس پہ جمائے رکھی ----

" بہت دکھ ملے گیں اس راستے پہ چلتے ہوئے رواحہ "

اس کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا --

"آپ کا ساتھ ہو بس --- میں افف تک نہیں کروں گی --- "

رواحہ اسے یقین دلاتے کہہ رہی تھی -----

ارحان کو دکھ ہوا تھا اس کے لئے ---

اپنی کنپٹی سہلانے لگا ---

جبکہ رواحہ اسے دھڑکتے دل کے ساتھ دیکھ رہی تھی --

ارحان نے اب اسکی طرف دیکھنا شروع کیا --

تو وہ بوکھلا کے پلکیں جھکا گئی ---

" ٹھیک ہے ----- پرسوں نکاح ہے ہمارا "

رواحہ نے مسرت بھری آنکھوں سے اسے دیکھا --

جبکہ ارحان لب بھینچے کمرے سے نکل گیا -----



صبح جب عنازیہ آفس جانے کے لئے نکلی تو سامنے وہیں تین چار بندے پھر سے نظر آئے تھے ---- جو کل شام کو تھے وہاں --

' مطلب پوری رات یہ لوگ یہیں تھے '

وہ انھیں گھور کے دیکھتی سوچ رہی تھی ---

تو وہ لوگ بوکھلا کے ---

"گڈ مارننگ میم "

کہنے لگے ----

"کون ہو تم لوگ ؟ "

وہ تیز آواز میں پوچھ رہی تھی ---

اور وہ پانچوں گڑبڑا گئے تھے ---

ان میں سے ایک بولا --

" میم وہ --- عالیار سر کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کا خیال رکھیں "

دوسرے نے اس کا کندھا جھٹکا تھا ---

اور اسے گھورنے لگا تھا --

"وہاٹ ؟ "

اب اس کا غصہ سوا نیزے پہ تھا ---

" ہمت کیسے ہوئی تم لوگوں کے عالیار سر کی --- کہ یہ ڈرامہ کھیلے میرے ساتھ "

وہ سب سر جھکا گئے ----

" نکلو تم سب یہاں سے ---- ابھی کے ابھی "

وہ غصے میں تھی بہت ---

" نہیں میم ہم نہیں جا سکتے "

" سر ہمیں ڈانٹے گیں "

"گلا دبا دیں گے ہمارا "

سر نے مجھے کہا تھا کہ گنجا کر دے گیں مجھے ---۔ ابھی تو بال آئے ہیں سر پہ میرے "
"

وہ سب کچھ نہ کچھ کہہ رہے تھے---

جبکہ وہ تلملا گئ تھی

" تمہارے اس عالیار سر کا گلا تو میں دباؤں گی ---۔ جاؤ یہاں سے "

جبکہ وہ سر جھکائے کھڑے تھے --

"سنا نہیں۔ ---۔ کیا کہہ رہی میں ؟ "

وہ چلائی تھی ---

وہ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے ---

"میں کون ہوں ؟ "

سینے پہ ہاتھ باندھ کے وہ پوچھنے لگی ---

تو سب ایک ساتھ کہنے لگے

" عالیار سر کی وائف --- ہماری میڈم "

" تو تم لوگوں کی میڈم حکم دیتی ہے کہ نکلو سب یہاں سے -- اور نظر نہ آؤ اب مجھے "

وہ چلائی تھی

وہ سب بوکھلا کے بھاگنے لگے ---

گاڑی میں بیٹھ کے وہاں سے چلتے بن گئے تھے ---

سر جھٹک کے وہ اپنی گاڑی کی طرف جانے لگی تھی ---

جب ایک لڑکی --

تقریباً 20 کے لگ بھگ عمر تھی اس کی ---

اس کے قدموں میں بیٹھ گئی ---

وہ بوکھلا کے پیچھے ہٹی تھی --

" مجھے بچا لیں پلیز --- پلیز مجھے بچا لیں --- "

"کون ہو تم --- اٹھو "

وہ اسے اٹھانے لگی تھی ---

اور جب وہ کھڑی ہوئی تو وہ حیران رہ گئی ---

وہی گرلز ہاسٹل کی لڑکی تھی وہ --

" ملیحہ "

جس کا چہرہ ایک سائیڈ سے نیل پڑ گیا تھا --

"یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے ملیحہ ؟ "

وہ رونے لگی

وہاں ہاسٹل کی بدنامی کے بعد ـــ "

میرے پیرنٹس نے زبردستی میری شادی کر دی ـــــ

اور شادی کی پہلی رات ہی جب میں نے اس شخص کو ـــ

یعنی جس سے میری شادی ہوئی ہے ـــ

اسے بتایاکہ میں اس کے قابل نہیں ـــ

میرا استعمال ہوا ـــــ

تو ـــ تو ـــ اس نے مجھے بہت مارا ـــ

اور ـــ اور آج صبح ـــــ

" وہ اپنے ساتھ آئرن لے کے آیا تھا

وہ رونے لگی ---

ساتھ میں کانپ بھی رہی تھی ---

"آئرن ؟؟ کیوں ؟ "

وہ حیران پریشان اسے دیکھ رہی تھی ---

"ا--- اس --- اس نے کہا کہ تم میرے قابل نہیں- ---- تمہیں کوئی اور استعمال کر چکا مجھ سے پہلے ہی ---

" تو میں تمہیں اس قابل بھی نہیں چھوڑوں گا کہ تو کسی کے بھی قابل رہے

وہ اپنے ظلم کی داستان بتا رہی تھی ----

عنازیہ اس سفاکیت پہ دھک سے رہ گئی تھی ---

"اس نے مجھے مارا بھی --- میرا خون بھی بہہ گیا ---- پھر مجھے اس کی بڑی بہن نے بچایا اور وہاں بھگا دیا --- مجھے بہت درد ہوا عنازیہ میم ---- بہت درد ---- "

عنازیہ ایک بھاری گالی دی تھی ----- اس شخص کو ----

پھر اسے دیکھنے لگی ---

"بیان دو گی اپنا پولیس کے پاس بھی ؟ "

وہ ڈر گئی تھی ---

عنازیہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا --

" وہ لوگ --- وہ پولیس والے مجھے مارے گیں "

" ارے کچھ نہیں۔ کرے گیں ---وہ تمہاری ہیلپ ----- "

الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے -----

کوئی ملیحہ پہ گولی چلا چکا تھا ---

دو گولیاں آگے پیچھے ----

خون کے چھینٹے عنازیہ کے کپڑوں پہ بھی پڑے تھے ---

وہ حیرت سے اسے گرتا دیکھ رہی تھی -----

ایکدم سے جیسے ہوش میں آئی تھی وہ --

" ملیحہ --- ملیحہ "

وہ بیٹھ کے اسے پکارنے لگی ---

جبکہ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی ---

وہ چلانے لگی

" ہیلپ --- ہیلپ کرو --- کوئی ایمبولینس کو کال کرو "

وہ سب کو پکار رہی تھی ---- ایک لڑکا آیا تھا اس کے پاس ----

اور ایمبولینس کو کال ملانے لگا ---

" ملیحہ --- ملیحہ "

وہ دھندلائی آنکھوں سے اسے مرتا ہوا دیکھتی رہی تھی -------



عالیار خان اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا ---

ابھی ابھی وہ کوئی میٹنگ نمٹا کے آیا تھا ----

اور اب کوئی فائل دیکھ رہا تھا ---

جب دھڑام سے دروازہ کھول کے عنازیہ آئی تھی ---

" عنزہ "

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو چکا تھا --

جبکہ عنازیہ کڑے تیوروں سے اسے گھورتی اس کے پاس آئی تھی ----

اور اب عالیار کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی ---

" اپنے کتوں کو میرے پیچھے لگا کے پروف کیا کرنا چاہتے ہو عالیار خان ---- "

عالیار نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنا چاہا تھا ---

جب اس نے ہاتھ اٹھا کے عالیار کو کچھ بھی کہنے سے روکا تھا ---

میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں عالیار خان --- اور اگر اس لئے اپنے کتے میرے " پیچھے لگائے ہیں۔ -- کہ تم یہ سوچتے ہو کہ میں بدکردار ہوں ---- کوئی بدکرداری نہ کروں " --- تو سن لو تمہاری طرح گھٹیا اور بدکردار نہیں۔ ہوں میں۔ --- گاٹ اٹ

عالیار نے شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

" عنازیہ خان -- ہوش میں ہو تم ---- کیا بکواس کر رہی ہو تم "

وہ بھی غرایا تھا ----

" یہی کہ مجھ سے فاصلہ رکھو "

وہ بھی غرائی تھی --

"نہ رکھوں تو ؟ "

عالیار نے اس کی کمر پہ ہاتھ رکھے اسے اپنے قریب کیا تھا ---

اس کی سانسیں عنازیہ کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ --

" چھوڑو مجھے "

وہ خود کو چھڑانے لگی ---

پوری دنیا سے خود کو چھپا سکتی ہو لیکن میری آنکھیں وہ دیکھ لیتی ہے جو پوری دنیا نہیں " " دیکھ پاتی ------ مسز عنازیہ عالیار خان

وہ اس کے چہرے کے قریب اپنی سانسیں چھوڑتا بولا تھا -----

عنازیہ کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا ---

جیسے ان پناہوں میں وہ پگھل رہی ہو --

جیسے کوئی کندھا چاہیئے ہو اپنا غم کم کرنے کے لئے ----

جیسے کوئی دلاسہ ---

کوئی اپنائیت بھرا احساس ----

وہ اس کے سینے سے جا لگی ----

عالیار نے پرسکون سا ہو کے اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا تھا ----

اسے معلوم تھا اب وہ اسے سب بتا دے گی ----

اور یہی ہوا ---

وہ سسکنے لگی تھی

ایک اور لڑکی مر گئی ---- ایک اور خون ---- ایک اور قتل ---ایک اور بدنامی کی "
سولی چڑھتی -- سسکتی ---

مدد کے لئے پکارتی مر گئی ---

اسے --- اسے مار دیا گیا ---

میری آنکھوں کے سامنے ----

وہ خون میں لت پت ہوئی تھی --

کوئی مدد کے لئے نہیں آیا ---

" میں بھی نہ کر پائی مدد

وہ مضبوط لڑکی ---

عالیار کا کندھا ملتے ہی رو پڑی تھی --

ٹوٹ گئی تھی

" ہششششش عنزا "

وہ سرگوشی میں بولتا اس کے بالوں میں اپنے لب رکھے ---

اسے کمفرٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا -----

میں سمجھی تھی عالیار --- "

کہ میں اس گرلز ہاسٹل کا ایشو سولو کر چکی ہوں --- لیکن میں سچ میں نہیں سولو کر پائی ابھی تک ---

پہلے ان کی عزتیں خطرے میں تھی ---

اب ان کی جانیں ---

کیسے بچا پاؤں گی انھیں میں ---

"کیسے عالیار ؟

وہ سسک رہی تھی ----

عالیار اسے لیے صوفے پہ آیا ---

اسے صوفے پہ بٹھا کے ---

اس کے لئے پانی لایا ---

" یہ لو --- "

وہیں اس کے پاس بیٹھ کے اسے پانی پلایا------

گلاس سائیڈ پہ رکھ کے ----

اس کے گود میں رکھے ہاتھوں پہ ---

اس نے اپنے ہاتھ رکھے تھے -----

ان نازک ہاتھوں کو اس نے نرمی سے سہلایا-----

" عنزا --- "

وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی تھی ---

اور

عالیار ان آنکھوں کو دیکھے گیا---

زیادہ رونے سے سرخ ہوتی آنکھیں اس کی ---

دل میں ہلچل مچی تھی ----

ان آنکھوں پہ اپنے لب رکھے -----

لیکن وہ نظریں چرا گیا -----

دل کی خواہشات کو تھپکی دیتا ----

میں تمہارے ساتھ ہوں عنزا --- "

اور

ان لوگوں کو ڈھونڈ کے ---

" بدترین سزا دلوائے گیں انشاللہ ---

وہ اثبات میں سر ہلانے لگی -----

عالیار دل کی کیفیت سے زچ ہو کے ادھر ادھر دیکھنے لگا -------

" میں چلتی ہوں "

وہ اٹھنے لگی ----

لیکن بے اختیار عالیار نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا ---

"کہاں جا رہی ہو --- رکو یہیں "

اور عنازیہ اس کی آنکھوں میں کروٹ لیتی بے چینی کو دیکھ کے بے اختیار پلکیں جھکا گئی

-----

" م---- میں آفس جا رہی "

" مت جاؤ "

اس نے نرمی سے اس کے گال سہلاتے کہا

" تم --- تم جان بوجھ کے ایسا کرتے ہو عالیار "

وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

"کیا کرتا ہوں میں جان بوجھ کے عنزا "

وہ اپنی گرم سانسیں اس کے چہرے پہ چھوڑ کے اب دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا ----

عنازیہ کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی ---

مت کرو ایسے عالیار --- پلیز "

"آئی کانٹ پلیز

عنازیہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بے چارگی سے بولی تھی ----

عالیار اسے دیکھے گیا بس ----

مجھ میں ہی سکون ڈھونڈتی ہو اپنا اور مجھ سے ہی گریزاں --- "

" کیوں عنزا

وہ خاموشی سے اس کی شرٹ کے بٹن کو دیکھنے لگی --- -

" عنزا "

وہ سرگوشی میں بولا تھا ----

بولڈ سی عنازیہ ----

نہ جانے کیوں ---

عالیار کی قربت ملتے ہی پگھلنے لگتی ---

خود پہ اختیار نہ رہتا ----

بے اختیار سی ہونے لگتی ----

سمٹنے سی لگتی ----

اور

عالیار بھی جانتا تھا ---

کہ وہ اس کے بنا کچھ نہیں ---

آج بھی وہ اس سے محبت کرتی ہے ---

اور

آج بھی اس کے چھوتے ہی وہ اس کی بانہوں میں بکھرنے لگتی ہے ---

تبھی اسے اپنے بے حد قریب کرنے کی کوشش کرتا -----

اور

وہ بے بس ہو جاتی -----

عالیار نے اس کی آنکھوں پہ اپنے لب رکھے تھے ---

پھر اسے دیکھتے بوجھل سرگوشی کرنے لگا ---

جانتی ہو ناں -- "

ان آنکھوں میں شوخیاں رقص کرتی اچھی لگتی ہے ------

تمہاری غصہ بھری آنکھیں مجھے اٹریکٹ کرتی ہے ----

" تو پلیز آنسو مت لایا کرو ان میں ----

" جانے دو عالیار "

بوجھل سانسوں کے ساتھ وہ بولی تھی ---

" مجھ سے دور جانے کی جلدی کیوں ہے تمہیں عنزا "

وہ سوال کر رہا تھا --

لہجہ شکایتی تھا ---

آنکھیں شاکی تھی ----

عنازیہ نے طنزیہ آنکھوں سے اسے دیکھا

تم جانتے تو ہو عالیار خان --- "

"کہ مجھے تم کس موڑ پہ لائے ہو ---

" میں نے کچھ نہیں کیا عنزا ---- میں نے بے وفائی نہیں کی تم سے "

وہ ٹوٹے لہجے میں کہہ رہا تھا --

تم نے بدکردار کہا مجھے ---- "

سب کے سامنے کہہ کے مجھ ڈائیورس مانگا ----

کیوں عنزا ؟؟؟

میں بدکردار ہوتا تو آج بھی تمہارے لئے اس دل میں تڑپ نہ ہوتی ----

"آج بھی میرے چھونے پہ تم یوں بے چین نہ ہوتی ---

عنازیہ ایکدم سے اسے چھوڑ کے پیچھے ہوئی تھی ---

اپنی جگہ سے کھڑی ہو کے ----

وہ اب گھور کے اسے دیکھ رہی تھی -----

فائدہ اٹھا رہے ہو میری فیلنگز کا اب تم عالیار خان ---- "

آئی ہیٹ یو ----

" تم رشنا ہی ڈیزرو کرتے ہو

کہہ کے وہ تن فن کرتی کمرے سے نکل چکی تھی ---

اور عالیار ---

پل پل بدلنے والی اس عنازیہ خان کو سوچتا رہا ---

عنازیہ کو سمجھنا -----

وہ شاید اب تک عنازیہ کو نہیں پہچان سکا ------

وہ ایکدم اپنی جگہ سے اٹھا ----

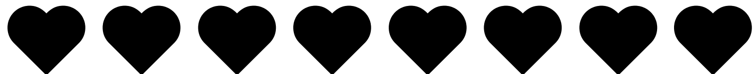
اور ----

دروازہ کھول کے لمبے ڈگ بھرتا وہ عنازیہ تک پہنچا تھا ---

اسے بازو سے پکڑ کے وہ لب بھینچے ایلویٹر میں گیا تھا ---

اور

وہاں اسے دیوار سے پن کر دیا تھا -------



"کون تھی یہ ؟ "

رشنا جیسے ہی باہر نکلی تھی ----

آبان اندر آ کے خیام کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھتا ہوا بولا تھا -----

خیام نے ایک نظر اسے دیکھا ---

" تم سے مطلب "

آبان ایک آبرو اچکا کے اسے دیکھنے لگا ---------

"تیری نئی شکار ہوگی کوئی ---- "

آبان نے یہ کہہ کے سامنے رکھے نشہ آور چیز کو سونگھ کے ایک کش لیا ----
اور سر سیٹ کی پشت پہ ٹکا کے ایک گہری سانس کھینچی تھی-------

سکون سا سرایت کرنے لگا تھا اس کے پورے بدن میں ---

پھر آنکھیں کھول کے اسے دیکھنے لگا ---

اس کی آنکھوں میں سرخی کی ڈوریں بن گئی تھی ---

" وہ کرنے جا رہا ہوں جو تو ابھی تک نہیں کر پایا "

خیام کے لبوں پہ زہریلی مسکراہٹ تھی ----

"کیا مطلب ؟ "

ابان کچھ سمجھا نہیں۔ تھا کہ اب کیا پلان ہے اس کے خباثت بھرے ذہن میں ---

خیام ہنسا تھا ---

آبان سر جھٹک کے پھر سے اپنا مشغلہ دہرا رہا تھا ---

" یہ نشہ بہت بری چیز ہے یار ----- جب چڑھ جاتی ہے تو افففف مت پوچھ ----- "

" سکون --- سکون۔ -- سکون

وہ اب سگریٹ میں اپنا من پسند نشہ بھر کے کش لگا رہا تھا ---

بہت دیر تک خیام کچھ نہیں بولا---

تو آبان نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں۔ اس پہ گاڑ دی ---

بھونکے گا بھی ؟" ------- "

بہت جلد عنازیہ یہاں ہوگی --- میرے بے حد قریب --- اور پھر جیسا چاہوں گا۔ -- " جو دل کرے گا وہی کروں گا اسکے ساتھ --- میرے اشاروں پہ ناچتی میری گڑیا --- تیرا بھی کام بنا دوں گا "

وہ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتا اپنی ایک آنکھ ونک کرتا بولا تھا ----

"کیا کر رہا تو اب خیام ؟ "

وہ شکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

تو وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کے ہنسنے لگا ----

" ویٹ اینڈ واچ ------ "

"کرنے کیا لگا ہے تو ؟ "

ابان چلایا تھا ---

جبکہ وہ ہنسے جا رہا تھا ---

" تو بس آم کھا آم ---- "

آبان نے ایک کڑی نظر اس پہ ڈالی تھی ---

کیا فتور بھرا تھا اس کے دماغ میں سب ---

وہ سمجھنے سے قاصر تھا ----

سر جھٹک کے ----

وہ اب پھر سے آنکھیں بند کر گیا تھا ----

!!!!! جبکہ خیام اسے لب بھینچے دیکھ رہا تھا ---



اسے دیوار سے پن کر کے ---

اس نے کچھ بٹن پش کیے ---

اور اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ---

لب بھینچے ----

جبکہ عنازیہ بھی سخت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی --

بنا کسی خوف کے ----

"کیوں کرتی ہو عنازیہ میرے ساتھ یہ سب ؟ "

اس کے بازو پہ اپنی گرفت سخت کر کے وہ پوچھ رہا تھا -----

تم جو کر چکے ہو --- اور جو کرتے ہو اس کے لئے اس سے بھی بڑی سزا ہونی چاہیئے "

" تمہارے لئے عالیار خان ---

وہ غرائی تھی ----

" محبت کرتی ہو مجھ سے --- آج بھی "

عنازیہ کے لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ پھیلی تھی --

" نہیں کرتی "

عالیار بھی تو اس سے کم نہ تھا ---

طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتا اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب کرتا ----

اپنی سانسیں اس کے چہرے پہ چھوڑتا ----

" عنازیہ خان کرتی ہو مجھ سے محبت --- "

اس کی قربت اب عنازیہ کے حواسوں پہ سوار ہو رہی تھی ----

" نہیں کرتی ----- "

اس کی آواز پست ہو رہی تھی ----

وہ ایسی کیوں تھی --

اسے اپنی اس کمزوری سے نفرت تھی ---

شدید نفرت ----

عالیار کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی ---

اس کے بے حد قریب ہو کے ---

اس کی کان کے لو پہ ---

اپنے لب رکھے تھے اس نے ----

اور

اب اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھنے لگا ----

اس کے چہرے پہ جیت کی مسکراہٹ تھی ----

عنازیہ نے ایک پل کے لئے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا تھا ---

اور

وہ مسکراہٹ دیکھ کے ----

وہ ہوش میں آئی تھی شاید --

تبھی

پوری قوت سے اسے دھکا دیا تھا عنازیہ نے ---

اسے خود سے الگ کر کے ---

اب وہ گہری سانسیں لینے لگی ---

پھر

اس کی طرف نفرت سے دیکھنے لگی ---

" میں تم سے نفرت کرتی ہوں عالیار خان ---- "

جبکہ وہ ہنسنے لگا تھا --

"آڑ یو شیور ؟ "

وہ مسکرا رہا تھا ----

عنازیہ نے سر جھٹک کے ---

بٹن پش کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا ---

جب اس نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑا ---

اسے اپنے قریب کر کے اس کے لبوں پہ جھکا تھا ----

عنازیہ کی لبوں کو وہ اپنے لبوں سے قید کرتا ---

اب اپنی سانسیں اس میں اتارنے لگا تھا -----

اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں ---

اپنی انگلیاں پھنسا کے ----

اپنے محبت بھرے لمس چھوڑنے لگا تھا ---- اس کی گردن پہ ---

عنازیہ کو سانس لینا تک محال لگا تھا -----

وہ پھر سے اس کے لبوں پہ جھکا تھا ---- --

اور اچانک سے لفٹ کا دروازہ کھلا تھا ------

سامنے کھڑے آفس کے ایک دو ورکرز تھے -----

عنازیہ ایکدم پیچھے ہوئی تھی ----

جبکہ عالیار خان ریلیکس تھا ---

عنازیہ نے پہلے ان کے مسکراتے چہروں پہ نظر ڈالی تھی ---

پھر

ایک کڑی نظر عالیار پہ ڈالی تھی ---

اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی ----

عالیار اس کی نم آنکھوں ---

اس کی شکایتی آنکھوں کو دیکھے گیا ----

اور

پھر نفرت سے اسے دیکھتی ---

سر جھٹک کے وہ وہاں سے نکل کے چلی گئی تھی ------

پیچھے سے آوازوں نے کافی دور تک اس کا پیچھا کیا --

" عالیار سر کتنا چاہتے ہیں اپنی وائف کو "

" واؤ --- جسٹ واؤ "

" ہاؤ رومینٹک یار "

اور وہ بھرائی آنکھوں سے چلتی گئی ----

جو وہاں تھے ---

وہ بھی سر جھکا کے ادھر ادھر ہو گئے تھے ---

جبکہ عالیار باہر نکل کے اپنے آفس روم کی طرف بڑھا تھا ---

اس کے دل میں کسی قسم کا خوف نہیں تھا ----

نہ کوئی شرمندگی ---

وہ اس کی بیوی تھی --

جائز بیوی ----

!!! لیکن ان دو شکایتی بھیگی آنکھوں نے اسے بے چین سا کر دیا تھا اب



حدید صاحب آج پھر حاضر تھے وہاں ----

شمائم جو گھر پہ اکیلی تھی --

اب وہاں کھڑی گھور کے اسے دیکھ رہی تھی ---

جبکہ

وہ صوفے پہ بیٹھا ادھر ادھر دیکھتا ---

اس کی نظریں خود پہ محسوس کر رہا تھا ----

تبھی ایک اچٹتی نظر اس پہ ڈالی ---

" اوہ --- "

ایسے شو کیا گیا جیسے تم بھی یہاں ہو ---

"پانی ملے گا ؟ "

"خود جا کے لو کچن میں "

کہہ کے وہ ڈایینگ ٹیبل کے گرد رکھی ایک کرسی پہ بیٹھ گئی ---

جبکہ حدید نے نظر بھر کے اس کے سراپے کو دیکھا تھا ---۔

"تو میں نا سمجھوں ؟ "

وہ کچھ نہیں بولی --

بلکہ موبائل میں بزی رہی۔ ---

" محترمہ شمائم "

اس کے بلانے پہ اب کے شمائم نے گھور کے اسے دیکھا ----

جب پتہ ہوتا ہے آپ کو کہ اس ٹائم میرے علاؤہ کوئی نہیں ہوتا گھر پہ ---۔ تو کیا "
" تشریف کا ٹوکرا لے کے آئے ہیں آپ یہاں

" ہاؤ روڈ "

حدید نے مصنوعی حیرت سے آنکھیں پٹپٹا کے اسے دیکھا تھا ---

" تھینک یو -- "

شمائم نے کہہ کے دوبارہ سے موبائل اٹھایا ------

" ویسے کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے کہ --- "

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی -----

شمائم نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کے اسے دیکھا تھا اب -----

"کہ آپ کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے "

حدید نے سینے پہ ہاتھ باندھ کے کہا تھا ------

" واؤ ڈیٹس گریٹ--- "

شمائم طنزیہ مسکرائی تھی ---

اور پھر منہ پہ بارہ بجا کے پھر سے موبائل دیکھنے لگی -------

" اچھا پھر میں چلتا ہوں "

اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے اٹھتے ہوئے کہا تھا ۔۔۔

" نہیں ۔۔۔ آپ بیٹھیے ناں ۔۔۔۔ امتسال آتی ہی ہوگی "

وہ کرسی کی پشت پہ ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

" ارے نہیں نہیں ۔۔۔۔۔۔ میں کل آؤں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ جلدی سے بولا تھا ۔۔۔۔

ٹائم پہ آئیے گا ۔۔۔۔ ایسا نہ ہو ٹائم سے پہلے آپ آئے اور امتسال سے اگین مل نہ پائے آپ "

وہ طنزاً مسکرا رہی تھی ۔۔۔۔

حدید اسے دیکھتا رہا ۔۔۔۔

"آپ کو میں اتنا برا لگتا ہوں ؟ "

" میں آپ کو جانتی نہیں "

شمائم نے بھی دوبدو جواب دیا تھا -----

" جاننا چاہتی ہے آپ تو میں آپ کی ہیلپ کر سکتا ہوں ویسے "

وہ اس کے ساتھ والی سیٹ پہ آ کے بیٹھ گیا تھا -----

شمائم کرسی کھسکا کے پیچھے ہوئی تھی -----

" خوش فہمی کیوں ہے آپ کو --- کہ میں انٹرسٹڈ ہوں آپ کو جاننے میں "

آپ کی آنکھیں بہت بولتی ہے "

" یہی بتا رہی تھی آپ کی آنکھیں۔ جو میں نے سن لیا ---

حدید تھوڑا جھک کے اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا -----

شمائم نے منہ بنا کے رخ موڑ لیا -------

" عجیب ہے "

اس کے موبائل پہ کال آئی تھی ---

عالیار خان کی ---

خشک ہونٹوں کو تر کرتے اس نے ----

کال ریسیو کی ---

" ہیلو عالیار بھائی "

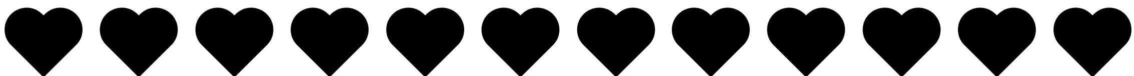
" کار نیچے کھڑی ہے --- جلدی اترو اور گھر پہنچو "

عالیار کی سپاٹ آواز گونجی تھی -----

" لیکن بھائی --- وہ عنازیہ بھابی "

" رائٹ ناؤ "

اس کی تیز آواز گونجی تھی ---



وہ آفس میں بیٹھی ---

اپنے سامنے رکھے فائل کو گھور رہی تھی ----

چہرہ بے تاثر تھا ---

لیکن آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی ----

جب خیام کمرے میں آیا ---

تب بھی اسے احساس نہیں ہوا تھا -----

خیام کچھ دیر اس کے بے تاثر چہرے ---

اور لال انگارہ آنکھوں کو دیکھتا رہا تھا ----

پھر تھوڑا کھنکھارا ----

بے سود ---- -

تو اس نے عنازیہ کے نازک ہاتھ کو دیکھا ---

جسے تھامنے کی ---- 

جسے پورے استحقاق سے چھونے کی حسرت اس کے دل میں سالوں سے تھی ----

اس نے بے ساختہ عنازیہ کے نازک ہاتھ کو تھاما تھا ---

" عنازیہ "

اور اسے جیسے کرنٹ لگا تھا ---

جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا ---

خیام اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ سا ہونے لگا تھا ---- 

وہ نظریں چرانے لگا ۔

" ایم سوری عنازیہ --- میں نے بلایا تم نے سنا ہی نہیں۔ "

وہ خاموش رہی ----

اور پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی تھی -----

خیام کو ایسے نظرانداز کیا جا رہا تھا ---

جیسے اس کا وجود وہاں ہو ہی نہیں -----

جب اس کے موبائل پہ کال آئی تھی ---

شمائم کا نمبر تھا --

" ہیلو شمائم- -- ہاں بولو "

شمائم کے نام پہ خیام کے کان کھڑے ہو گئے تھے ----

" اچھا ٹھیک ہے --- تم میرے پاس رہو گی --- ڈونٹ وری "

کہہ کے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ---

خیام بھی سیدھا ہو گیا تھا---

"شمائم تھی ؟ "

" ہاں "

اس نے سرسری انداز میں کہا تھا ---

" تمہارے گھر -- آئی مین فلیٹ میں ہوتی تمہارے پاس "

خیام کا لہجہ اسے عجیب لگا تھا --

وہ ایک آبرو اچکا کے اسے دیکھ رہی تھی ---

جبکہ خیام گڑبڑا گیا ---

" نہیں میرا مطلب تھا کہ شمائم تمہارے پاس ہوتی ہے --- پہلے نہیں تھی ناں "

وہ بہانہ بنانے لگا --

"تم سے مطلب ؟ "

عنازیہ نے جیسے ایک منٹ میں روڈ ہونے کا کوئی اسپیشل کورس کر رکھا ہو ---

وہ سر نفی میں ہلانے لگا ---

" تو مجھ سے میرے فیملی میٹرز کا مت پوچھو ---- "

اس نے سختی سے جواب دیا تھا --

وہ بس سر ہلا گیا ---

اب اسے ناراض تو وہ کرنے سے رہا -------

" میں اکیلی رہنا چاہتی ہوں کچھ دیر "

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا ---

وہ بس اسے دیکھتا ---

اپنی جگہ سے اٹھا تھا ----

اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کمرے سے نکل گیا تھا ----

عنازیہ کا موڈ خراب تھا تو تھا ---

اب وہ کب ٹھیک ہوگا ---

کچھ نہیں معلوم ---

اس نے بند دروازے کی طرف دیکھا ---

خیام کی باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھی ----

اس نے اپنا موبائل اٹھایا ---

اور شمائم کو کال کرنے لگی --

" جی بھابی "

" شمائم -- تم اپنے بھائی کے ساتھ گھر جاؤ اپنے "

اس نے چھوٹتے ہی کہا تھا ---

جبکہ شمائم حیران تھی ---

"کیوں بھابی ؟؟؟ کوئی غلطی ہوئی ہے مجھ سے ؟ "

وہ روہانسی ہو رہی تھی -----

دیکھو شمائم --- ابھی میری بات مانو --- ابھی کے ابھی اپنے بھائی کے ساتھ جاؤ "

" --- میں بتا دوں گی سب تمہیں- --

وہ اسے سمجھا رہی تھی ---

" اوکے بھابی --- "

اس کی مری مری سی آواز ابھری تھی ----

جب دروازے پہ بیل ہوئی تھی --

" دروازہ ---- عالیار کے علاؤہ باقی کسی کے لئے "

وہ کہہ رہی تھی ---

جب شمائم جھنجھلائی

" ایک منٹ بھابی دروازے پہ کوئی ہے "

کہہ کے اس نے موبائل ٹیبل پہ رکھ دیا تھا --

جبکہ عنازیہ چیخی تھی ---

"رکو شمائم ----"

لیکن دروازہ کھل چکا تھا ---

اور

جو سامنے تھا ---

اسے دیکھ کے اسے اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا تھا ---



جاسم اپنے کام سے فری ہو کے ---

امتسال کے آفس آیا تھا ---

وہ انہماک سے اپنا کام نمٹا رہی تھی ---

جب جاسم اس کے کان کے پاس آ کے سرگوشی کرنے لگا ----

" ہیلو چشمش --- "

امتسال نے گھور کے اسے دیکھا ---

اور اپنی گلاسز اتار کے ٹیبل پہ رکھی --

" مل گئی فرصت میتھس سے "

منہ بنا کے کہا گیا ---

جاسم مسکرا کے ---

اس کے قریب ہی کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا ---

" ادھورا چھوڑ کے آیا ہوں "

وہ دلچسپی سے اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا ----

تو جا کے کمپلیٹ کرو -- "

" یہاں کیوں ٹائم ویسٹ کر رہے ہو

وہ اپنی سیٹ سمیت رخ موڑ گئی تھی --

جاسم نے دوبارہ سے اس کو چہرہ اپنی طرف موڑا تھا ---

اٹس بریک ٹائم -- "

" چلو چلو پیزا کھاتے ہیں

وہ اس کا ہاتھ تھام کے ---

اٹھتے ہوئے بولا --

جبکہ وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگی --

" مجھے کہیں نہیں جانا -- "

جاسم نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی --

تو مطلب تم چاہتی ہو -- "

" میں یہیں پہ تمہیں منانے کا پروگرام بنا لوں

انتسال نے اسے دیکھا تھا ---

" میں ڈور لاک کر کے آتا ہوں "

وہ مڑا تھا --

انتسال بوکھلا کے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی --

کیا مطلب --- "

ڈور لاک ---

" یہ آفس ہے میرا ---

جاسم اس کی طرف مڑا --

سو وہاٹ یار -- "

تم میری بیوی ہو ---

" میں تمہیں کبھی بھی--- کہیں بھی منا سکتا ہوں ---

جاسم کندھے اچکاتے بولا تھا --

امتسال نے دانت پیسے تھے ---

" چلو ---- "

اپنا بیگ اٹھاتے --

اسے تیز نظروں سے گھورتی آگے بڑھی تھی --

مسکرا دو --- "

" ورنہ سب کے سامنے کس کر دوں گا

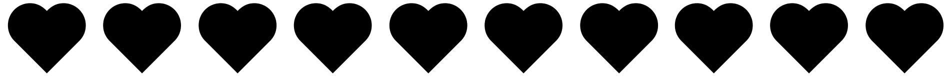
وہ پیچھے سے سرگوشی میں بول رہا تھا --

امتسال نے آنکھیں دکھائی تھی اسے --

وہ بھی مسکراتا ---

سر کھجاتا --

اس کے ساتھ آگے بڑھا تھا ---



شمائم سر جھکائے کھڑی تھی ---

جبکہ عالیار خان اپنے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے ----

کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ --

ماتھے پہ بل پڑے ہوئے تھے۔ --

شمائم کن اکھیوں سے ایک ایک نظر دیکھ لیتی تھی اسے ----

اچانک چلتے چلتے اس کے سامنے آرکا تھا عالیار ---

اور شمائم کی سانس جیسے سینے میں ہی اٹک گئی تھی ---

"کیوں گئی تھی ہاسٹل ؟؟؟ "

سرد اور بھاری آواز تھی ---

شمائم کو اپنی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دے رہی تھی ---

سر مزید جھک گیا ---

" کچھ پوچھ رہا ہوں شمائم "

وہ اب کے گرجا تھا ---

شمائم نے بھیگی پلکیں اٹھا اپنے بھائی کو دیکھا تھا ---

جو لب بھینچے اسے ہی دیکھ رہا تھا ---

اگر عنازیہ نہ ہوتی -- "

تو جانتی بھی ہو کیا ہوتا ؟؟؟

تمہیں یونیورسٹی اس لئے بھیجتا تھا میں --

کہ تم ہاسٹل میں جایا کرو --

" اور یہ حرکتیں ---

شمائم کی سسکی ابھری تھی ---

عالیار خاموش ہو گیا تھا ---

گہرے گہرے سانس لیتا وہ اپنے غصے پہ قابو پانے کی کوشش کرنے لگا ----

جبکہ شمائم کے رونے میں شدت آگئی تھی ---

شمائم جانتی تھی ابھی عنازیہ ہوتی تو ضرور عالیار کو سناتی ---

اور شمائم کو اس کے غصے سے بچاتی ---

جو وہ ہمیشہ کرتی آ رہی ہے -- -

آئندہ تم سیدھا یونی جاؤ گی --"

اور ٹائم پہ واپس گھر آؤ گی ----

نو فرینڈز --

نو پارٹیز --

کہیں بھی مجھے کچھ بھی غلط نظر آیا ---

اسی وقت سے تمہارا یونی جانا بند ---

"گاٹ اٹ

وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا -- -شمائم نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

جب اس کے موبائل پہ کال آئی تھی اسی وقت ---

"کس کی کال ہے ؟؟"

عالیار نے تیز آواز میں پوچھا --

" عنازیہ بھابی ہے "

شمائم نے آہستگی سے جواب دیا --

اور موبائل کان سے لگایا ---

" ہیلو -- "

آواز بھی بھیگی ہوئی تھی ---- -

"تم رو رہی ہو شمائم ؟ "

یہ کہنے کی دیر تھی

کہ شمائم پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع ہو گئی --

کیا ہوا ہے شمائم بولو بھی -- "

"کہاں ہو تم ؟؟

وہ پین سائیڈ پہ رکھ کے اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی --

"گھر پہ ---"

شمائم نے روتے ہوئے بتایا --

"کون ہے ساتھ ؟"

"عالیار بھائی"

اس نے سوں سوں کرتی ناک کے ساتھ بتایا ---

"عالیار نے کچھ کہا ہے ؟"

وہ کچھ سوچتے ہوئے پوچھ رہی تھی ---

شمائم "ہمم "کہہ کے رونے لگی ---

" موبائل دو اسے "

سنتے ہی شمائم نے موبائل عالیار کی طرف بڑھایا تھا ---

کیا کہا ہے تم نے شمائم سے --"

جو وہ رو رہی ہے ؟؟

منع کیا تھا تمہیں کہ مت رلانا اسے --

مت کہنا اسے کچھ --

" پرامس کیا تھا ناں میں نے ---

عالیار نے ایک گھوری دی تھی شمائم کو ---

" جاؤ تم یہاں سے "

تیز آواز میں اسے کہہ کے اپنے کمرے سے نکال دیا تھا ---

شمائم سر جھکا کے چلی گئی تھی ---

" عالیار --- "

پھر سے عنازیہ کی آواز ابھری تھی ---

" سن رہا ہوں "

عالیار نے ٹھنڈی آہ بھری تھی ---

"کیا سن رہے ہو تم --- "

عنازیہ جیسے لڑنے پہ آمادہ تھی --

" وہ بچی ہے ابھی "

" وہ بچی نہیں۔ ہے عنزا "

عالیار نے اپنی آواز ہموار کرتے کہا تھا ---

" تم بھی بچے ہو "

وہ چیخ کے بولی تھی --

" وہاٹ ؟؟؟؟ "

عالیار نے حیرانی سے موبائل کو گھورا --

" میں میرڈ ہوں -- بچہ نہیں ہوں "

" شادی بھی تمہیں نہ سدھار سکی --- "

عنازیہ نے منہ بنا کے کہا ---

تو تم کون سا سدھری ہوئی ہو ؟ "

" ہٹلر کی بدروح تمہارے اندر گھسی ہوئی ہے ---

عالیار مزے سے بولا تھا --

"وہاٹ ؟ "

عنازیہ کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا --

تم --- تم بدروح ہو --- "

" وہ بھی گدھے کی بدروح

ڈونٹ ٹیل می ---- "

" تمہارا دل مجھے کچا چبانے کو چاہ رہا ہے

عالیار زیر لب مسکراتا بولا تھا ---

نہیں۔ ---۔ "

" تمہیں زندہ گاڑ دینے کو دل کر رہا ہے

عنازیہ دانت پیستی بولی تھی ---

واؤ انٹرسٹنگ ---۔ "

میں تمہیں بھی اپنے ساتھ وہیں کھینچ لوں گا ---

" رومینس بھی ہوگا ---۔ٹو مچ فن

وہ بھی عالیار ہی تھا --

" یو ---۔ یو "

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کہے --

"گالی نہیں دینا ---۔ "

عالیار نے وارن والے انداز میں کہا تھا ---

" بھاڑ میں جاؤ "

اس نے موبائل ہی ٹیبل پہ پٹخ دیا --

جبکہ عالیار خان اس کا چہرہ سوچ کے ہی مسکرا دیا تھا ----



علینا اپنی دھن میں واشروم کی طرف جا رہی تھی ---

جب سمٹی سمٹائی سی --

گھبرائی ہوئی سی--

افشاں واشروم سے باہر نکلی تھی ---

علینا نے اسے سر سے پاؤں تک گھورا تھا ---

ویسے بھی آج کل اس کی حرکتیں کچھ عجیب سی ---

پر اسرار سی ہو رہی تھی --

وہ مشکوک نظروں سے افشاں کو دیکھ رہی تھی --

"یہاں کیا کر رہی تھی تم اتنی دیر سے ؟ "

" میں وہ واشروم ---- "

کہہ کے افشاں آگے بڑھی تھی ---

علینا نے گھوم کے اسے دیکھا --

جو ٹھیک سے چل بھی نہیں۔ پا رہی تھی ---

"رکو --- "

اس کی تیز آواز پہ وہ رکی تھی --

"تمہارے ڈریس پہ یہ خون ؟"

علینا کی آواز پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا ---

"خ --- خون --- کدھر ہے خون ؟"

وہ اپنے کپڑے ادھر ادھر کرتی دیکھنے کی کوشش کرنے لگی ---

علینا نے آگے بڑھ کے اس کا بازو جھٹکا ---

"سیدھی طرح بتا دو -- کیا کر رہی تھی تم یہاں ؟؟"

وہ چلائی تھی ---

"ک--- کچھ نہیں --- چھوڑو مجھے"

وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی ---

علینا اسے کھینچتی ہوئی واشروم کے اندر لے گئی ---

"بتاؤ --- یہاں کیا کر رہی تھی تم ؟"

وہ اب کے پھر سے چلائی تھی ---

افشاں کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا تھا ---

" افشاں "

علینا نے اسے کندھے سے جھٹکا تھا --

وہ آنکھیں کھول کے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی ---

خود کو ہوش میں رکھنے کی حتی الامکان کوشش کر رہی تھی---

جبکہ علینا ادھر ادھر کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی ----

پھر جھٹکے سے افشاں کی طرف مڑی --

"کیا کر رہی تھی تم --- "

وہ اس کی شرٹ کی طرف ہاتھ بڑھا کے چلائی تھی --

ساتھ ہی اس کی شرٹ اتارنے لگی ---

کر کیا رہی تھی تم یہاں ؟؟ "

یہ بلڈ کیسا ہے ؟؟

" بتاتی ہو یا میں خود پتہ لگاؤں

افشاں نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا --

" بتاتی ہوں -- "

ساتھ ہی پاس پڑے ڈسٹ بن میں ----

ایک بلیک شاپر کی طرف اشارہ کرنے لگی ---

علینا نے اس کے ہاتھ کی اشارے کی طرف دیکھا --

"کیا ہے اس میں ؟؟ "

کانپتے دل کے ساتھ اس نے پوچھا تھا ---

وہ اپنی اس سہیلی کی اطوار کافی دن سے دیکھ رہی تھی --

اور سوچ رہی تھی --

کہ عجیب کھنچی کھنچی سی کیوں رہنے لگی ہے --

افشاں خدا کا واسطہ ہے بتا دو -- "

"کیا ہے اس میں ؟

علینا کی آواز کسی دور کھائی سے سنائی دے رہی تھی جیسے --

جبکہ افشاں لب سیے ---

دروازے کا سہارا لیے کھڑی تھی ----

علینا نے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بلیک شاپر کھولا تھا --

اور اس کے اندر جھانک کے دیکھتے ہی ---

اس کی آنکھیں ابل پڑی تھی --

"... ابیورشن "

اس کی سانس جیسے اٹک گئی تھی سینے میں ---

اور

اتنے میں افشاں خون میں لت پت نیچے گری تھی ----

علینا نے اس کی طرف مڑ کے دیکھا ---

خون کی ندیاں جیسے بہہ گئی ہو --

" افشاں ---- "

وہ خوف سے چلائی تھی ---

---------

ماں باپ اپنی بیٹیوں کو آزادی کا راستہ تو دکھا دیتے ہیں ---- 

کالج کی دنیا میں اپنی بیٹیوں کو بھیج دیتے ہیں --

لیکن کبھی ایک ماں اپنی بیٹی کو یہ تعلیم نہیں دیتی --

کہ وہ کالج کیوں جا رہی ہے ؟؟؟

تعلیم حاصل کرنے یا دوستیاں بنانے ؟؟

ہاسٹل میں رہنے کی سہولت بھی فراہم کر کے ---

ماں باپ پرسکون ہو جاتے --

کہ ہماری بیٹی کی زندگی محفوظ ہیں ---

ہماری بیٹی ہاسٹل میں سکون سے ہیں --

لیکن کیا کبھی ایک منٹ کے لئے بھی بیٹھ کے ---

یہ سمجھانے کی کوشش کی اپنی بیٹی کو --

کہ ہاسٹل کیسی جگہ ہے ؟؟

اتنے سب لڑکیوں کے بیچ وہاں کیسے رہنا ہے ؟؟؟؟

وہاں کیسے رہنا ہے ؟؟

کس سے دوستی رکھنی ہے --- ہے ؟؟؟؟

کس سے دور رہنا ہے ؟؟

اچھے برے کی تمیز کیا ہے ؟؟

نہیں ---

ہم یہ کبھی نہیں کرتے ---

ہم انھیں کبھی اقدار کی تعلیم نہیں دیتے ---

کم کبھی اپنی بیٹی کو یہ نہیں سمجھاتے ---

کہ نامحرم کبھی تمہارا محرم نہیں بن سکتا ---

جب تک نکاح نہ ہو --

وہ تمہارا محرم نہیں ہوتا --

وہ شیطان ہوتا ہے بس ---

اپنی منہ زور خواہشات کو کیسے لگام لگانا ہے ---

اپنے جسم کی کیسے حفاظت کرنی ہے ---

تمہارے جسم کو چھونے کا حق کسی کو بھی نہیں۔ ہے ---

یہ تعلیم ہم نہیں دیتے اپنی بیٹیوں کو ---

بیٹی کو آزادی دینی ہے --

تو بیٹی کو آزادی کا مطلب بھی سمجھائے ---

اگر ایک مرد ---

یا ایک لڑکا ---

تمہارے پاس آ کے تم سے محبت کا اظہار کر کے --

تمہیں تنہائی میں ملنے کو کہتا ہے --

تو تمہیں کیا لگتا ہے ؟؟

کیا وہ صحیح ہے ؟؟

جو تنہائی میں ملنے کو کہہ رہا ہے ؟؟

پوری دنیا کے سامنے ہاتھ تھام کے --

کیوں نہیں۔ اپناتا تمہیں --- ؟؟؟

نکاح میں کیوں نہیں لیتا تمہیں ؟؟؟

تنہائی میں بنائے گئے محبت نامے ---

گرلز ہاسٹل --

اور گرلز کالج کے واشرومز میں ---

ڈسٹ بن میں پڑے ---

بلیک شاپرز کی زینت بنتے ہیں ---

جہاں اس ان چاہے ننھے وجود کو ---

اپنے وجود سے اکھاڑ کے پھینک دیا جاتا ہے ---

قصور کس کا ہے ؟؟

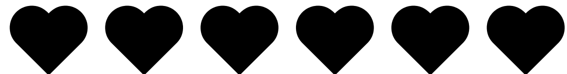
ماں باپ کا ؟؟

یا صرف ماں کا؟؟

یا لڑکے لڑکی کی بے جا نزدیکیاں --؟؟

یا ہمارے معاشرے کا ؟؟؟

اپنی رائے ضرور دیں --



اللہ تمہیں پوچھے افشاں ---"

ہماری جگ ہنسائی کر کے کیا ملا تمہیں---

منحوس ---

"بے حیا --

وہ جو ہاسپٹل بیڈ پہ نڈھال سی بیٹھی ہوئی تھی --

اور سامنے دیوار کو گھور رہی تھی ---

جب زینب آ کے ہذیانی انداز میں اسے مارنے لگی ---

اور وہ نقاہت زدہ سی مار کھا رہی تھی --

بلکل چپ لب سیے ----

علینا ہی آگے بڑھی تھی --

"آنٹی ---"

وہ زینب کو روک رہی تھی --

جبکہ افشاں مار کھاتے کھاتے ایک طرف کو لڑھک گئی تھی --

کہاں چوک گئی تھی میں -- "

"کون سی کمی رہ گئی تھی میری تربیت میں --

زینب اپنا ماتھا پیٹتی بولی ---

علینا انھیں تھاما ہوا تھا ---

"آنٹی پلیز --- "

علینا کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھی ---

جبکہ افشاں لب سیے ہوئے تھی ---

وہ کچھ نہیں بول رہی تھی ---

ارے کون سی کمی رہ گئی تھی ---"

"کس بات کی سزا دی ہے اس لڑکی نے ہمیں

وہ اب وہیں بیٹھی زاروقطار رو رہی تھی --

منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ہم ---"

کس کو کیا کہوں گی میں --

کہ کس کے ساتھ منہ کالا کر آئی ہے یہ لڑکی --

" مر کیوں نہ گئی تم ---

وہ بولے جا رہی تھی --

جب افشاں جھٹکے سے اٹھی تھی --

ہاں کر آئی ہوں منہ کالا ---"

"جانتی ہے آپ کیوں ؟؟؟

وہ آنکھوں میں نفرت لیے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی --

قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی -- "

آپ نے ہمیشہ میری ہر غلطی پہ مجھے یہی طعنہ دیا---

کہ کس لڑکے کے چکروں میں ہو--

جو ہوش نہیں تمہارا گھر کے کاموں میں --

یاد ہے آپ کو ؟؟

لیکن مجھے یاد ہے

اور اچھی طرح سے یاد ہے ---

اور

میں نے سوچا کی کر ہی لیتی ہوں رنگ رلیاں --

پڑ ہی جاتی ہوں لڑکے کے چکر میں --

کیسا لگ رہا آپ کو ابھی ؟؟؟

دکھ ہو رہا ہے ؟؟؟

" لیکن مجھے آپ کو دکھ دے کے خوشی مل رہی ہے ---

زینب کا دل دھک سے رہ گیا تھا --

علینا گھبرا کے اس کے پاس آئی تھی --

" افشان کیا کہہ رہی ہو -- چپ کرو "

چھوڑو مجھے ---- "

برباد کر دیا میں نے خود کو ---

آپ کو نیچا دکھانے کے لئے --

آپ کی تربیت کو نیچا دکھانے کے لئے میں نے خود کو برباد کر دیا --

کالک مل دی ---

کبھی ماں بن کے سمجھایا مجھے ؟؟؟

کبھی ماں بن کے میری غلطی کو معاف کیا آپ نے ؟؟

کبھی مجھے مارتے ہوئے سوچا آپ نے کہ مجھے درد ہوتا ہے ؟؟؟

کبھی مجھے محلے کے ہر لڑکے سے میرا نام جوڑتے سوچا

کہ میری روح چھلنی ہو جاتی ہے ؟؟؟

آج پتہ چل ہی گیا آپ کو ---

کہ درد کیا ہوتا ہے ؟؟

روح کا چھلنی ہو جانا کیا ہوتا ہے ؟؟

"بیٹی کا دکھ کیا ہوتا ہے ؟؟؟

وہ ہذیانی انداز میں چلائی تھی ---

نرسز جلدی اندر آئی تھیں- -

افشاں کو دورہ پڑا تھا ---

وہ نیم بے ہوش ہو گئی تھی --

اور چلا رہی تھی ---

اسے سکون کا انجکشن دیا گیا-- -اوع وہ نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی ---

زینب ہکا بکا اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی ---

علینا انھیں لے کے باہر آئی تھی ---

اور دونوں ایک بنچ پہ بیٹھ چکی تھیں ---

یہ --- یہ کیا کہہ رہی ہے افشاں ؟؟ "

"ماں باپ کو ایسی سزائیں دی جاتی ہے کیا ؟؟

وہ غائب دماغی سے کہہ رہی تھی --

علینا لب کاٹ رہی تھی ---

میں ---"

میں تربیت نہ کر پائی اپنی بیٹی کی ٹھیک سے --

یہی قصور ہے میرا یا کچھ اور بھی ہے ---

اس کی ہر فرمائش پوری کی --

اچھے سے اچھے اسکول میں پڑھایا ---

کالج میں ایڈمیشن کروایا ---

اس کے لئے اچھے کپڑے -- جوتے لیے --

تاکہ کبھی دکھی نہ ہو کہ اس کے پاس کچھ نہیں۔ ہے --

اور یہ ---

"یہ کہہ رہی ہے کہ میں ----

وہ ایکدم سے رونے لگ گئی --

کدھر چوک گئی میں ۔۔ "

" یا اللہ کدھر چوک گئی میں

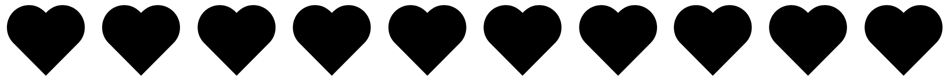
وہ اب علینا کے کندھے سے لگی زاروقطار رو رہی تھی ۔۔۔

علینا بھی رو رہی تھی ۔۔۔

کتنا کھٹن مرحلہ ہوتا ماں باپ کے لئے ۔۔۔

کہ جب ان کی اپنی ہی سگی بیٹی ۔۔

ان کے خلاف بغاوت پہ اتر آئے ۔۔۔۔



ارحان علی خان پوری شان و شوکت کے ساتھ ۔۔۔۔

رواحہ کے گھر والوں سے ---

رواحہ کا ہاتھ اپنے لئے مانگنے گیا تھا۔ ------

بیشترین تحائف کے ساتھ ----

خوبصورت اور قیمتی نکاح ڈریس کے ساتھ -----

سب خوش تھے --- مطمئن تھے

وہ بھی خوش تھی --

بے حد خوش---

من چاہے شخص کے ساتھ اس کا نکاح ہوا تھا ---

اور ابھی عنازیہ اسے بیڈ روم میں بٹھا کے جانے لگی تھی ---

جب رواحہ نے اس کی کلائی پکڑ لی ---

عنازیہ چونک کے اسے دیکھنے لگی ---

"کہاں جا رہی ہو عنازیہ ؟ "

"

وہ کہنے لگی

"

وہ گھبرا رہی تھی ---

جانا پڑے گا رواحہ --- میں ارحان بھائی کے بے حد اصرار پہ آئی ہوں ---- اب جانا "
" ہے اور گھر میں سب تو ہیں --- شمائم ----بوا جی

وہ اسے سمجھا رہی تھی ---

" پھر بھی مت جاؤ عنازیہ --- آج رات یہیں رک جاؤ پلیز--- میرے لئے "

عنازیہ رک کے اسے دیکھنے لگی ---

چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھی اس کی -----

خوبصورت چہرے کا رنگ ہی اڑا ہوا تھا ۔۔۔۔

جیسے ارحان اسے ذبح کرنے آ رہا ہے ۔۔۔

اسے ہنسی آگئی تھی اپنی سوچ پہ ۔۔۔

جبکہ رواحہ شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔

" مجھ پہ ہنس رہی ہو "

" ارے نہیں ۔۔۔ میں کچھ سوچ رہی تھی ۔۔۔ خیر میں کل آ جاؤں گی ۔۔۔۔ "

وہ سنبھل کے بولی تھی ۔۔

لیکن رواحہ نے کھینچ کے اسے بیڈ پہ گرایا تھا ۔۔

" ۔" مت جاؤ ناں پلیز

عنازیہ بوکھلا ہی گئی تھی اس کے یوں کھینچنے پہ ۔۔۔

اچھا اچھا نہیں جا رہی میں کہیں ------- اب چھوڑو مجھے ارحان بھائی آ رہے ہیں --- "

" میں شمائم کے روم میں جا رہی

وہ اٹھنے لگی تھی --

"پہلے پرامس می --- نہیں جاؤ گی ناں ؟ "

وہ اس سے وعدہ لے رہی تھی --

عنازیہ ہنس ہی پڑی --

اوکے پرامس --- نہیں جا رہی میں کہیں- -- "

" چلو گڈ نائٹ

اس کا گھونگھٹ ٹھیک کرتے وہ اٹھی تھی وہاں سے ---

اور پھر کمرے سے نکل گئی تھی ---

جبکہ رواحہ اب ارحان کا انتظار کرتے ---

اپنی دل کی دھڑکنوں کی بڑھتی رفتار سن رہی تھی ---



ارحان علی خان کمرے میں داخل ہوا تھا ---

اس کے مخصوص پرفیوم کی مدھم خوشبو پورے کمرے میں پھیل چکی تھی ---

جو رواحہ کے حواسوں پہ بھی چھا رہی تھی ----

اور

ارحان کی قربت کا عجیب نشہ اس پہ چڑھا گئی تھی ------

ارحان بھی پاس آ کے بیٹھ چکا تھا ----

اور

اب نرم نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ------

اس لڑکی نے ارحان کی خاطر اپنی زندگی تک داؤ پہ لگا دی تھی ---

وہ اس سے محبت میں کیا کچھ کر سکتی ہے ---

وہ بس سوچ کے رہ گیا -----

رواحہ نے جزبز ہو کے اسے دیکھا تھا ---

جو خاموشی سے اس کا جائزہ لے رہا تھا --

وہ بوکھلا کے نظریں جھکا گئی ----

ارحان نے ہاتھ بڑھا کے اسکے گال کو سہلایا تھا ----

رواحہ کی دھڑکن بڑھی تھی ----

اس کے قریب ہو کے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے ---

اور

رواحہ اس کی خوشبو میں جیسے گم ہونے لگی تھی ---------

دل نے بے ساختہ ہلچل مچا دی ---

بانہوں میں جاؤ اس کے---

گلے لگ جاؤ اپنے محبوب کے --

لیکن شرم و لحاظ بھی کچھ ہے کہ نہیں --

تبھی خاموش بیٹھی رہی تھی -----

وہ اب اس کی گردن کو ---

انگلیوں کی پوروں سے سہلا رہا تھا ----

رواحہ آنکھیں ہی موند گئی تھی ----

ارحان بھی اس کی بند پلکوں کو دیکھتا ---

اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا ---

پلکوں پہ جائشہ کا معصوم چہرہ آن ٹھہرا تھا ------

کانوں میں جائشہ کی ہلکی سرگوشی گونجی تھی ----

" ارحان --- مجھے بھول مت جانا پلیز --- "

ایک دم آنکھیں کھول کے وہ بدک کے پیچھے ہوا تھا ---

رواحہ بھی بوکھلا کے اسے دیکھ رہی تھی ----

جبکہ وہ اسے کسی اچھوت کی طرح دیکھ رہا تھا ----

" ار--- ارحان "

رواحہ کی آواز نکلی تھی --

لیکن وہ ایکدم سے اٹھ کے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا ---

وہ جا چکا تھا ---

اور

رواحہ بند دروازے کو گھورتی رہی تھی ----

بہت دیر تک --

چپ چاپ ---

خاموش !!!



رات کے بارہ بج رہے تھے ---

عالیار کچھ پوچھنے آیا تھا شمائم کے روم میں ---

لیکن بیڈ پہ شمائم کی جگہ عنازیہ کو دیکھ کے وہ ٹھٹک کے رک گیا تھا ----

اور اب اس کے صبیح چہرے کو دیکھ رہا تھا ------

کتنا دلکش روپ آیا تھا آج اس پہ ----

ناراض سی آنکھیں ----

غصہ بھری آنکھیں۔ ----

کتنے عکس تھے اس کی آنکھوں کے بھی ---

وہ بس مسکرا کے رہ گیا -----

تھوڑا سا جھک کے اس نے عنازیہ کے گال پہ اپنے لب رکھے تھے ---

وہ نیند میں کسمسائی تھی -----

" شمائم دروازہ بند کر لو ---۔ تمہارا وہ الو بھائی نہ آ جائے اب ادھر "

وہ نیند بھری آواز میں کہہ رہی تھی ---

یہ جانے بنا کہ ----

کمرے میں شمائم نہیں بلکہ ---

اس کا الو بھائی ہی ہے ----

" مطلب میں الو لگتا ہوں محترمہ کو "

وہ بڑبڑایا تھا ----

وہ کچھ دیر اسے گھور کے دیکھتا رہا تھا ---

پھر اس کے کان کے پاس اپنا چہرہ کیا ---- -

کچھ دیر اسکے سوئے چہرے کو دیکھتا رہا تھا -----

پھر اس کے کان کے پاس زور سے بولا تھا ----

" الو تم ہوگی ---- میں نہیں ہوں عنازیہ خان "

اور عنازیہ جو گہری نیند میں تھی ---

ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی تھی ----

اور اب اپنے دل پہ ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی ---

جبکہ عالیار خان دلچسپی سے اب اس کا معائنہ کر رہا تھا ۔۔۔۔

عنازیہ کی نظر اس پہ پڑی تھی ۔۔

اور بدک کے پیچھے ہوئی تھی ۔۔۔

اچھی خاصی گالی بھی دی تھی اس نے عالیار کو ۔۔۔

" ******* "

عالیار کا منہ کھلا رہ گیا اس کی گالی پہ ۔۔۔

" سینس ہی نہیں تم میں تو کسی بات کا "

وہ لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

"تمہیں۔ ہے ؟ "

عنازیہ بھی دانت پیستی بولی تھی ---

" رات کے بارہ بجے یہ کون سا طریقہ ہے کسی کو جگانے کا "

"کسی کو نہیں۔ ---۔ اپنی بیوی کو جگا رہا تھا میں "

وہ اطمینان سے بولا تھا --

"گو ٹو ہیل یو ---۔ "

"گالی نہیں دینی "

اس کی بات کاٹ کے عالیار نے اسے تنبیہی انداز میں کہا تھا ---

"کیوں نہ دوں گالی ؟؟ نکلو یہاں سے تم "

وہ بھی عنازیہ ہی تھی ----

" سوچ لو ---۔ قریب آگیا تو رونے لگ جاؤ گی "

وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا ---

عنازیہ کو آگ ہی لگ گئی ----

وہ بیڈ سے اتر کے اس کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی تھی ---

" تم میری ویکنیس نہیں ہو عالیار خان "

اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ تیز لہجے میں بولی تھی ---

جبکہ وہ مسکرانے لگا

" لیٹس ٹرائی "

اچانک سے دروازہ بند ہوا تھا روم کا --- جو محترمہ شمائم نے بند کیا تھا -----

کیونکہ دونوں کو ساتھ وہ دیکھ چکی تھی ----

عنازیہ دروازے کی طرف دوڑی تھی ---

ہینڈل گھمایا تو دروازہ لاکڈ تھا ---

" نو --- نو --- نو "

وہ دروازہ بجانے لگی --

" ہئی اوپن دا ڈور --- شمائم --- شمائم "

لیکن دروازہ نہیں کھلا --

" یہ خوبصورت رات بھی چاہتی ہے --- ہم ساتھ ہو "

عالیار کی بات پہ اس نے گھور کے اسے دیکھا -----

" شٹ اپ "

اور لب بھینچے بیڈ پہ جا کے بیٹھ گئی ---

" ادھر منہ کر کے ---- صوفے پہ جا کے بیٹھو ---- "

وہ مسکراتا --

کندھے اچکاتا -----

وہیں بیڈ پہ گر گیا -----

" میں یہیں سوؤں گا "

" واٹ دا *****یہاں میں سو رہی ہوں "

وہ چلائی تھی --

" ہاں جگہ کافی زیادہ ہے --- دونوں ایڈجسٹ کر لیں گے "

وہ ارام۔سے بولا تھا ----

جبکہ عنازیہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی ---

" تم یہ سب مجھے پاگل بنانے کے لئے کر رہے ہو "

" ہاں -- میرے لئے پاگل ہونے کے لئے "

لہجہ اب بھی اطمینان لیے ہوئے تھا ----

اس نے ساتھ ٹیبل پہ پانی بھرا جگ دیکھا ---

اور

اپنی جگہ سے کھڑی ہو کے ---

جگ اٹھا کے ---

پورا پانی اس پہ گرا دیا ----

عالیار جو آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا ---

ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا ---

اور اب غصے سے اسے گھور رہا تھا -----

" یہ کیا ---- "

" اب آرام سے سو جاؤ اس بیڈ پہ "

وہ مسکراتی ہوئی مڑی تھی ---

جگ ٹیبل پہ رکھ رہی تھی جب وہ اس کے سر پہ پہنچا تھا ---

اس سے پہلے وہ عنازیہ کو پکڑتا -----

عنازیہ اس سے دور ہو کے ---

بھاگتی ہوئی صوفے کی پشت پہ گئی تھی ---

" یو ---- "

عالیار غصے سے اسے گھور رہا تھا ---

" یہ کیا حرکت تھی عنازیہ "

" تمہاری حرکت کا نرم و ملائم جواب --- "

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی ----

عالیار پوری طرح بھیگ گیا تھا ---

اور عنازیہ ہنس رہی تھی ----

" بتاتا ہوں تمہیں تو میں "

وہ اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تھا ---

عنازیہ صوفے کی پشت سے بیڈ پہ جا کے چڑھ گئی ----

پھر عالیار کو اپنی طرف آتا دیکھ کے وہ بیڈ سے اترنے ہی لگی تھی ---

جب عالیار نے اسے پکڑ لیا ---

وہ عالیار کے بازوؤں سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی ---

لیکن بے سود -----

وہ اسے لیے واشروم کی طرف گیا ---

" ابھی بتاتا ہوں مسز عنازیہ خان "

" نو نو نو ----- "

اور وہ اسے شاور کے نیچے کھڑا کر کے ---

اب شاور کھول چکا تھا ----

وہ بھیگنے لگی تھی -----

کلائی ابھی تک اس کی عالیار کے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں تھی۔ --

"ہاتھ چھوڑو --- یو ----- "

اس سے پہلے وہ کوئی اعلیٰ درجے کے القاب سے اسے نوازتی ---

عالیار اس کے منہ پہ اپنا دوسرا ہاتھ رکھ چکا تھا -----

عنازیہ نے اس کی طرف دیکھا تھا ----

" ہششششش "

وہ بھی شاور کے نیچے کھڑا اس کے ساتھ بھیگ رہا تھا اب --------

اپنا ہاتھ عنازیہ کے منہ پر سے ہٹا چکا تھا ------

اس کی آنکھوں میں دیکھتا ----

وہ اب اس کے بھیگے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔ ------

دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی -----

سانسوں کی مدھم رفتار تیز ہوئی تھی -------

ایکدوسرے کے بے حد قریب کھڑے۔ --

بے چین نظریں تھی ------

اس کے بھیگے بالوں میں انگلیاں چلاتا عالیار ------

بے چین نظروں سے اس کے بھیگے لبوں۔ کو دیکھتا ---

وہ بے حد قریب ہوا تھا -------

" عال----- "

عنازیہ اتنا ہی کہہ پائی تھی ---

باقی الفاظ عالیار اپنے لبوں سے چن چکا تھا ---------

اس کی پشت کو سہلاتا ------

وہ جیسے اسکی قربت میں پرسکون ہو رہا تھا --------

اس کی بند پلکوں کو دیکھتا ---

وہ اب اس کی گردن پہ جھک چکا تھا---------

اس کے پہلو کو سہلاتا ---

وہ جیسے عنازیہ کے حواسوں پہ حاوی ہو رہا تھا ---------

اس کے کان کی لو کو ----

لبوں سے چھو کے ----

اسے اب دیوار سے پن کر چکا تھا --------

اس کے لبوں پہ جھکا ---

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا -----

عنازیہ نے اسکے کندھے پہ اپنے لب رکھ کے ----

اپنی محبت کے لمس چھوڑے تھے -----

ایکدوسرے کی قربت میں مدہوش سے تھے ---

بےچینیوں کو جیسے قرار مل رہا تھا -----

بےتابیاں جیسے سکون پا رہی تھی -----

ایکدوسرے میں مگن سے وہ ---

اپنی ساری پچھلی دشمنی جیسے بھول گئے تھے۔ ----

حسین رات ----

مدہوش سے دو وجود ----

محبت کی بارش میں بھیگ رہے تھے -----



اور صبح ہو چکی تھی -----

ارحان علی خان ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا -----

رواحہ چینج کر کے نماز بھی پڑھ چکی تھی -------

ابھی وہ سونے کا سوچ ہی رہی تھی ---

جب دروازہ کھلا ---

اور ارحان علی خان کمرے میں داخل ہوا تھا -----

رواحہ نے ایک نظر اسے دیکھا ---

اور پھر منہ موڑ کے اپنے بیڈ پہ لیٹ گئی ----

اس کے اندر چھن سے ٹوٹ چکا تھا بہت کچھ ----

مان ---

یقین ---

اور آنسو بھی ٹوٹ کے گرے تھے --

جو تکیے میں جذب ہو چکے تھے ---

ارحان کچھ دیر اس کی پشت کو دیکھتا رہا تھا ---

بیڈ پہ آ کے وہ لیٹا تھا ---

اس کے گرد اپنے بازو حائل کر کے وہ اسے اپنے قریب کرنا چاہتا تھا ---

جب رواحہ جھٹکے سے ----

اس سے دور ہوئی تھی ---

بیڈ سے اتر کے اسے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھنے لگی -----

ڈونٹ ڈئیر ------ مجھے چھونے کی بھی کوشش مت کرنا ارحان علی خان ---- میں "
آپ کی رکھیل نہیں --- بیوی ہوں بیوی- --- جو یوں منہ اٹھا کے آ گئے اور آپ کو لگا
"کہ میں آپ کے قدموں میں بچھ جاؤں گی

ارحان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا ---

جانتی ہوں ---- "

آپ سے بے حد محبت نے مجھے مجبور کیا کہ آپ کے نکاح میں آجاؤں ---

آپ کا نام میرے نام کے ساتھ جڑے ---

" لیکن اپنی عزت نفس مجروح نہیں کر سکتی ارحان علی خان ----

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی تھی --

ارحان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا ----

" رواحہ میں ---- ایم سوری "

نو ارحان علی خان -- ایم سوری ----- کسی اچھوت کی طرح چھوڑ گئے تھے مجھے آپ "
---- ایم سوری کہ میں آپ کے قابل بھی نہ بن پائی ----- آئندہ مجھے مت چھوئیے گا
" کبھی بھی پلیز

وہ کہہ کے صوفے پہ جا کے لیٹ گئی ---

کمفرٹر بھی خود پہ کھینچ لیا ---

اور ارحان علی خان وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا ----

وہ اسے ہرٹ کر چکا تھا ---

اسے رلایا تھا ---

وہ رو رہی تھی ----

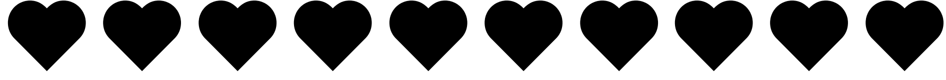
وہ بہت برا کر چکا تھا ---

کسی اچھوت کی طرح اس سے دور ہوا تھا

اور کمرے سے نکل گیا تھا -----

اور

اب ----- خاموش تھا وہ ----



صبح بہت خوشگوار تھی ----

وہ محبت بھرے لمس اب بھی اس کے وجود پہ تھے ----

بکھری بکھری سی وہ عالیار کی بانہوں میں سو رہی تھی -----

" عنزا "

گھمبیر سرگوشی پہ ---

بھرپور انگڑائی لیتی وہ عالیار کو مسکرانے پہ اکسا رہی تھی ----

"گڈ مارننگ مائی وائفی "

اس کی پیشانی پہ اپنے لب بھی رکھے تھے ----

عنازیہ مندی آنکھوں سے مسکرائی تھی -----

اور اب اسے دیکھ رہی تھی ----

"گڈ مارننگ "

سب نارمل ہی تھا ---

بے حد خوبصورت --

بے حد دلکش ---

ساری پرانی باتیں بھول کے وہ عالیار کی پناہوں میں تھی --

مکمل ---

پرسکون ----

"تو کون جیتا ؟؟ کون ہارا عنازیہ خان ؟ "

عنازیہ چونک کے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تھا ---

"کیا مطلب ؟؟ "

جبکہ عالیار ہنس پڑا تھا ---

کہا تھا ناں---- مجھے منٹ نہیں لگے گا ---- اور وہی ہوا تم میرے حصار میں "
" سب بھول کے اپنا وجود مجھے سونپ گئی ------

عنازیہ نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی ----

مانتی ہو ناں اب عنازیہ خان --- ایم یور ویکنس ----- میری قربت میں تمہین بہکنے "
" میں سیکنڈ نہیں لگتا --- مان لو تم ہار گئی تھی رات کو --- اور میں جیت گیا تھا ---

وہ کہہ رہا تھا ---

عنازیہ اپنے گرد کمفرٹر اچھی طرح لپیٹ کے ---

اس سے الگ ہو کے بیٹھ چکی تھی ----

اور اب اسے گھور رہی تھی --

سپاٹ نظروں سے ----

ایک زور دار تھپڑ عالیار خان کے چہرے پہ پڑا تھا ----

عالیار نے طیش کے عالم میں ---

اسے جکڑا تھا ----

اور اس پہ جھکا اس کی نم ہوتی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ----

عنازیہ نے اس کے پیٹ پہ کک ماری تھی ----

عالیار کی گرفت ڈھیلی ہوئی ---

تو وہ جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی ------

انسانیت کے درجے سے بھی گرے ہوئے ہو تم عالیار خان ----- "

اپنی ہی بیوی کے ساتھ ---

اس حد تک بھی گر سکتے ہو تم---

اس حد تک --

" کبھی نہیں سوچا تھا عالیار خان --- کبھی نہیں ---

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں بھر آئی تھی ---

تم میری ویکنیس نہیں تھے کبھی بھی عالیار خان --- تم ہمیشہ سے میری محبت تھے " ------ میری فیلنگز کو تم میری ویکنیس ہی سمجھتے رہے ہمیشہ --- کبھی محبت کو نہیں " سمجھ پائے

عالیار ساکت آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

وہ وارڈ روب کی طرف گئی تھی ----

شمائم کا کوئی ڈریس لے کے وہ مڑی ہی تھی ----

جب عالیار نے اس کا راستہ روکا ---

" عنزا --- میرا مطلب تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا --- میں تو بس مذاق "

"مذاق؟؟"

عنازیہ ہذیانی انداز میں چلائی تھی --

" میں تمیں مذاق لگتی ہوں عالیار ؟؟؟ ایم آئی آ جوک ٹو یو ؟ سامنے سے ہٹو ----- "

" عنزہ پلیز "

اسے یوں دیکھ کے عالیار کو اپنے دل پہ بھاری سا بوجھ پڑتا محسوس ہو رہا تھا -----

" میں نے کہا سامنے سے ہٹو عالیار خان "

اس نے چیخ کے اسے دھکا دیا تھا -----

غصہ بھری نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اب ---

آج تک تم سے صرف محبت کا رشتہ تھا --- لیکن آج سے --- ابھی سے --- تم " سے صرف نفرت کا رشتہ ہے میرا عالیار خان --- نفرت ہے تم سے ------ اور اس کا " بدلہ سود سمیت لوٹاوں گی تمہیں میں

وہ اسے چیلنج کرتی اب واشروم۔کی طرف بڑھ گئی تھی ---

جبکہ عالیار خان اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا تھا -----

وہ اسے تنگ کرنے کے لئے سخت الفاظ کا استعمال کر چکا تھا -----

اور عنازیہ کو خود سے نفرت کرنے پہ مجبور کر چکا تھا وہ اب ----

پوری دنیا مجھے عالیار خان کی بیوی کے نام سے جانتی ہے ناں --- اب دیکھنا میں کیسے " اچھالتی ہوں

" تمہاری یہ سو کالڈ عزت ---- ویٹ اینڈ واچ

وہ عالیار خان کو چیلنج کر آئی تھی ---- اور ابھی آفس میں بیٹھی وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی ---

اس کا پورا وجود جیسے آگ میں جھلس رہا تھا ----

عالیار خان سے بدلہ لینا تھا اسے ---

چاہے اس میں جو بھی ضیاع ہو اس کا -----

جو بھی ہو ---

جیسے بھی ہو ---

جس حد تک بھی جا سکے وہ ----

وہ جانے کے لئے تیار تھی ------

اس کی نظر خیام کی طرف اٹھی تھی ----

جو لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا -----

کوئی فائل بنا رہا تھا -----

عنازیہ کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ ---

"خیام -----۔ نائٹ کلب چلیں رات کو ؟ "

خیام نے چونک کے اسے دیکھا تھا ۔۔۔۔

عنازیہ کو پتہ تھا عالیار ویک اینڈ کو نائٹ کلب جاتا ہے اپنے دوستوں کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔

اور وہیں وہ بدلہ لے گی اس بات کا عالیار خان سے۔ ۔۔۔

جبکہ خیام حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

"میرے ساتھ ؟؟؟ آر یو شیور ؟؟ "

وہ حیران تھا ۔۔۔

ہاں تو اتنے ہینڈسم سے ہو ۔۔۔۔۔ تھوڑا "

chill

"کر کے آ جائے گیں

وہ کندھے اچکاتی بولی تھی ۔۔۔

" ٹھیک ہے چلتے ہیں "

وہ مسکرایا تھا ---

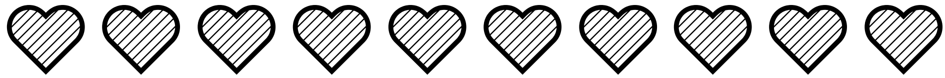
عنازیہ بھی سر ہلاتی اب اپنے موبائل میں بزی ہو گئی تھی ---

جبکہ خیام کے لئے وقت کاٹنا مشکل ہو رہا تھا ----

عنازیہ اس کے ساتھ ہوگی آج رات ---

مطلب وہ اتنا خوش قسمت ہے کہ عنازیہ خان اس کے ساتھ رات بتائے گی ------

جبکہ عنازیہ اس سے بے نیاز اپنے کام میں مصروف تھی ---



شمائم ابھی یونیورسٹی سے نکل رہی تھی --- جب حدید سے سامنا ہوا --- جو اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا --- -

" ارے واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز مس شمائم "

وہ تو ایسے خوش رہا تھا جیسے خزانہ ہی لگ گیا ہو کوئی اس کے ----

شمائم کا دل بھی زور سے دھڑکا تھا ---- یوں حدید کو اپنے سامنے دیکھ کے --

لیکن کچھ بھی بنا جتائے وہ منہ بنا گئی ---

" ناٹ اگین "

جبکہ وہ مسکرا رہا تھا -----

" مطلب آپ اس یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور مجھے پتہ بھی نہیں ---- "

" مائی بیڈ لک "

شمائم اس کے پہلو سے ہو کے گزرنے لگی تھی --- جب حدید پھر سے سامنے آگیا ---

" رکیئے ناں پلیز "

شمائم رک کے اسے دیکھنے لگی ---

" میں لیٹ ہو رہی "

اسے عالیار کی سخت لہجے میں کی ہوئی بات ابھی تک یاد تھی ---

شمائم لاسٹ وارننگ ہے --- کسی کے ساتھ بھی مجھے تم نظر آئی تو مجھ سے پھر کسی "

" بھی اچھائی کی امید مت رکھنا ---

وہ جلدی سے اسے اگنور کرتی آگے بڑھی تھی ---

"شمائم کیا ہوا ہے آپ کو یار ؟ "

وہ اس کے ساتھ چلتا کہہ رہا تھا ---

شمائم نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں- ---

یونہی سر جھکائے---

وہ تیزی سے چلتی ہوئی گاڑی کے پاس آئی تھی ---

جہاں ڈرائیور گاڑی کا دروازہ کھولے اسکا منتظر تھا ---

حدید بھی وہیں رک گیا۔۔۔۔

ڈرائیور بھی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اور حدید پل پل گاڑی کو خود سے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس سے کترا رہی تھی۔۔۔

ایسا کیا ہوا ہوگا جو وہ مجھ سے ہوں کترا رہی۔۔۔۔

وہ سوچتا ہی رہ گیا



ایک اہم میٹنگ نمٹا کے وہ ابھی ابھی گھر لوٹا تھا۔۔۔۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی نظر صوفے پہ بے خبر سوئی رواحہ پہ پڑی۔۔۔۔

دن کے دو بج رہے تھے اور محترمہ ابھی تک سو رہی تھی -----

اس کی بوجھل سانسوں کا شور اس بات کی گواہی دے رہا تھا ----

کہ وہ گہری نیند میں ہے -----

وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ----

اس کے صوفے کے قریب آیا تھا ----

رواحہ بےترتیب سوئی پڑی تھی -----

شرٹ بھی اوپر نیچے تھی اس کی ---

جس کی وجہ سے اس کا جسم نیم عریاں سا ہو رہا تھا ----

اس کے لب مسکرائے تھے ---

"مطلب سوتی بھی گھوڑے بیچ کے ہیں رواحہ صاحبہ "

وہ بڑبڑایا تھا -----

کچھ دیر وہیں کھڑا ----

اس کے چہرے کے نرم نقوش کو دیکھتا رہا ---

اس کے نیم وا لب -----

اسے بے حد معصوم بنا رہے تھے -----

وہ محویت سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا ----

جب اسکے کان کے پاس آواز ابھری تھی ----

" ارحان علی خان --- تم میرے ہو "

ایک دھیمی سی سرگوشی تھی ---

وہ چونکا تھا -----

ادھر ادھر دیکھنے لگا ----

اسے محسوس ہوا کہ جائشہ ہے ------

نظروں کا تسلسل اس پر سے ٹوٹا تھا اب ارحان علی خان کا ---

اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری -----

اور ایک آخری نظر سوئی رواحہ پہ ڈال کے وہ ڈریسنگ کی طرف گیا تھا -------

ایسا نہیں تھا کہ اسے رواحہ سے نفرت تھی ---

یا اسے کوئی دلچسپی نہ تھی اس میں- --

لیکن اسے عشق بھی تو نہیں تھا اس سے ---

رواحہ جتنا اس کے عشق میں پاگل تھی --- -

وہ سب جانتا تھا -----

لیکن وہ اسے اپنانا چاہتا تھا ---

بلکل ویسے ہی ---

جیسے رواحہ کا حق ہے ---

لیکن وہ اسے اپنا نہیں پا رہا تھا ------

اور

اب تو وہ اس سے ناراض ہو گئی تھی ----

اسے ہونا بھی چاہیئے تھا ---

پہلی رات ---

نئی نویلی دلہن کو ایسے کون چھوڑ کے جاتا ہے ----

ارحان علی خان نے کچھ بھی صحیح نہیں کیا تھا اسکے ساتھ---

اس سے کسی اچھوت کی طرح دور ہو کے چلا گیا تھا کمرے سے ----

اور ساری رات غائب بھی رہا تھا -----

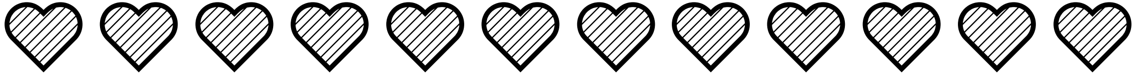
عجیب سوچوں کا تسلسل تھا ---- جب اسکے موبائل پہ کال آئی تھی---

اسنے ریسیو کی ----

ایک اہم کانفرنس کے لئے ---

اسے ابھی ہی لاہور کے لئے نکلنا تھا۔ ----

وہ اب لاہور جانے کی تیاری کرنے لگا تھا ---



وہ ابھی ابھی خیام کے ساتھ کلب پہنچی تھی ----

اس نے ٹاپ پہنا تھا اور ٹائٹ جینز -----

ٹاپ کے اوپر جیکٹ لی ہوئی تھی ----

بال بھی کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ ----

خیام کے ساتھ اندر آئی ---

تو عجیب شور تھا ----

ہر طرف لڑکے لڑکیاں ڈانس کر رہے تھے ------

عنازیہ کی نظریں اس شخص کو ڈھونڈ رہی تھی ---

اور وہ نظر آ بھی گیا -----

اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ----

وہ خوش گپیوں میں مصروف تھا ----

عنازیہ کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیل گئی ----

خیام کا ہاتھ تھامے وہ اسی طرف آئی تھی ---

تھوڑا فاصلے پہ وہ خیام کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ----

خیام تو جیسے ہواؤں میں اڑ رہا تھا -----

اتنی دلکش رات ---

عنازیہ کا ساتھ ---

وہ تو ایک لمحہ بھی ضائع کیے بنا بہکنا چاہتا تھا ----

اس نے بھرپور نظر ڈالی تھی عنازیہ پہ ----

دل میں خواہشات انگڑائیاں لینے لگی ---

تو اس نے چپکے سے کولڈ ڈرنک میں ---- تھوڑا نشہ آور پاؤڈر ملا لیا تھا ------

اور کولڈ ڈرنک اس کی طرف بڑھایا تھا ----

اس نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا ----

اور کولڈ ڈرنک پینے لگی تھی -----

اس کی نظریں عالیار خان پہ تھی ---

جو ان کے گروپ میں ----

اس کے پاس بیٹھی کسی لڑکی کا جواب دے رہا تھا ---

اس کے لب مسکرا رہے تھے ----

جیلسی ہوئی تھی اسے -----

دل میں آگ سی بھڑکی تھی -----

اسے تھوڑا دھندلا سا دکھائی دیا تھا اسے ---

خیام اسے ہی غور سے دیکھ رہا تھا ----

اس کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے ---

اسنے اپنی نشیلی آنکھوں سے خیام کو دیکھا تھا ----

وہ تو جیسے ان آنکھوں میں ----

اس کی اداؤں میں ----

بہکنے ہی لگا تھا ----

" تھوڑا اور ------ "

وہ مزے سے بولی تھی ----

اس نے اب کے ڈرنک بنا کے دی اسے ----

جسے وہ غٹا غٹ پی گئی تھی ---

آنکھیں میچ کے اس کی کڑواہٹ کو محسوس کیا تھا -----

وہ اب مکمل نشے میں تھی ----

خیام ڈرنک پیتا اسے دیکھ رہا تھا ------

اس کی آنکھیں ----

عنازیہ کی گردن سے ہوتی ---

اس کے جسم پہ پھسل رہی تھی ----

اس کا رعنائیوں بھرا وجود آج رات اس کا تھا ----

وہ نشے میں دھت ہوتا -----

مسکرانے لگا تھا ۔۔۔۔۔

اگلی ڈرنک اسے بنا کے دی ۔۔۔۔۔

جو وہ فوراً پی گئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

" چلو ڈانس کرتے ہیں "

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی ۔۔۔

اپنی جگہ سے جب اٹھنے لگی ۔۔۔

تو لڑکھڑا کے گرنے لگی تھی ۔۔۔

جب خیام نے اسے بازوؤں میں بھر لیا ۔۔۔

" یہ مجھے کیا ہو رہا ہے "

وہ اپنی نشیلی آنکھیں پٹپٹا کے بولی تھی ۔۔۔

خیام نے بہک کے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے ۔۔۔

وہ کسمسائی تھی ---

خیام نے ابھی تک عالیار کو نہیں دیکھا تھا ----

تبھی بے حد بے باک انداز میں اسے لیے ڈانس فلور پہ آیا تھا ----

اور

اب اس کے بہکے وجود کو تھامے ----

اس کے قریب ہوتا وہ اس کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا --------

عنازیہ نشے میں بہکی ہوئی اس کی باہوں میں جھوم رہی تھی -----

خیام نے اسکے ٹاپ پہ پہنی ہوئی ----

اس کی جیکٹ اتار دی تھی ---

اور اب وہ سلیو لیس ٹاپ کے ساتھ ---

اس کی باہوں میں تھی -----

ڈانس کرتے ہوئے ----

وہ اسے اپنے قریب کر چکا تھا ---

اس کی گردن پہ اپنے لب رکھے وہ اپنی پیاس بجھا رہا تھا ---

اور وہ اس کی باہوں میں گرتی ہنس رہی تھی ----

بات کرتے کرتے عالیار کی نظر اس طرف اٹھی تھی

اور پلٹنا بھول گئی تھی ----

ایک ابال سا اس کے اندر بھر آیا تھا --------

وہ ایکدم اپنی جگہ سے اٹھتا ---

ان کے قریب پہنچا تھا ----

خیام۔کو اس سے الگ کر کے ---

ایک گھونسا اس کے منہ پہ مارا تھا اس نے ---

نشے میں ہونے کی وجہ سے وہ وہیں نیچے گر گیا تھا ---

" ارررے ے ے اسے کیا ہوا "

عنازیہ نشے میں دھت اسے دیکھ رہی تھی ----

اس کے لڑکھڑاتے وجود کو عالیار نے تھام رکھا تھا ---

اپنا کوٹ نکال کے اس کے کندھوں پہ ڈالا تھا ----

جبکہ عنازیہ معصومیت سے اسے اپنی نشیلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی ---

" ارررے ے ے عالیار ---- جاؤ یہاں سے تم گندے ہو "

وہ برے برے منہ بناتی اس سے الگ ہو رہی تھی -----

جب عالیار نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور وہاں سے باہر نکلتا گیا -----

"وہ عنازیہ تھی ناں ؟ "

کسی نے پوچھا تھا ---

" ہاں وہی تھی ---- عالیار خان کی وائف اور سکسیزفل جرنیلسٹ "

ہنسی کی آوازیں ائ تھی ----- -

" ہاسٹل کی لڑکیوں کو بچانے نکلی تھی --- یہ تو خود یہاں نشے میں دھت ہے "

اور وہ ہنس رہی تھیں -----

عالیار نے اسے گاڑی میں لا کے فرسٹ سیٹ پہ پٹخا تھا ----

وہ بلبلا کے رہ گئی ---

" عالیار از آ بیڈ بوائے "

وہ بولی تھی ---

جبکہ عالیار لب بھینچے ڈرائیونگ سیٹ پہ ا کے بیٹھا تھا ----

اور اب سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

جبکہ وہ منہ بسور رہی تھی ---

" عالیار بہت گندے ہو ---- آئی ہیٹ یو ---- "

اس نے تاسف سے سر ہلایا تھا ----

اس کی آنکھیں۔ نم ہوئی تھی -----

اسے نیچا دکھانے کے لئے وہ یہاں تک پہنچ گئی تھی --

اگر اسے کچھ ہو جاتا ---

اگر وہ دیکھ نہ پاتا اور خیام اس کے ساتھ سب کر گزرتا تو ----

منفی خیالات اس پہ حاوی تھے ---

اس نے جھرجھری لی تھی ----

عنازیہ نے اسکی طرف دیکھا تھا ---

اٹھ کے اس کی طرف ہوئی تھی ---

اسکی شرٹ اپنی مٹھیوں میں بھینچ کے ----

اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اب -----

"مجھے گندا کیا تم نے --- تم گندے ہو ---- میرے ساتھ غلط کیا --- کیوں ؟ "

اس کی آنکھیں۔ سرخ ہو رہی تھی ---

اور نمی کی جھلک بھی تھی-----

وہ بس دیکھے گیا ----

" ڈارلنگ آنکھوں سے آنکھیں چار کرنے دو "

جبکہ وہ اونچا اونچا گنگنانے لگی تھی اب ----

روکو ناں ---- "

ٹوکو ناں ---

" مجھ کو پیار کرنے دو

اپنی انگلی کی پور اس کی گردن پہ پھیرتی وہ گا رہی تھی ----

عالیار نے سر جھٹک کے اسے سیٹ پہ بٹھایا-----

اور لب بھینچے گاڑی اسٹارٹ کر دی ------

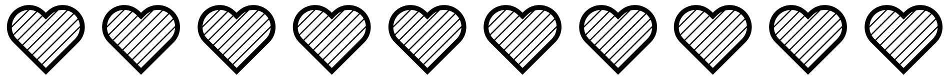
جبکہ اچانک سے عنازیہ نے اپنا پورا سر گردن تک باہر نکال دیا تھا چلتی گاڑی سے ----

اس نے پہلے نجم باہر نکلی عنازیہ کو دیکھا----

اور پھر سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑی کو ------

" عنازیہ ---- "

وہ چلایا تھا ------



رات کے کسی پہر اس کی آنکھ کھلی ---

روم خالی تھا ----

اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی ---

ارحان علی خان نہیں تھا کہیں ----

بجھے دل کے ساتھ وہ اٹھی تھی -----

کتنی محبت کرتی ہے وہ ارحان سے ---

یہ اگر وہ جان لیں ---

تو شاید اپنی خوش قسمتی پہ رشک کرنے لگ جائے وہ ----

اس نے اپنا موبائل چیک کیا ---

ارحان کا میسج تھا ---

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے میسج اوپن کیا تھا ----

لیکن میسج پڑھتے ہی اسکا چہرہ مرجھا گیا ----

دل بے چین سا ہو گیا ----

وہ اپنے اچانک جانے کا بتا رہا تھا میسج پہ ---

اس کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ رک گئی ---

تو یہ طے ہیں ارحان علی خان --- کہ اب زندگی ایسے ہی جینی ہے ---- "

" تم سے محبت کی سزا کاٹنی ہے مجھے اب ----

اس نے موبائل سائیڈ پہ رکھ دیا ----

آنسو بے اختیار گالوں پہ پھسلے تھے ------

ضبط ٹوٹ رہا تھا ----

وہ جو اس سے دیوانہ وار عشق کرتی تھی ----

بے پناہ عشق کرتی تھی ---

سزا کے طور پہ وہ اسے تنہائی سونپ گیا تھا ----

" اس سے اچھا تھا مجھے مرنے دے دیتے ارحان علی خان ---- درد تو کم ہی ملتا مجھے "

بے چینیوں نے دستک دی ----

تو پورا وجود جیسے جلنے لگا ----

وہ اٹھ کے کھڑکی کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی ----

ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں میں اس نے گہرا سانس لیا -----

تو اب طے ہو چکا ہے میں بھی آپ سے کبھی محبت نہیں مانگوں گی ارحان علی خان "
----- بھیک میں مانگی گئی محبت نہیں چاہیئے مجھے ------ خود پہ ترس کھا کے آپ سے
" کبھی محبت کی بھیک نہیں مانگوں گی -----

وہ خود سے بول رہی تھی ----

خود سے عہد کر رہی تھی ---

یہ جانتے ہوئے بھی کہ -----

وہ اپنا وعدہ نہیں۔ نبھا پائے گی ---

ارحان کے سامنے آتے ہی ---

وہ بے چین سی ہو جاتی ----

اس کی کیفیت ہی عجیب ہونے لگتی ---

اور ابھی خود سے عہد کر رہی تھی ---

کہ وہ اس کے آگے کبھی نہیں جھکے گی --------

--------

ارحان علی خان جو کب سے ----

اپنی میسج کے جواب کا انتظار کر رہا تھا ----

تین گھنٹے ہو گئے --

پھر چار ہو گئے ---

لیکن اسے کوئی جواب نہیں۔ آیا تھا ---

" لگتا ہے ابھی تک سو رہی ہوگی "

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا -----

اسے خود کی سمجھ نہیں آ رہی تھی ----

اپنی کیفیت کی ----

بار بار خیال اسی کی طرف جا رہا تھا ---

دل بے چین ہوا جا رہا تھا -----

اس کی سوتے میں بوجھل سانسوں کا شور ---

وہ ابھی بھی محسوس کر رہا تھا -----

دل بے چین ---

روح بے قرار ----

وجود منتظر سا تھا -----

جب بے چینی حد سے سوا ہوئی ---

تو موبائل اٹھا کے اس کا نمبر ملانے لگا -----

بیل جا رہی تھی ----

وہ جو اپنے خیالوں میں گم تھی ----

بنا دیکھے کال ریسیو کی تھی ----

" ہیلو ---- "

بھرائی ہوئی آواز تھی ---

ارحان علی خان بے چین ہوا تھا ---

" رواحہ ----- "

اور اسے لگا جیسے سانسیں رک گئی ہو ----

!!! ہائے دشمن جاں

" ج--- جی "

وہ تو شکایت بھی نہ کر پائی ---

"آواز کو کیا ہوا ہے ؟؟ تم ٹھیک تو ہو ؟؟ "

ارحان علی خان کی بے چین سی آواز ----

رواحہ کو شاک سا لگا تھا --

گھور کے موبائل کو دیکھا تھا ---

پھر دوبارہ سے کان سے لگایا تھا ---

" میں ٹھیک ہوں "

اس نے نرم آواز میں کہا تھا ----

" میں کل صبح آ رہا ہوں "

اس نے کہا تھا ---

" اچھا "

رواحہ نے بس اتنا کہا تھا ---

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی ؟ "

ارحان جیسے حیران ہوا تھا ---

کوئی بے چینی نہیں ---

احساسات سے عاری لہجہ ----

کوئی خوشی نہیں ----

" جب گئے تھے تب بھی میں سو رہی تھی ویسے "

اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا ---

" ہمم ---- اچانک سے کال آئی تھی "

اسے لگا شاید وہ ناراض ہو رہی ہے --

" اٹس او کے "

پھر بھی وہیں سپاٹ لہجہ ---

ارحان خاموش رہا ----

اسے لگا کچھ بولے گی اب رواحہ ---

لیکن کچھ نہیں کہہ رہی تھی وہ ----

" رواحہ "

پھر سے وہی بے چین کر دینے والا لہجہ ---

رواحہ نے آنکھیں موند کے اس کے لہجے کو محسوس کیا تھا ---

" جی ---- "

دوسری طرف خاموشی چھائی رہی ----

دیر تک خاموشی ---

"کچھ بولو گی نہیں ؟ "

وہ پوچھ رہا تھا ----

رواحہ کی آنکھیں بھر آئی تھی ---

اس کا گلا بھی جیسے رندھا ہوا تھا ---

وہ کچھ نہیں بول پائی ---

وہ یہ نہ بول پائی ---

,!!!کہ لوٹ آؤ

!!!!ارحان تم سے عشق کرتی ہوں --- بےپناہ عشق -

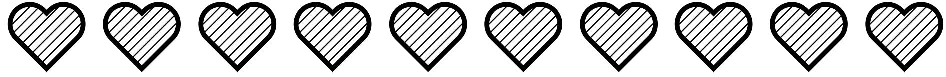
کچھ نہیں ---- -

لگلے ہی پل ارحان کو ٹون ٹون کی آواز آئی تھی --

مطلب کال ڈسکنیکٹ ہوئی تھی ---

اس نے گہرا سانس لے کے موبائل سائیڈ پہ رکھ دیا ---

دل پہ بوجھ سا آن پڑا تھا ----- -



امتسال نے جیسے ہی دروازہ کھولا-----

تو سامنے عالیار خان تھا ---

عنازیہ کو اس نے کندھے پہ اٹھا رکھا تھا ----

وہ حیرت بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی -----

عنازیہ بھی کوئی سونگ گنگنائے جا رہی تھی ----

عالیار اسے اندر آیا ----

اسے کمرے میں لے جا کے ----

اس کے بیڈ پہ لٹایا ----

عنازیہ اسے گھور کے دیکھنے لگی ------

"آؤچ ----- "

اس کی شرٹ پکڑ کے اسے اپنے اوپر جھکاتے ہوئے قریب کیا ---

" تم نے مجھے گندا کیا ---- "

عالیار ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا ----

عنازیہ بھی بیٹھ کے اسے گھور رہی تھی ------

" تم رشنا سے محبت کرتے ہو ناں عالیار "

اس کی بھرائی آواز پہ عالیار نے چونک کے اسے دیکھا ----

اس کی سرخ ہوتی آنکھیں بھی نم تھی -----

وہ عالیار کی شرٹ چھوڑ کے اب اس کے ہاتھوں سے کھیلنے لگی ----

دیکھو نا۔ ---- وہ اس ---۔ اس رات تمہارے پاس تھی -----۔ تم پہ جھکی ہوئی --- "

پتہ ہے کیا عالیار ----۔ مجھے برا لگا ----۔ بہت ہرٹ ہوئی میں -----۔ ایسے کون کرتا ہے

" -----۔ میں ---۔ میں تو محبت کرتی ہوں ناں تم سے -----۔ اتنی ساری محبت

اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے کہا ---

عالیار بس اسے دیکھ رہا تھا -------

اس کی آنکھیں جیسے جل رہی تھی ---

عنازیہ نے خود کو اس کی باہوں میں گرا لیا ----

میں تم سے بے حد محبت کرتی ہوں عالیار ----۔ وہ ---۔ وہ رشنا ---۔ تم اسے چھوڑ دو "

" ناں ---۔ مجھ سے محبت کرو ناں ----

پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی -----

تم نفرت کرتے ہو نا۔ مجھ سے --- ہے ناں --- تبھی مجھے گندا کیا ---۔ مجھے ہرٹ "

"کیا ---

عالیار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا ---

" میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں عنازیہ --- بے تحاشا چاہتا ہوں تمہیں میں ---- "

وہ گھمبیر لہجے میں کہہ رہا تھا ----

وہ نیچے گری تھی بیڈ پہ ----

" نہیں کرتے تم مجھ سے محبت ----- "

اس نے آنکھیں موند کے کہا ----

عالیار زخمی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا -----

" میرے قریب آؤ عالیار "

وہ سسکی تھی یونہی بند آنکھوں کے ساتھ ------

عالیار کو لگا جیسے اختیار کھوتا جا رہا ہے اپنے احساسات پہ ----

وہ بے خود سا اس کی طرف بڑھا تھا ---

اس پہ جھکا اس کے نقش نقش کو دیکھ رہا تھا ------

عالیار کی پرحدت سانسیں اس کے چہرے کو چھونے لگی ----

تو وہ مسکرا پڑی تھی -----

" میرے بے حد قریب آؤ عالیار "

وہ سرگوشی کر رہی تھی ----

عالیار دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے قریب ہوا تھا ----

"پتہ کیا عالیار "

وہ اب بھی سرگوشی کر رہی تھی ----

جبکہ وہ اس کی بند پلکوں کو دیکھ رہا تھا ----

عنازیہ نے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے تھے ----

تم جب میرے قریب آتے ہو ناں --- بے حد قریب ---- تب میں اپنا سارا غصہ "
بھول جاتی ہوں-----

جب مجھے چھوتے ہو ناں ---

تب ---- تب دھڑکنیں شور مچاتی ہے ----

دل کرتا ہے تمہارے ہر لمس کو خود میں جذب کروں ---

" لیکن- ----

اس نے آنکھیں کھول دی ----

اپنی نم آنکھوں سے عالیار کے لو دیتے آنکھوں کو دیکھنے لگی ----

اور بہت دیر تک دیکھتی رہی ---- -

لیکن عالیار ---- "

تم میری محبت کو میری ویکنیس سمجھتے ہو ---- کیوں عالیار ؟؟؟

تم ---- تم نے میرے ساتھ محبت نہیں کی جسٹ ----- وہ جسٹ چیلنج تھا تمہارے لئے "

اس کی سسکی ابھری تھی ----

" مجھ سے کیوں محبت نہیں کرتے تم عالیار "

اور عالیار بے بس ہو گیا تھا -----

وہ اچانک سے اسے بانہوں میں بھر چکا تھا --

تم سے بے حد محبت کرتا ہوں عنازیہ ---- "

" بےپناہ چاہتا ہو تم میری -----

اس کی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے اس نے ----

اپنا محبت بھرا لمس چھوڑ کے وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ---

"سچ عالیار ؟؟ "

وہ آنسو بھری آنکھوں سے سوال کر رہی تھی ------

عالیار نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

شدت جذبات سے اس کے لبوں کو اپنی لبوں میں قید کر چکا تھا ------

اپنے منہ زور جذبوں سے گھبرا کے وہ عنازیہ سے الگ ہونا چاہتا تھا ----

لیکن عنازیہ اس کے بے حد قریب ہوئی تھی ----

اسکی بہکی سانسیں -----

اس کے دھڑکنوں کا شور ----

عالیار جیسے خود پہ ضبط کھوتا جا رہا تھا ------

وہ نشے میں تھی ----

لیکن عالیار اس کی اس حالت کا کوئی فایدہ نہیں اٹھانا چاہتا تھا ---

وہ مکمل ہوش و حواس میں ہوتی ----

تو شاید اپنی محبت کے پرحدت لمس سے -----

اپنے منہ زور جذبوں کی شدت سے -----

اسے پھر سے اپنی محبت کے رنگ میں رنگ دیتا ------

خود پہ ضبط کرتا ----- وہ اس سے الگ ہوا تھا ------

" اب سو جاؤ --- "

وہ اسے لٹا کے اٹھنے لگا تھا ---

جب عنازیہ نے اس کا بازو پکڑ لیا ----

"مجھ سے نہیں کرتے ناں محبت ؟ "

عالیار نے بے بسی سے ان بھیگی آنکھوں کو دیکھا -----

کتنا بے بس محسوس کر رہا تھا وہ خود کو اس وقت ----

اس پہ پورا حق ہوتے ہوئے بھی -----

وہ اپنا حق نہیں جتا پا رہا تھا ----

عالیار کی قربت کے لئے وہ مچل رہی تھی -----

اور وہ اسے خود سے دور کر رہا تھا -----

ایک پل کو دل چاہا -----

سب بھلا کے عنازیہ کو وہ اپنی بانہوں میں بھر لیں ------

اسکے وجود پہ اپنی بے لگام ہوتے جذبوں کی داستاں لکھ دے -----

اسے خود میں جذب کر لیں ----

لیکن وہ یہ سب تب کرنا چاہتا تھا ---

جب عنازیہ مکمل ہوش میں ہوتی ----

وہ عنازیہ کے قریب ہی لیٹ گیا ----

کرتا ہوں محبت عنازیہ ----۔ "

بے حد چاہتا ہوں تمہیں۔ ----

بےپناہ عشق ہے تم سے عنازیہ " ۔وہ بے خود سا اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا

------

عنازیہ نے رخ اس کی طرف کیا تھا ---

" تو میرے قریب رہو عالیار ----۔ بے حد قریب "

وہ سرگوشی میں بولی تھی ----

اس کی پر تپش سانسیں عالیار کے چہرے کو چھو رہی تھی -----

" تمہارے بے حد قریب ہوں عنازیہ ---۔ سو جاؤ اب "

وہ اسے سلاتے بولا تھا ---

" نہیں سونا میں نے "

وہ جھنجھلا کے بولی تھی ----

"تو ----- ؟؟ "

عالیار اسے دیکھنے سے گریز کرتا بولا تھا ----

" میک می لو عالیار "

عنازیہ کی سرگوشی تھی ----

اس کے پرحدت لب عالیار کی گردن کو چھو رہے تھے -----

" میک می لو ------ "

وہ پھر سے بولی تھی ----

عالیار کو لگا جیسے اب سب اختیار خود پہ کھو دے گا ----

محبت کرو مجھ سے عالیار --- "

" بہت سی محبت

سانسوں کا شور ---

دھیمی سی سرگوشیاں ---

وہ بے بس سا اسے دیکھے گیا ---

وہ نہیں چاہتا تھا کہ کل صبح جب عنازیہ بکھری بکھری سے اٹھے ---

تو اسے عالیار سے ----

پھر سے نفرت ہو جائے ----

جبکہ عنازیہ اسکی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی -----

عالیار نے اس کے بہکے وجود کو اپنی بانہوں میں بھر لیا---

خود پہ ضبط کرتا -----

وہ اسے سونے کو کہنے لگا ----

" ہششششش عنازیہ سو جاؤ ---- میں ناراض ہو جاؤں گا --- چلا جاؤں گا "

عنازیہ نے اس کی سرگوشی پہ ---

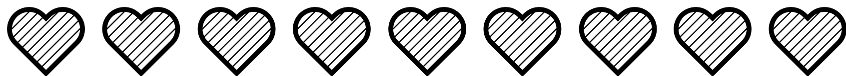
بے ساختہ اپنی گرفت اسکی پشت پہ سخت کی ----

" مت جاؤ پلیز "

آواز میں ڈر سا تھا ---

" تو سو جاؤ "

اور اس کی سرگوشی پہ عنازیہ اسکی بانہوں میں خود کو چھپائے سونے لگی ------



جدا ہو کے بھی ---

تو مجھ میں کہیں باقی ہے ---

پلکوں پہ بن کے آنسو ---

تو کیوں چلی آتی ہے -----

اس کی آواز کا سوز پورے اسٹوڈنٹس کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا ----

وہ اسٹیج پہ بیٹھا گٹار ہاتھ میں لیے ---

اپنی آواز کا جادو بکھیر رہا تھا سب پہ ----

جب اس کی نظر عین پہ پڑی --

جو ابھی وہاں آئی تھی ---

اور اب مسکرا کے اسے ہی دیکھ رہی تھی ------

آحان بھی اسے دیکھ کے مسکرایا تھا --

ایسے زندہ ہوں اے زندگی "

بن تیرے میں --

درد ہی درد باقی رہا ہے سینے میں --

سانس لینا یہاں

جینا نہیں ہے --

" اب تو عادت سی ہے مجھ کو ایسے جینے میں --

عین تھوڑا قریب آئی تھی ---

اور وہیں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی --

جدا ہو کے بھی -- "

تو مجھ میں کہیں باقی ہے

پلکوں پہ بن کے آنسو

" تو چلی آتی ہے

ایک لڑکی اپنی جگہ سے اٹھ کے اسٹیج پہ گئی تھی --

اپنی ہتھیلی اس کی طرف پھیلا کے --

اس سے آٹوگراف مانگ رہی تھی ---

آحان پین لے کے ---

اس کی ہتھیلی پہ آٹوگراف لکھ رہا تھا ----

جبکہ وہ لڑکی جن محبت بھری نظروں سے آحان کو دیکھ رہی تھی ---

عین نے غصے سے اپنے لب ہی بھینچ لیے تھے ----

وہ تھینک یو کہہ کے جا چکی تھی ----

ساتھ میرے ہے تو "

ہر پل شب کے اندھیرے میں --

پاس میرے ہے تو ہر دم

" اجلے سویرے میں ---

اس نے نظر بھر کے عین کو دیکھا تھا ---

دل سے دھڑکن بھلا دینا آسان نہیں ہے "

اب تو عادت سی ہے مجھ کو ایسے جینے میں ---

جدا ہو کے بھی تو مجھ میں کہیں باقی ہے --

پلکوں میں بن کے آنسو تو چلی آتی ہے ----

"آآآآ-----

اس نے اپنی آنکھیں موند لی تھی اب ---

" اووو ---- اووو --- "

تالیوں کا شور گونجا تھا ---

یہ جو یادیں ہیں --- '

" سب ہی کانٹے ہیں --

ساتھ ہی پورے ہال میں لڑکے لڑکیاں ---

اس کا ساتھ دیتے ہوئے گا رہے تھے ---

کٹا دو انھیں -- "

" مٹا دو انھیں ----

وہ گٹار اتار کے وہیں اسٹیج پہ رکھ کے ----

اب وہاں سے نیچے اتر کے عین کے پاس آیا تھا ---

پورے ہال میں شور سا تھا ---

وہ منہ بنائے کھڑی تھی ---

آحان اسے لیے سائیڈ پہ گیا ---

اسے دیوار سے ٹکا کے ---

خود اس پہ جھکا ---

اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ---

"ہئی سویٹ ہارٹ کیا ہوا ؟ "

اس کی گھمبیر آواز ---

عین کے کانوں میں سکون سا پھیلا رہی تھی ----

وہ بس اسے دیکھے گئی ----

" شراکت نہیں پسند تمہاری عین کو "

وہ دھیرے سے ہنس پڑا ---

عین ابھی تک آنکھوں میں شکایت لیے کھڑی تھی ---

"تمہارے اور اپنے بیچ میں شراکت کا سوچ بھی نہیں۔ سکتا"

وہ اپنی گہرے آنکھوں سے ---

عین کو اپنے مخصوص انداز میں دیکھتا بولا تھا ---

عین کا دل دھڑکا گیا تھا ----

وہ پلکیں ہی جھکا گئی ---

جتنی بھی وہ کانفیڈنٹ اور بولڈ تھی --

لیکن احان خان کی گہرے آنکھوں میں دیکھنا اسے محال ہی لگتا -----

میری روح میں بسی ہو تم عین --- "

جسے کوئی الگ نہیں کر سکتا مجھ سے ---

کوئی چرا نہیں سکتا مجھ سے ---

سب کی دسترس سے دور ----

تم آحان خان کی ہو --

" اور یہ خادم تو کب کا آپ پہ مر مٹ چکا ہے

عین مسکرا کے اسے دیکھ رہی تھی --

آنکھوں میں نمی سی تھی ---

" عین ---- "

وہ اس نمی کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا ---

عین سر نفی میں ہلا گئی ---

" بہت چاہتی ہوں تمہیں- ---- "

آحان ہلکا سا مسکرایا تھا ---

اور تم میری آل لائف --- "

فار ایور عین ہو ---

" عین آحان خان ---

آحان دھیمے لہجے میں بولا تھا ---

ملک کے سب سے بڑے --- "

نیوز کاسٹرز ---

" اور بیسٹ جرنیلسٹس ---

عین بھی جوش سے بولی تھی ---

" مسٹر اینڈ مسز آحان خان "

آحان نے ٹکڑا دیا تھا ---

تو وہ ہنس پڑی تھی -----

-----

یادوں نے دستک دی تھی --

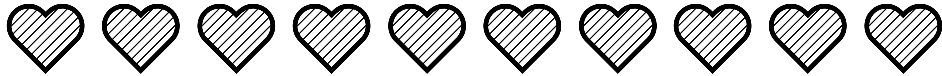
اور وہ بے چین سا ہو گیا تھا ---

کمرے کے ملگجے اندھیرے میں --

وہ تھا --

سگریٹ کا دھواں تھا --

اور یادیں تھی ----



"یہ لو ---- تم دونوں کا معاوضہ "

بھاری رقم کے دو بنڈل ان دو لڑکیوں کی طرف اچھالتے کہا تھا اس نے ---

وہ دونوں لڑکیاں ---

جو شاید انیس بیس کے لگ بھگ تھی ---

اتنے پیسے دیکھ کے ان کی آنکھیں چمک گئی تھی ----

خیام انوار ان دونوں کے چہروں کے اتار چڑھاؤ کو بغور دیکھ رہا تھا -----

دو پیکٹس بھی اس کے ہاتھ میں تھے -----،

اس سے بھی زیادہ رقم ملے گی تم دونوں کو --- اگر تم دونوں میرے لئے کام کرو گی "
" ---- تم دونوں کی لائف بن جائے گی

وہ ان دونوں کو لالچ دلا رہا تھا ----

مائدہ اور حرم ایکدوسرے کو دیکھنے لگی ----

سر اثبات میں ہلا کے اب وہ خیام کو دیکھ رہی تھیں---

جس کا چہرہ ماسک میں چھپا ہوا تھا ---

" وہی ہوگا جو آپ چاہے گیں "

مائدہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ---- -

" یس سر ---- ہم وہی کرے گیں جو آپ کہے گیں "

حرم نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تھی -----

" ڈیٹس مائی گرلز ------ "

خیام مسکرایا تھا ----

" یہ لو --- "

پیکٹس ان کی طرف اچھالتے اس نے کہا تھا ---

ہاسٹل گرلز کو کیسے نشے کا عادی بنانا ہے --- کیسے انھیں یہ نشہ کروانا ہے- -- کیسے " ان کی ویڈیوز بنانی ہے ----- کیسے انھیں بلیک میل کر کے میرے پاس یہاں پہنچانا

ہیں ---- یہ اب تم دونوں کا کام ہیں ----- بدلے میں تم دونوں کو اتنا پیسہ ملے گا "کہ تم دونوں اپنی فل لائف عیاشی میں گزارو گی ----

دونوں کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں ------

"سر ہم دونوں ایکدوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں --- بٹ ہماری فیملیز ---- "

مائدہ حرم کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتی بولی تھی ---

خیام ہنسا تھا- --

چھوڑو انھیں ----- تم دونوں کے پاس اتنا کچھ ہوگا کہ اپنی محبت بھرے لمحے گزارنے " " کے لئے تم دونوں کو ٹھکانے کم پڑ جائے گیں -----

وہ دونوں مسکرائی تھیں- --

" اٹھاؤ یہ سب --- اور لگ جاؤ اپنے مشن پہ "

ان دونوں نے جلدی جلدی رقم اور وہ پیکٹس اپنے بیگز میں رکھے تھے -----

دونوں باہر جانے کے لئے مڑی تھیں۔ ۔۔۔

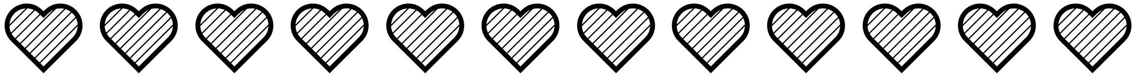
دروازے سے نکل کے وہ اب بہت سے بھیانک پلانز مائنڈ میں بنائے ہاسٹل کی طرف جا رہی تھیں ۔۔۔۔ ۔

" عنازیہ خان ۔۔۔۔ آہ "

خیام نے ایک گہرا سانس لیا ۔۔۔

ناؤ اٹس یور ٹرن ۔۔۔۔ کس سے پالا پڑا ہے تمہارا ۔۔۔۔ یہ تو اب تم جانو گی ۔۔۔۔ "

" ویری سون



ایک بھرپور انگڑائی لے کے اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی ۔۔۔۔

خود کو بانہوں کے تنگ گھیرے میں محسوس کر کے اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھی ----

عالیار خان اس کے اتنے قریب -----

اس نے اپنی ڈریسنگ پہ دھیان دیا ----

تو سلیو لیس ٹاپ میں تھی وہ ----

عالیار بھی آنکھیں کھول چکا تھا ---

اور

بے حد قریب سے اسے دیکھ رہا تھا ---

عنازیہ اس سے پہلے اس کی قربت میں پگھلنے لگی تھی ---

بدک کے اس کی بانہوں سے باہر نکلی تھی ------

" تم --- تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟؟؟ اور میرے اتنے قریب "

وہ چلائی تھی ---

عالیار ٹھنڈی آہ بھر کے اٹھ بیٹھا ----

" تم سے بکواس کر رہی میں --- "

جواب نا پا کر وہ پھر سے چلائی تھی ----

" سن رہا ہوں "

وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا ---

کیا مطلب سن رہا ہوں --- جواب دو یہاں میرے گھر--- میرے روم --- میرے "
" بیڈ پہ کیا کر رہے تم -----

وہ رہی ہوئی تھی نہ جانے کیوں ----

اس کی سرخ آنکھوں سے ---

اس کے پیشانی پہ بکھرے بالوں سے ----

وہ نظریں چراتی ----

دل کی شور مچاتی دھڑکنوں پہ پہرے لگاتی ----

وہ چلا رہی تھی اس پہ -----

اس کی چاہ میں پھر سے بہکنا نہیں چاہتی تھی -----

" سو رہا تھا --- "

وہ آرام سے کہتا اس کا چین سکون برباد کر رہا تھا ---

" وہاٹ ---- سو رہے تھے ---- "

وہ گھور کے اسے دیکھنے لگی اب -----

"کچھ اور کرتا کیا ؟ "

وہ اسے دیکھتا زومعنی انداز میں بولا تھا ---

عنازیہ سرخ پڑ گئی تھی ----

اپنی مٹھیاں بھینچتی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی ---

ایک تو وہ سامنے ---

اوپر سے بے حد ہینڈسم لگ رہا ---

اور پھر اطمینان سے جواب دیتا -----

" منہ توڑ دوں گی میں ---- ایسی بکواس مجھ سے مت کرو تم "

وہ چلائی تھی --- لیکن عالیار خاموش ہی تھا -----

' لڑکیوں نہیں رہا کہ مجھ سے -- '

وہ سوچ رہی تھی -----

عالیار مسکراتا دو قدم اس کے قریب آیا تھا ------

عنازیہ نے اس کی گردن پہ اپنی لپ اسٹک کے نشان دیکھے تھے ------

"یہ --- یہ کیا ہے ؟ "

" وہی جو تم رات کو کر رہی تھی "

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے کہہ رہا تھا ---

ک--- کیا مطلب --- کیا کر رہی تھی میں رات کو ---- ت --- تم میرے قریب "
"کیوں آئے تھے

وہ غصے سے لال ہوتے بولا رہی تھی ---

اوپر سے گھبراہٹ ----

وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی ---

اور عالیار پھر سے دو قدم آگے آیا تھا ---

" دور سے بات کرو تم مجھ سے "

عنازیہ اس سے فاصلہ لیتی چلائی تھی ---

جبکہ اس نے قریب ہو کے وہ فاصلہ بھی ختم کر دیا ----

پیچھے دیوار ---

سامنے عالیار ----

وہ بیچ میں پھنسی اسے دیکھ رہی تھی ----

عالیار نے اپنی سانسیں اس کے چہرے پہ چھوڑی تھی ---

مجھ سے بدلہ لیتے وقت یہ یاد رکھا کرو عنازیہ خان --- کہ تم صرف میری بیوی ہی "
نہیں --- بلکہ تم عنازیہ خان ہو -----

وہ عنازیہ خان -----

جس کی ذات ---

جس کے جسم ---

جس کے ہر انداز کی اہمیت ---

سب چیزوں سے بالاتر ہیں ---

تمہارا جسم تمہارا ہے عنازیہ خان۔ --

کسی غیر مرد کی عیاشی کا ٹھکانہ نہیں ہے -----

تمہارے قریب اگر آتا ہوں ---- -

تمہیں چھوتا ہوں ---

تو تم پہ حق رکھتا ہوں ----

" لیکن ----

وہ کچھ دیر رک کے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا ---

لیکن عنازیہ۔ ---- - "

مجھ سے بدلہ لینے کے لئے تم کبھی اپنے جسم کو ---

" غیر مرد کے لئے عیاشی کا ٹھکانہ مت بنانا

"کیا بکواس کر رہے تم "

وہ غرائی تھی

اور ساتھ ہی اسے دھکا دیا تھا ---

" بدکردار کہنا چاہتے ہو تم مجھے "

عالیار نے نفی میں سر ہلایا تھا ----

تمہیں بدکردار کہا --- تو تم اب اس بات کا بدلہ لینا چاہتے ہو مجھ سے ----- دفع ہو " جاؤ یہاں سے --- نفرت کرتی ہوں تمہارے اس چہرے سے بھی ----

" دفع ہو جاؤ

عالیار نے آنکھیں۔ بند کر کے اس نفرت کو اپنے اندر انڈیلا تھا ----

پھر سر جھٹک کے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا ---

جبکہ عنازیہ اس کے پیچھے پیچھے لاونج تک آئی تھی ---

نفرت کرتی ہوں تم سے عالیار خان ---- شدید نفرت --- میں بدکردار نہیں۔ --- تم "
" ہو بدکردار

وہ جا چکا تھا -----

اور وہ لاونج میں اکیلی رہ گئی تھی ---

اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھی غصے سے ----

امتسال اس کے سامنے آئی تھی ---

"بدکردار ----- عالیار خان بدکردار ہے ؟ "

اس کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ تھی --

جبکہ عنازیہ اسے دیکھ رہی تھی ---

حلیہ دیکھا ہے تم نے اپنا ؟؟؟؟ "

کس کنڈیشن میں تھی تم رات کو --- جانتی ہو ؟؟؟؟

نشے میں تھی تم ---

عنازیہ خان ---- فل نشے میں ----

نہ جانے وہاں کتنے مردوں کے عیاشی کا سامان بن جاتی تم ---

اگر وہاں عالیار خان نہ ہوتا ---

" اور تمہیں۔ وہاں سے لے کر نہ آتا ---

عنازیہ کی آنکھوں میں حیرت تھی ---

عالیار خان جیسا بدکردار انسان --- "

تمہیں نشے میں دھت وہاں سے لے کے آیا تھا --- جہاں تم گئی تھی اسے نیچا دکھانے کے لئے --- شیم آن یو عنازیہ ----- جسٹ شیم آن یو "

انتسال کہہ کے اب جا چکی تھی ---

اسے آفس جانا تھا ---

جبکہ عنازیہ وہیں گر گئی تھی گھٹنوں کے بل ---

اس کی آنکھیں پانیوں سے بھر چکی تھی ----

کیا ہوا تھا رات کو ---

اسے کچھ نہیں تھا یاد ---

وہ تو خیام کے ساتھ گئی تھی ---

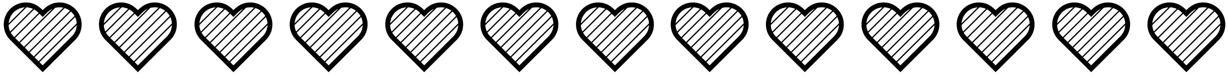
پھر کیا ہوا ---

اسے نہیں یاد ---

اور

اب وہ سوچ سوچ کے شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی

کہ نشے میں کیا کیا ہوگا ---



آحان کے ساتھ بیٹھی ---

وہ اپنے نوٹس پھیلائے ----

کچھ ڈسکس کر رہی تھی ---

جب ان کی یونی فیلو رمشا ان کے پاس آئی تھی ---

" ہیئی احان --- "

دونوں نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

کلاس میں وہ تینوں ہی تھے ابھی ----

"لیس ؟؟ "

آحان نے جواب دیا تھا ---

عین اسے سر سے پاؤں تک دیکھ رہی تھی۔ ---

"آٹوگراف چاہیئے تھا"

وہ عین کو مکمل نظرانداز کر رہی تھی ---

" شیور -- "

آحان ہلکا سا مسکرایا تھا ---

جبکہ رمشا تھوڑا سا اس کے آگے جھکی تھی ---

" یہاں دل کے پاس -- "

اس کی سرگوشی پہ ---

آحان چونکا تھا ---

عین نے اسے کلائی سے پکڑ کے --- ۔ جھٹکے سے اسے دور پھینکا تھا ----

رمشا نیچے گری عین کو گھورنے لگی ----

جبکہ غصے سے عین کی آنکھیں ابل پڑی تھی ---

" اسٹے ان یور لیمٹس "

شہادت کی انگلی سے اسے وارن کرتی بولی تھی ----

اور اپنی جگہ سے اٹھ کے جانے لگی ----

"کیوں خریدا ہے کیا تم نے اسے ؟؟ "

رمشا کی تیز آواز پہ اس کے قدم رک گئے تھے ---

رخ موڑ کے اس کے قریب آئی تھی۔ --

وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی ---

اس کی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑی تھی عین نے ---

کیوں بکنا چاہتی ہو تم ؟؟؟ "

"خرید لوں تمہیں بھی ؟؟

آحان آگے بڑھا تھا --

" عین لیو اٹ ----- "

وہ عین کو وہاں سے ---

اپنے ساتھ لے جانے لگا ---

جبکہ عین کا غصہ ہی کم نہیں۔ ہو رہا تھا ---

" چھوڑو مجھے ---- "

باہر آ کے غصے سے اپنے کندھے سے ---

اس کے ہاتھ جھنجھلا کے ہٹائے تھے ----

اور تن فن کرتی وہاں سے جانے لگی ---

آحان کچھ دیر لب بھینچے اسے جاتا دیکھتا رہا ---

لیکن پھر سر جھٹک کے ---

۔وہ جلدی سے اس کے پیچھے آیا تھا ----

اس کا ہاتھ تھام کے ---

وہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا ---

عین نے ایک نظر اسے دیکھا ---

پھر اپنا سر اس کے کندھے پہ رکھ کے ---

اس کے ساتھ چلنے لگی ---

" کیوں غصہ ہوتی ہو بلا وجہ۔ -- "

آحان دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا ---

وہ کیا کر رہی تھی --- "

" دیکھ تو چکے ہو

عین نے آہستہ آواز میں کہا تھا ----

" چلو یونی بنک کرتے ہیں آج -- "

آحان نے شرارتی لہجے میں کہا --

وہ مسکرا دی --

"کدھر جانا ہے ؟؟ "

" کورٹ میرج کرنے "

آحان نے اچانک کہا تھا ---

عین نے چونک کے اسے دیکھا ---

لیکن احان کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھتے ہی ---

وہ اسے مارنے لگی --

" یو --- "

جبکہ وہ ہنسنے لگا ---

ہاں ناں ۔۔۔ "

آئی کانٹ ویٹ ۔۔۔

" پاس آنے ہی نہیں دیتی تم

وہ پھر سے بولا تھا ۔۔

آحان چپ کرو ۔۔۔ "

" کیا کہے جا رہے ہو ۔۔۔

عین ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی ۔۔

جبکہ آحان ہنس رہا تھا ۔۔۔

ایویں شیرنی بنتی ہو ۔۔۔ "

" ڈرپوک کہیں کی ۔۔۔ چلو

عین نے اسے شاکی نظروں سے دیکھا تھا ۔۔۔

جبکہ آحان نے پیار بھری نظر اس کے اجلے چہرے پہ ڈالی تھی --

" مذاق کر رہا --- چلو اب "

اس کا ہاتھ تھامے وہ اب پرسکون سی اس کے ساتھ یونی گیٹ سے باہر نکلی تھی ----

------

ماضی کی یادوں سے باہر نکلا تھا وہ ----

حرام مشروب پاس پڑا ہوا تھا --

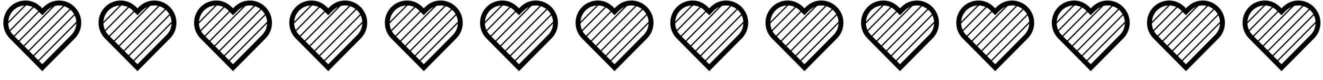
اور وہ سگریٹ پی رہا تھا ----

اپنا سینہ مسلتے ---

اس نے بے چین نظریں ادھر ادھر ڈورائی تھی ----

وہ اپنے روم میں تھا ---

عین نہیں تھی پاس ---



گاڑی میں بیٹھ کے ---

وہ سامنے ونڈ اسکرین کو دیکھنے لگا ----

آنکھوں سے آنسو جیسے امڈ آئے تھے -----

کیوں ؟؟؟ کیوں عنزا کیوں ؟؟؟ اتنی نفرت کیوں ؟؟؟ اتنی بے یقینی کیوں ؟؟؟ "

جانتی بھی ہو --

کیا کچھ ہو چکا ----

کیا کچھ ہو سکتا تھا ---

اگر میں نہ ہوتا ---

اپنی تک پرواہ نہیں تمہیں ---

بدلے کی آگ میں اس قدر جھلسی تھی تم --

"کہ اپنی بھی پرواہ نہیں تھی تمہیں۔ -----

آخر میں وہ چلایا تھا ---

غم و غصے سے اس نے اپنی مٹھی زور سے گاڑی کے شیشے سے ٹکرائی تھی -----

لیکن اسے درد کی پرواہ نہ تھی ----

وہ بس رو رہا تھا ---

وہ مضبوط مرد آج رو رہا تھا ----

آنسو اس کی گال بھگو رہے تھے ---- -

اگر عنازیہ کو کچھ ہو جاتا ----

اگر وہ خیام کچھ کر بیٹھتا ---

" خیام "

اس کے ذہن میں اچانک سے اس کا نام ابھرا تھا ---

اس کی آنکھوں کے سامنے رات کا منظر گھوم گیا ---

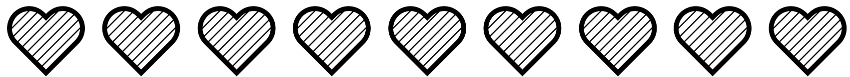
جب وہ عنازیہ کے ساتھ بے باکی کر رہا تھا ---

اس نے اپنے لب بھینچ لیے ---

آنکھوں میں خون اتر آیا تھا ------

اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی ----

اسے اب خیام کو اس کی اوقات یاد دلانی تھی ---



اپنے بال سنوار کے ----

وہ اب جھمکے پہن رہی تھی ----

جب آہٹ پہ مڑ کے اس نے دیکھا تھا -----

ارحان علی خان اس کے سامنے کھڑا تھا ------

آنکھوں میں جیسے محبت در آئی تھی ----

دل جیسے بے دھڑک سا ہوا تھا ----

اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کے جیسے وہ ----

اڑ کے اس کے قریب پہنچے ---

اس کے گلے لگ جائے --

اپنی بےتابیاں بتائے ---

لیکن پھر بنا کچھ جتائے ---

وہ رخ موڑ گئی تھی -----

ارحان اس کی یہ بے نیازی دیکھ کے چونکا تھا ------

وہ اس کے قریب آیا تھا ---

رواحہ نے ایک نظر اسے دیکھا ---

" اسلام علیکم --- "

" وعلیکم السلام "

اس نے ایک گہرا سانس لیتے جواب دیا -----

اس کے سراپے کا غور سے جائزہ لیا ---

"کہیں جا رہی ہو ؟ "

وہ پوچھنے لگا

دل نے کہا --

بول دو نہیں --- یہ سب سنگھار تمہارے لئے ہیں ---

لیکن ----

" ہاں -- وہ مما نے بلایا تھا ---- "

وہ بس یہی کہہ پائی ---

ارحان نے گہرا سانس لیا ------

" تم کہیں نہیں جا رہی "

رواحہ نے چونک کے اسے دیکھا --- -

"کیوں نہیں۔ جا رہی میں کہیں۔ ؟ "

" کیونکہ تم میرے ساتھ جا رہی ہو "

اس نے اطمینان سے جواب دیا تھا ---

" میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی ---- "

وہ ضدی لہجے میں بولی تھی ---

" اجازت نہیں لے رہا تمہاری میں مسز رواحہ علی خان "

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا ---

"آپ چیلنج کر رہے ہیں مجھے ؟ "

رواحہ اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتی بولی تھی ---

" بلکل بھی نہیں "

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ----

" میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی "

وہ رخ موڑتے ہوئے بولی تھی --

جب اچانک ارحان نے اس کا بازو دبوچ کے اسے اپنے قریب کیا ---

رواحہ گھبرائی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی ---

جبکہ ارحان کی سنجیدہ نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی -----

" میں اور تم جا رہے ہیں لندن ---- بس "

" چھوڑیئے مجھے "

رواحہ اپنا بازو چھڑانے لگی ---

جبکہ دوسری طرف سے گرفت اور مضبوط ہوئی تھی ----

رواحہ کی آنکھیں بھر آئی تھی ----

" یو آڑ ہرٹنگ می "

وہ بھرائی آواز میں بولی تھی ----

ارحان نے نرمی سے اس کا بازو چھوڑ دیا ---

" ایم سوری ---- "

وہ نظریں چرانے لگا تھا ---

" مجھے اگنور کر رہی تھی تم --- "

"تو ؟؟ "

وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

اگنور آپ خود ہونا چاہتے ہیں ارحان علی خان ---- اور آپ اگنور ہوگیں ہی بلکل ویسے "
" ہی --- جیسے مجھے اگنور کر چکے تھے آپ

وہ ہر لفظ چبا چبا کے بولی تھی ---

ارحان اسے دیکھ کے رہ گیا- ---

پھر سر جھٹک کے اس نے موبائل پہ نمبر ملا کے کان سے لگایا ---

دوسری طرف شاید عالیار تھا --- -

"ہیلو عالیار -- کہاں ہو ؟؟ "

" باہر ہوں "

وہ گاڑی چلاتے بولا تھا ---

اپنا لہجہ نارمل رکھنے میں اسے مشکل پیش آ رہی تھی ---

میں رواحہ کے ساتھ لندن جا رہا ہوں کچھ دنوں کے لئے --- تو سوچا بتا دوں یہاں کا "
"کام تم دیکھ لینا تب تک

ارحان اسے اپنی مشکل بتا رہا تھا۔ ---

" ہمم---- اوکے آئی ول ہینڈل "

اس نے نرمی سے جواب دیا تھا ---

"گھر آ سکتے ہو ؟ "

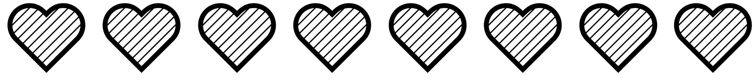
ارحان ایک نظر رواحہ کے پھولے ہوئے چہرے پہ نظر ڈال کے کہہ رہا تھا ---

" کچھ دیر تک آتا ہوں ---- "

اس نے آفس کے سامنے گاڑی روکتے کہا تھا ---

کال ڈسکنیکٹ کر کے وہ گاڑی سے نکلا تھا ---

اسے ابھی خیام سے حساب لینا تھا ----



" ہیلو مائی ڈئیر فیورٹ لیڈی عنازیہ "

عنازیہ نے جیسے ہی کال ریسیو کی ---

آبان سکندر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی ---- ۔

" ۔ "بھونکو ؟

عنازیہ نے کچھ بھی سخت کہنے سے خود کو روکا تھا ---

جبکہ وہ ہنسنے لگا تھا --- ۔

" ہائے دل چراتی ہیں آپ کی یہ باتیں ---- "

عنازیہ لب بھینچ گئی ---۔

ایک ویڈیو سینڈ کی ہے --- ایز آ گفٹ ----- آئی مین یو آر جسٹ ---- اوہ مائی گاڈ یو "
"آر جسٹ امیزنگ -----

وہ مزے سے اسے زچ کرتا کہہ رہا تھا ---۔

"کیا بکواس ہے ---- بھونکو گے بھی "

وہ غرائی تھی

" اررے ے ے بھونک تو رہا ہوں یار --- آپ بھی ناں "

وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ----

ارام۔سے بیٹھا کہہ رہا تھا ----

نشے میں لڑکیاں ویسے تو بہت خوبصورت لگتی ہیں -- بٹ آپ تو حسین تر لگ رہی تھی "
"

اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا---- -

""آئی وش مس عنازیہ خان ---- کہ آپ کا مدہوش سراپا کبھی میرے سامنے بھی ہو "

" شٹ اپ "

وہ چلائی تھی اور کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ---

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے ---

اپنے ہاتھوں کی لرزش پہ قابو پانے کی کوشش کرنے لگی ---

دل بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا---

اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ ---

واٹس ایپ آن کر کے ---

آبان سکندر کی سینڈ کی ہوئی ویڈیو دیکھنے کے لئے ---

اوپن کیا ---- تو ایسے لگا جیسے اسکی سانسیں تھم جائے گی۔ --

وہ نشے میں دھت ڈانس فلور پہ ڈانس کر رہی تھی ---

اور خیام۔ ---- -

وہ کیسے اس کی بانہوں میں ---

وہ دھندلائی آنکھوں سے دیکھنے لگی ---

خیام کی بانہوں میں وہ جھول رہی ہے ---

بے باک انداز میں ---

اور خیام نے اس کی گردن پہ اپنے لب رکھے ہیں ---

اور وہ ہنس رہی ہیں ----

اس کے کانپتے ہاتھوں سے موبائل چھوٹ کے نیچے کارپٹ پہ گرا تھا ----

اپنے دونوں ہاتھ اس نے اپنے منہ پہ رکھ لیے ---

اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا ----

وہ ٹریپ ہو گئی تھی ---

وہ ٹریپ ہو رہی تھی ---

!!!! اس کی ویڈیو -----

اسے ایک ایک کر کے عالیار کی سب باتیں یاد آ رہی تھی ---

جو ابھی صبح صبح اس نے کچھ دیر پہلے کی تھی اسے ---

اور اس نے عالیار کو غصے میں گھر سے نکال دیا تھا ----

وہ رونے لگ گئی تھی ----

اسے لگا ---

دیواریں اس پہ ہنس رہی ہے --

اس نے سامنے مرر میں دیکھا ---

اسے لگا ---

اس کا اپنا عکس اس پہ ہنس رہا ہے ----

وہ چلائی تھی ----

وہ ٹریپ ہو چکی تھی ---

آبان سکندر اسے ٹریپ کر چکا تھا ---



وہ ہاسٹل کا ایک کمرا تھا ---

جہاں اودھم مچا ہوا تھا ---- -

کوئی پانچ چھ لڑکیاں وہیں موجود تھیں ------

کمرے میں دھواں سا پھیلا ہوا تھا -----

نشے میں دھت تھی سب لڑکیاں ---

مائدہ اور حرم بھی وہیں تھیں -----

ان میں سے ایک کہہ رہی تھی --

یار میں آج ایبورشن کر آئی ہوں --- گھر میں کسی کو پتہ چلا تو میری تو جان نکال دینی " " انھوں نے

دوسری بتا رہی تھی ---

میں تو آج اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ گئی تھی اس کے فلیٹ پہ ---- یار بہت " " انجوائے کیا میں نے -----

مائدہ نے ایک لڑکی کی طرف دیکھا ---

جو نشے میں خاموشی سے پڑی ہوئی تھی ---

وہ ان جیسی نہیں تھی --- لیکن مائدہ اسے بھی پھنسا رہی تھی ---

بے وجہ ایک معصوم سی لڑکی پہ اسکی زندگی تنگ کرنے کی کوشش ---- -

وہ اس کے قریب گئی تھی ----

اس کے چہرے کو اپنی انگلی کی پور سے چھونے لگی ---

" تم بھی باتیں کرو ناں "

وہ خاموشی سے سمٹی سمٹائی پڑی ہوئی تھی ---

"اور بھی چاہیئے ؟؟ "

مائدہ پوچھ رہی تھی --- جبکہ وہ چپ تھی ---

حرم نے اسے آنکھ ماری --

" چل مائدہ --- "

اور وہ اشارہ سمجھ کے آگے آئی تھی ---

اس لڑکی کے کپڑے اتارنے لگی تھی --

جبکہ وہ چلا رہی تھی --

" چھوڑو مجھے ---- دور ہٹو --- چھوڑو مجھے "

جبکہ مائدہ اور حرم بے باکی سے ہنس رہی تھی اور باقی بے باک لڑکیاں بھی ان کے قریب آئی تھی ---

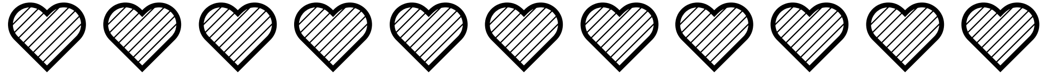
اور اس لڑکی کو سب مل کے بے حرمت کر رہی تھی --

جبکہ وہ چیخ رہی تھی --

اپنے بچاؤ کے لیے وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی ---

لیکن اس کی فریاد سننے والا کوئی نہیں تھا ---

اور ٹیبل پہ رکھے کیمرے میں وہ سب بھیانک لمحے سیو ہو رہے تھے ----



شمائم لائبریری میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی ---

جب حدید اسے ڈھونڈتا وہیں آگیا ----

شمائم پہ نظر پڑی ---

تو مسکراتا ہوا اس کے پاس آ کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھ گیا ---

بنا کچھ کہے محویت سے اسے دیکھ رہا تھا ----

شمائم جو نوٹس بنانے میں اتنی مصروف تھی -----

کہ اس کے آنے کا نوٹس بھی نہیں لیا تھا اس نے ------

پانی کا بوتل لینے کے لئے اس نے جیسے ہی سر اٹھایا ----

اپنے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھے حدید کو دیکھ کے چونک گئی ---۔

" تم ---"

" ہاں میں --- '

وہ بھی مسکراتا ہوا بولا تھا ---

شمائم نے ادھر ادھر نظر دوڑائی پھر اسے دیکھنے لگی ---

"تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟ "

وہ دھیمے لہجے میں پوچھ رہی تھی ----

" تمہیں دیکھ رہا ہوں "

اطمینان میں ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا تھا اس کے -------

" جاؤ یہاں سے "

اس نے سرگوشی کی ---

"کہاں جاؤں ؟ "

وہ بھی اس کے دیکھا دیکھی سرگوشی کرنے لگا ---

شمائم کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لیں ---

" میں ہی چلتی ہوں "

وہ اٹھنے لگی ---

جب حدید بھی ساتھ میں اٹھ گیا ---

"کینٹین چلیں ؟ "

" نہیں --- "

شمائم دو ٹوک انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی ---

جبکہ وہ بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا ----

دونوں ساتھ ہی باہر نکلیں ----- -

تو شمائم نے گھور کے اسے دیکھا

"جان پیاری نہیں ہے تمہیں اپنی ؟ "

" تم تو ہو میری جان "

شمائم کو اندازہ ہو گیا تھا ---۔

کہ کافی حاضر جواب ہے یہ بندہ ---

" تمہیں پتہ ہے ---۔ "

وہ دھیان سے ادھر ادھر دیکھتی بولی تھی --

" نہیں ---۔ نہیں پتہ "

وہ کندھے اچکاتا اس کی طرف جھکا تھا ---

" تو سنو "

وہ گھورنے لگی تھی اب حدید کو --

یہاں ہر طرف میرے بھائی کے بندے پھیلے ہوئے ہیں ۔۔۔۔ ذرا سا بھی کوئی "
" میرے آس پاس دکھا انھیں تو اسکی شامت آ جانی

وہ رازداری سے اسے بتا رہی تھی ۔۔

" اوہ میں ڈر گیا "

حدید بے اختیار ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا بولا تھا ۔۔۔

" اس لئے دور رہو مجھ سے "

شمائم اونچی آواز میں اسے بولتی آگے بڑھ گئی ۔۔۔

حدید بھی سر کھجاتا اس کے پیچھے تھا ۔۔۔

بلکل بھی نہیں ۔۔۔۔ ارے میں کہہ دوں گا تمہارے بھائی سے ۔۔ کہ نکاح کروا دو "
" ہمارا ۔۔۔۔ اگر زیادہ ہی مسلہ ہے تو

"وہاٹ ؟ "

وہ رک کے اب اسے دیکھنے لگی ---

" ہاں ناں --- جینا مرنا ساتھ ہے اب --- "

وہ مزے سے بولنے لگا

"آر یو میڈ ؟ "

اس نے حدید کو حیرت سے دیکھتے کہا تھا --

" یس میم فار یو "

وہ بھی ڈھیٹ ہی تھا ----

" پاگل ہے "

کہہ کے وہ آگے بڑھ گئی تھی ----

"آپ کے لئے بس "

وہ جی جان سے بولتا اس کے ساتھ تھا ---

شمائم نے رک کے اسے دیکھا

" فلرٹ کر رہے ہو "

" نہیں --- محبت "

وہ دوبدو بولا تھا

"تمہیں میری حقیقت پتہ بھی ہے ؟ "

وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی --

" ارحان علی خان اور عالیار خان کی بہن ہو اور عنازیہ کی نند "

وہ سینے پہ ہاتھ باندھتے بولا تھا

"اور کیا جانتے ہو میرے بارے میں ؟ "

حدید نے رک کے اس کی جانچتی نظروں کو دیکھا ---

" جاننا بھی نہیں چاہتا --- "

جس دن جان جاؤگیں میری حقیقت ---- اس دن شاید میرے منہ پہ تھوک کے "
" چلے جاؤگیں تم حدید تاشفین ---

اس کی آواز میں عجیب دکھ سا تھا ----

حدید اسے دیکھے گیا ---

جس دن تمہاری حقیقت جان گیا میں شمائم ---- اسی دن تم شمائم خان سے شمائم "
" حدید بن جاؤ گی ---- یہ وعدہ ہے میرا تم سے

شمائم کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیل گئی ---

سر جھٹک کے وہ آگے بڑھ گئی تھی ---

" یہ حدید تاشفین کا وعدہ ہے تم سے شمائم خان "

وہ پیچھے سے چلایا تھا ---

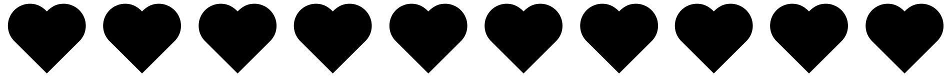
جبکہ شمائم تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے کلاس کی طرف جانے لگی ----

اسے ڈر تھا کہ حدید اس کے بارے میں جانتے ہی ---

اس کے منہ پہ تھوک کے ---

چلا جائے گا ---

اور پھر پیچھے مڑ کے دیکھے گا بھی نہیں۔ ----



" یہ صبح صبح تم کیوں بہار بن کے آئی ہو جان بہار "

انتسال کو دیکھ کے جاسم چہکا تھا ----

" تمہارا رومینس بھی میتھ میتھکس کی طرح ہی ہے "

انتسال برا سا منہ بنا کے کچن میں آئی تھی ---

"کیا بنا رہے ہو ؟؟ مجھے بھی بھوک لگی ہے "

وہ ناشتہ بناتے جاسم کی گلاسز اس کی آنکھوں سے لیتی بولی تھی --

جاسم نے مسکرا کے اس کی شرارت کو نوٹ کیا ---

"کیا کھانا پسند ہے میری باربی ڈول کو "

امتسال ہنسی تھی ---

" جو آپ بنا رہے سرتاج --- وہی کھاؤں گی میں بھی "

" میرا دل تو باربی ڈول کھانے کو چاہ رہا "

وہ آملیٹ پلیٹ میں نکالتے بولا تھا ---

" تو آملیٹ میں کھا لیتی ہوں "

وہ پلیٹ اٹھا کے ---

ہنستی ہوئی ڈائننگ ٹیبل پہ جا کے بیٹھ گئی تھی ---

جاسم بھی باقی ناشتہ لیے اس کے پاس آیا تھا ----

اپنی گلاسز لے کے اس نے دوبارہ سے پہنی تھی ---

انتسال گھور کے اسے دیکھنے لگی ----

" چین نہیں تمہیں ان گلاسز کے بنا "

" نہیں --- پھر میں اپنی کوئین آف ہارٹ کو غور سے دیکھ نہیں پاتا "

وہ مزے سے اسے دیکھتے بولا تھا ---

" ہاہ --- مائی کنگ آف ہارٹ --- تم پہ پیار آ رہا مجھے بے حد "

وہ اس کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھتی بولی تھی ---

" بٹ رومینس بی فور شادی کے حق میں ہو نہیں ناں تم میری ملکہ سلطنت "

وہ اسے آنکھ ونک کرتا بولا تھا ---

انتسال اس کی پیشانی پہ آئے بالوں کو سنوارنے لگی ---

" میرے لئے تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ منسوب ہونا ہی خوشی بخشتا ہے مائی لارڈ "

جاسم اس کے منہ میں آملیٹ اور بریڈ کا نوالہ دینے لگا ---

" 673459 "

وہ حیرت سے دیکھنے لگی --

"یہ کیا ہے ؟ "

" اس کا مطلب ہے ایم آل یورز بیبز "

وہ اس کے ہاتھ تھامتے بولا تھا ---

" اسٹار --- اسٹار ---- اسٹار---- "

وہ بھی اس کی آنکھوں کی۔ دیکھتی مگن سی بولی تھی ---

"یہ کیا ہے ؟؟ "

جائسم مسکراتے پوچھ رہا تھا ---

"گالی ہے -- کھاؤ گے ؟؟ "

امتسال کی گھوریاں عروج پہ تھی ---

" نہیں یار --- آملیٹ کھا تو رہا ہوں میں "

وہ سر جھکا کے اپنی آملیٹ کھانے لگا ----

جبکہ امتسال مسکرا کے اسے دیکھنے لگی ---

ان کا نکاح تین مہینے پہلے ہوا تھا ---

کافی زور و شور کے عشق کے بعد --- -

اس نے اپنی انگلی کی پور سے جاسم کے چہرے کو چھوا تھا- -

جاسم اسے دیکھنے لگا

ایم فالنگ فار یو جاسم ----- "

ہر روز ---

ہر دن --

" ہر لمحہ ---

جائسم نے مسکرا کے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگایا ---

" تھینک یو امتسال فار بینگ ان مائی لائف ---- "

تھوڑا آگے کو جھک کے اس کے گال پہ اس نے اپنے لب رکھے تھے ---

امتسال کا چہرہ جیسے دہک اٹھا ---

جاسم اس کے چہرے پہ پھیلے خوبصورت رنگوں کو دیکھ رہا تھا ----

"4369012"

وہ کہہ رہا تھا سرگوشی میں۔ ---۔امتسال نے گھور کے اسے دیکھا ---

تو وہ گھبرانے کی ایکٹنگ کرنے لگا ---

"آئی مین یو آر دا موسٹ بیوٹی فل گرل "

امتسال کو ہنسی آگئی تھی ----



مکہ اس کی ناک پہ زور سے پڑا تھا ---- -

ابھی آفس میں وہ عنازیہ کے روم میں بیٹھا اپنی ناک سہلا رہا تھا -----

جب دھڑام سے دروازہ کھلا تھا ---

اور عالیار خان اندر آیا تھا ---

اس کے خطرناک تیور دیکھ کے وہ اندر ہی اندر گھبرا گیا تھا ----

عالیار ایک جست میں ہی اس کے قریب پہنچا تھا ---

اس کا گریبان پکڑے وہ اسے  خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

" ہمت کیسے ہوئی تمہاری عنازیہ کو چھونے کی بھی --- "

وہ غرایا تھا ---

ایک جاندار مکہ اس کے منہ پہ مارا تھا اس نے ---

اسے لے کے تم ایسی جگہ آئے ہی کیوں تھے ؟؟؟ اور پھر اسے ڈرنک بھی تم نے "
" پلائی ہوگی

خیام کے لئے تھوک نگلنا مشکل تھا ---

ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی بھی ---- جانتے نہیں ہو کیا مجھے تم ---- "
" تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے میں کسی کھائی میں گرا دوں گا جانتے بھی ہو

عالیار دھاڑا تھا ---- -

اس کے ہونٹوں کو دبوچ کے ----

اس نے اپنی لائٹر نکالی تھی ----

" انہی ہونٹوں سے چھوا تھا ناں "

" م--- میں --- "

وہ گھگھیانے لگا ---

لیکن عالیار لائٹر آن کر کے اس کے لبوں کے پاس لے جا چکا تھا ---

وہ تو چیخ ہی پڑا تھا -----

" ہششششش "

اسے چپ رہنے کا اشارہ کر کے وہ اب اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔ --

اس کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا ----

عالیار خان کی بیوی کو چھوؤ گے --- اس کی طرف غلط نظر ڈالو گے --- تمہیں۔ کیا لگا " " تھا کہ میں ایسے ہی چھوڑ دوں گا تمہیں -----

وہ چلایا تھا ----

ساتھ اس کے بازو کو تھاما ---

" اسی ہاتھ سے چھوا تھا ناں "

" ن--- نہیں "

خیام اس کے غصے سے واقف تھا ---

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ---

عالیار نے جھٹکے سے ---

اپنی ٹانگ پہ اس کا بازو دبوچ کے مڑور دیا تھا ---

جھٹکے سے چٹاخ کی آواز آئی تھی ---- -

خیام کی چیخیں ابھری تھی ---

آفس کے لوگ وہاں آئے تھے ---

خیام کو ٹوٹے بازو ---

اور عالیار کو اشتعال میں دیکھ کے وہ سب حیران رہ گئے تھے ----

"میری بیوی کے روم میں کیا کر رہے تم ؟ "

اسے دوسرے بازو سے پکڑ کے دھکا دیتے ہوئے باہر نکالا تھا ---

خیام ان سب کے بیچ نیچے گرا تھا -----

درد سے برا حال تھا اس کا ----

عالیار کڑے تیور لیے اس کے قریب آیا تھا ----

اس کے سینے پہ اپنے بھاری بوت والے پاؤں رکھے تھے ---

اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کے غرایا تھا ---

آئندہ مجھے تم میری بیوی کے آس پاس بھی نظر آئے ----- تو اس دن تمہاری زندگی کا "
"آخری دن ہوگا --- گاٹ اٹ

اسے چھوڑ کے وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جانے لگا تھا ---

تو اس کی نظر وہاں کھڑی عنازیہ پہ پڑی ---

جو حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

وہ ابھی ابھی پہنچی تھی ---

اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے ایک نظر اسے دیکھا ---

اور پھر لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا ----

سب کولیگز کبھی عنازیہ کو دیکھتے ---

کبھی خیام کو ---

ایک نے آگے بڑھ کے اسے اٹھنے میں مدد دی تھی ---

خیام کی نظر عنازیہ پہ پڑی تھی --

" عنازیہ ----- "

جبکہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے وہ ویڈیو گھوم گئی تھی ---

غصے سے اس کے قریب آئی تھی ---

اور زور کا تھپڑ اس کے منہ پہ مارا تھا ---

خیام حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا اب ----

" شٹ اپ خیام ---- دوست سمجھتی تھی تمہیں --- "

موبائل اس کی طرف کر کے چلائی تھی

دیکھو --- غور سے دیکھو ویڈیو کو ----- یہ سب واہیات کرتے تمہیں شرم تک نہیں "
آئی ---- میں اتنی گری ہوئی لگی تھی تمہیں- ---- نشے میں تھی تو تم یہ سب کرو گے
----- "

خیام نے شرمندہ سی نظر اس پہ ڈالی تھی --

" ایم سوری عنا---- "

" شٹ اپ خیام ----- "

کہہ کے وہ ایک قہر آلود نظر اس پہ ڈال کے وہاں سے جا چکی تھی ----

باقی سب بھی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے -----

خیام کو اپنی پوزیشن کلئیر کرنا تھا ان سب کے بیچ --

خاص طور سے عنازیہ کے سامنے ---

لیکن وہ اس وقت کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔ ----



ائیرپورٹ پہ منہ پھلائے وہ ارحان کے ساتھ چل رہی تھی ---

ارحان کی نظر اس پہ پڑی تو چہرے پہ خود ہی مسکراہٹ پھیل گئی ----

" ایسے چلو گی تو سب سوچے گیں زبردستی لے جا رہا میں تمہیں "

رواحہ نے ایک نظر اس کے مسکراتے چہرے پہ ڈالی تھی ---

پھر سامنے دیکھنے لگی --

" زبردستی ہی تو ہے "

ساتھ ہی ادھر ادھر نظر پڑی ---

تو سب کا ارحان علی خان کے لئے احترام دیکھنے لگی ----

دل کو کچھ ہوا تھا۔ ۔

کچھ خوشگوار سا ----

وہ جو اس کا ہے ---

سب کا احترام اس کے لئے کتنا دلفریب سا ہے ----

"تو واپس چلتے ہیں ؟ "

وہ اس کی طرف جھک کے پوچھ رہا تھا ---

رواحہ نے چلتے چلتے اس کا بازو تھام لیا ----

ارحان نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی ---

کیمرے کے فلشز ان کے چہرے پہ پڑ رہے تھے ----

میں چاہتی ہوں پوری دنیا کو معلوم ہے کہ میں ارحان علی خان کی ہوں اور ارحان علی "
" خان بس میرے ہیں

وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی مسکراتی دھیمی آواز میں بولی تھی ----

ارحان زیر لب مسکرا پڑا تھا- ---

"مطلب سب لڑکیوں کا دل توڑنے کا ارادہ ہے آپ کا ؟ "

" منہ بھی توڑ دوں گی ان کا "

وہ مسکراتی ہوئی اس کے بازو پہ دباؤ ڈالتے بولی تھی ---

" ایسی لگتی تو نہیں ہو "

وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا ---

" میں کیا کچھ کر سکتی --- یہ ابھی آپ نے دیکھا ہی کہاں ہے "

" اچھا ----- رئیلی "

اس کے انداز پہ ارحان کو ہنسی آ رہی تھی ---

لیکن چہرے پہ سنجیدگی طاری کیے وہ چل رہا تھا --

"یہ کیمرے والے کب تک ہمارا پیچھا کرے گیں ؟ "

رواحہ کو کوفت ہونے لگی تھی اب---

"ابھی کے ابھی "

کہہ کے اس نے اپنے بندوں کو اشارہ کیا -----

اور خود رواحہ کو لیے دوسری طرف سے نکل گیا ---

رش کافی پیچھے رہ گیا تھا ۔۔۔۔۔

رواحہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

" جادو کی چھڑی "

ارحان آنکھ ونک کرتا بولا تھا ۔۔۔۔

رواحہ کو ہنسی آ گئی تھی ۔۔۔

" واؤ "

اور ساتھ ہی اس کا بازو بھی چھوڑا تھا ۔۔

ارحان نے چونک کے اس کی اس حرکت کو دیکھا تھا ۔۔۔۔

لیکن جتایا کچھ نہیں ۔۔۔

مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے ۔۔۔

وہ دونوں اب ائیروپلین میں تھے ۔۔۔۔۔

رواحہ اندر ہی اندر بے حد خوش تھی ارحان کے ساتھ ----

یوں ایک خوبصورت سفر پہ جانا ---

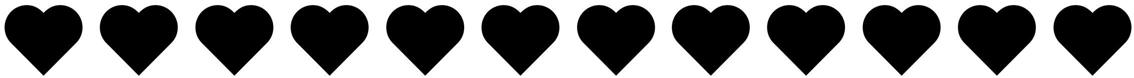
لیکن سامنے سے جتانا نہیں چاہتی تھی وہ ---

اسے نظرانداز کیے وہ میوزک لگا کے بیٹھ چکی تھی ----

جبکہ ارحان اس کی بے نیازی کو دیکھتا ---

زیر لب مسکراتا ----

میگزین دیکھنے لگا ---



عنازیہ رپورٹ بنا رہی تھی ---

اسے کچھ دیر میں آن ائیر جانا تھا ----

جب خیام اسکے آفس میں آیا تھا ----

عنازیہ نے ایک نظر اسے دیکھا ---

بازو پہ پلاسٹر لگا ہوا تھا اس کے ----

چہرے پہ بھی جگہ جگہ زخم تھے ---

آنکھوں کے گرد بھی نیل کے نشان تھے ----

ہونٹ بھی سوجا ہوا تھا ---

نظریں پھیر کے ----

پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی -----

وہ اس کے سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا ---

" ایم سوری عنازیہ "

اس نے شرمندگی سے کہا تھا---

وہ اتنی آسانی سے عنازیہ کو خود سے بدظن نہیں کرنا چاہتا تھا---

میں نشے میں تھا--- مجھے نہیں یاد--- یہ سب کیسے ہوا--- ایم سوری تم تو میری "
" دوست ہو--- میں کیسے تمہارے بارے میں ایسا کرنے کا سوچ بھی سکتا ہوں

عنازیہ نے ایک خاموش نظر اس پہ ڈالی تھی----

خیام نے رونی صورت بنا لی تھی

" میں ہوش میں ہوتا تو یہ سب کرتا---- میں اتنا گرا ہوا لگتا تمہیں۔ "

عنازیہ نے اس کی باتوں پہ یقین کر لیا تھا شاید--

تبھی سر اثبات میں ہلایا تھا----

لیکن خیام کو حیرت ہو رہی تھی کہ وہ ویڈیو بنائی کس نے ہوگی---۔ تبھی پوچھنے لگا

"وہ ویڈیو کس نے سینڈ کی تھی تمہیں۔ ؟ "

"آبان سکندر نے "

اس نے دانت پیستے کہا تھا ---۔خیام کو غصے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ---۔

دل کیا ابھی جا کے اس کا منہ توڑ دے ---

مجھے ٹریپ کرنا چاہ رہا اس ویڈیو کے ٹرو ----۔ لیکن وہ شاید ٹھیک سے مجھے جانتا نہیں "
--- میں اس جیسی ویڈیوز سے ڈر کے خاموش ہونے والوں میں سے نہیں ہوں
------۔ پورے ویب سائٹس پہ لیک بھی کر دیں مجھے فرق نہیں پڑتا --۔ میں پھر بھی
" اپنا کام کنٹینیو رکھوں گی

اس کا لہجہ سرد تھا ---- ۔

بہت کتا اور ذلیل ہے یہ آبان سکندر تو ----۔ تمہیں ڈرنا بھی نہیں چاہئے ----۔ بی بریو "
" -----۔ اس کی تو

خیام بھی اپنا غصہ اتار رہا تھا --

عنازیہ نے اسے ابرو اچکا کے دیکھا

" ریلیکس --- فی الحال تم اپنا ٹوٹا ہوا بازو سنبھالو --- "

خیام سے کھجانے لگا ----

دل ہی دل میں وہ طے کر چکا تھا کہ اب وہ اس بات کا بدلہ عالیار خان سے بہت اچھے طریقے سے لیں گا ----

اسے بس رشنا کو کال ملانی تھی ----

اور رشنا نے اس کی ویڈیو لیک کر دینی تھی ---

پورے ویب سائٹس ---

نیوز چینلز پہ ---

اور عالیار خان سے اس کا بدلہ پورا ہو جانا تھا ---

لیکن سبق تو آبان سکندر کو بھی دینا تھا اس نے ---

جو اس کی یوں ویڈیو بنائی تھی اس نے ----

عنازیہ کے معاملے میں وہ کوئی سودے بازی نہیں کرنا چاہتا تھا

لیکن آبان سکندر بار بار ٹانگ اڑا کے اسے غصہ دلانے کی کوشش کرتا ۔۔۔۔

عنازیہ پیپرز سنبھالتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔۔۔

" میں آن ائیر جا رہی ۔۔۔ ٹیک کئیر "

خیام نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔۔۔

وہ جا چکی تو خیام بھی وہاں سے اٹھ کے اپنے کیبن میں آیا تھا ۔۔۔۔

اپنا موبائل اٹھا کے اس نے رشنا کو کال کی تھی ۔۔۔

ہیلو ۔۔۔۔ اٹس یور ٹرن ناؤ رشنا ۔۔۔۔ وہ ویڈیو لیک کرنے کا وقت ہوا چاہتا ہے ۔۔۔ "

" سو اسٹارٹ رائٹ ناؤ

کال ڈسکنیکٹ کر کے وہ دیر تک ۔۔۔

غیر مرئی نقطے کو گھورتا مسکراتا رہا ۔۔۔۔

عالیار خان سے بدلے کا وقت آن پہنچا تھا اب ---



ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ---

آبان سکندر بیٹھا ---

کسی مووی کو دیکھنے میں محو تھا ---

جب خیام نے حرام مشروب کی گلاس اس کے منہ پہ پھینکی تھی ----

آبان سکندر نے چونک کے اسے دیکھا ---

جو خطرناک تیور لیے اسے گھور رہا تھا ---

پھر دوبارہ سے اپنی پہلے والی پوزیشن میں بیٹھ کے ٹی وی دیکھنے لگا ---

"کس کے ہاتھوں کا کمال ہے یہ ؟؟؟ "

" عنازیہ کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہے تم "

وہ غرایا تھا --

جبکہ وہ مسکرانے لگا --

"آئی جسٹ لو ہر یار ----- تبھی نہیں چھوڑ رہا "

" ابے سالے "

وہ ایک ہاتھ سے اس کا گریبان پکڑ کے غرایا تھا ---

بکواس کی ہے ناں میں نے --- کہ اپنے مسلوں میں عنازیہ کو بیچ میں نہ لا ---- " " سمجھ نہیں آتی تجھے

" وہ خود پاؤں پھنساتی ہے میرے کاموں میں ---- اب بھگتنا تو ہوگا ہی اسے "

وہ اپنی شرٹ اس کی گرفت سے چھڑاتے بولا تھا ---

تیری سینڈ کی ہوئی اس ویڈیو کا اس پہ اثر تک نہیں ہوا -- وہ ڈرتی نہیں ہے تجھ سے "

" اور نہ تیرے اس اوچھے ہتھکنڈوں سے

خیام نے اسے شرم دلانے کی کوشش کرتے کہا تھا ---

جبکہ آبان سکندر ہنسنے لگا تھا ---۔

یار ایسی لڑکیاں مجھے بہت اٹریکٹ کرتی ہے۔ -- ان سے لڑنے کا اپنا ہی مزہ ہوتا "

ہے۔ ---- انرجی زیادہ ہوتی ہے ---- تھکنے کا نام ہی نہیں لیتی ایسی لڑکیاں ----

" خوب جمے گا رنگ --- جب سامنے ہوگیں آبان سکندر اور عنازیہ خان

خیام کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے بے نیاز وہ بولے جا رہا تھا --

خیام نے اپنے لب بھینچ لیے ---

"آبان ---- سن لیں عنازیہ سے فاصلہ رکھ ---- اس سے دور رہ "

" نہیں رہ سکتا ناں -- مجھے بھی محبت ہو رہی اس سے اب تو --- "

آبان ہنستے ہو کہنے لگا ---

خیام نے آگے بڑھ کے اسے چہرے پہ مکہ مارا تھا ----

" اوووو "

آبان خود کو بچاتے اسے دیکھنے لگا ---

" مسلہ کیا ہے تجھے اب ---- اچھا عنازیہ تیری ہی ہے -- چل خوش --- "

خیام صوفے پہ گرتے بیٹھا تھا ----

" کل کے نیوز چینلز --- ویب سائٹس پہ عالیار خان کے ویڈیو کے لنک ہوگیں "

آبان نے چونک کے اسے دیکھا تھا --

"کیا مطلب ؟؟ تو یہ سب عالیار خان نے کیا ہے تیرے ساتھ ؟ "

خیام اثبات میں سر ہلانے لگا ---

" اور اب رشنا بدلہ لے گی عالیار خان سے ان سب کا بدلہ "

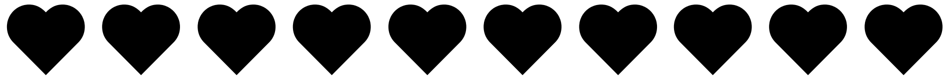
" واؤ ---- کمال ہوگیا یہ تو ---- مطلب کل بہت امپورٹنٹ دن ہے تیرے لئے "

آبان اسے سراہتے بولا تھا --

" اور عالیار خان کی بربادی کی شروعات "

اس کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ تھی ---

اسے اب کل کا انتظار تھا بے صبری سے



دھڑام سے دروازہ کھول کے وہ اندر آئی تھی ---

اپنے بیڈ پہ سوئے اس شخص پہ نظر پڑی ---

جو مزے سے سو رہا تھا ----

پوری دنیا اس کی لیکڈ ویڈیو کس تماشا کر رہی تھی۔ --

اور یہ مسٹر دنیا جہان سے بے خبر سو رہا تھا ----

ایک پل کو جی چاہا ---

بھاری سا ڈیکوریشن پیس اٹھا کے اس کے منہ پہ مار دیں ----

بیڈ کے قریب آ کے اس نے پانی سے بھرا جگ اس پہ انڈیلا تھا ---

وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا تھا ---

کچھ لمحے تو سمجھ نہیں آئی ---

کہ ہو کیا رہا ہے ---

عنازیہ پہ نظر پڑی ----

تو اسے گھورنے لگا

''کیا مسلہ ہے اب تمہیں صبح صبح ''

وہ جھنجھلایا تھا --

عنازیہ نے اس کا موبائل اٹھا کے اس کے منہ پہ پھینکا تھا ----

عالیار نے ہوشیاری سے خود کو سائیڈ پہ کیا تھا ---

کھول کے دیکھ لو --- "

اپنا تماشا -----

پورے نیوز چینلز --- ویب سائٹس ---- اینٹرنیٹ --- فیس بک ---

" ہر جگہ تمہارا منہ کالا ہو رہا ہے

وہ چلائی تھی ---

اور مزے کی بات -- سب مجھ سے آ کے پوچھ رہے از اٹ ٹرو عنازیہ ---- یو بلڈی "

"تمہاری وجہ سے میری عزت کی بھی دھجیاں اڑ رہی ہے ******

عالیار نے اس کی گالی پہ اپنے لب بھینچ لیے تھے --

"کیا بکواس ہے "

وہ اپنا موبائل کھول کے دیکھنے لگا --

اور واقع ہر طرف اس کی اور رشنا کی ویڈیوز ہی تھی ---

یو ٹولڈ می کہ تم نے کچھ نہیں۔ کیا --- رشنا تمہارے قریب آئی تھی --- تم بھکے نہیں تھے ----

Then what the hell is this Aaliyar Khan "

وہ چلائی تھی ----

جبکہ عالیار ویڈیو دیکھ رہا تھا ---

جس میں وہ صوفے پہ بیٹھا ہوا تھا --- اور رشنا شارٹ ڈریس میں ملبوس ---

اس پہ جھک رہی تھی ----

اپنی انگلی کی پور سے اس کی گردن چھو رہی تھی ----

اپنے لب اس کے لبوں کے قریب کر رہی تھی ---

اور آگے کی ویڈیو نہیں تھی ---

اس نے عنازیہ کی طرف دیکھا ---

جس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا ---

اور آنکھیں پانیوں سے بھر چکی تھی ---

" عنازیہ یہ جھوٹ ہے ---- میں نے رشنا کے ساتھ کچھ نہیں کیا -- ویڈیو ہی ہاف ہے ---- آگے کی ویڈیو میں تمہیں صاف دیکھ جائے گا کہ میں بے قصور ہوں "

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا --

" اور کتنا جھوٹ بولو گے تم عالیار خان --- کتنا جھوٹ ؟

کتنا گراؤ گے خود کو میری نظروں میں ---

میں وہاں نہ آتی ---

" تم مجھے نہ دیکھتے تو تم بھی

وہ آگے نہ بول پائی --

آنسوؤں سے اس کا گلا رندھ گیا تھا ---۔

" بدکرداری کا ثبوت ہی چاہیئے تھا میڈیا کو -- لو مل گیا "

عالیار بیڈ سے اتر کے اس کے پاس آیا تھا --

" .....عنا "

" بس -- "

عنازیہ نے ہاتھ اٹھا کے اسے آگے آنے سے روکا --

" میرے قریب مت آؤ عالیار --- نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے کہ میں نے تم سے محبت کی --- "

وہ آنسو بھری سے اسے دیکھتی چلائی تھی ----

" عنازیہ --- "

وہ بے بسی کی انتہا پہ تھا ----

اور اس کی وہ شکوہ کرتی نگاہیں ----

کیا میں کافی نہیں تھی تمہارے لئے عالیار ؟؟؟ ایسا کیا تھا اس میں جو مجھ میں نہ " " ڈھونڈ پائے تم ---

وہ اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ کے چلائی تھی ---

میں سکون نہ دے پائی تمہیں۔ ؟؟؟ میرا وجود تمہاری خواہشات کی تکمیل کے لئے " " ناکافی تھا عالیار --- جو رشنا کے پاس چلے گئے ---- اور سب مجھ سے پوچھ رہے

وہ اس کی شرٹ چھوڑ کے ----

وہیں نیچے بیٹھ کے رونے لگی ---

" سب مجھ سے پوچھ رہے --- کیا یہ سچ ہے --- عالیار ایسا ہے کیا "

وہ رو رہی تھی ---

اپنے اعتبار کے ٹوٹنے کا ماتم کر رہی تھی ---

عالیار کو سمجھ نہیں۔ آ رہی تھی ---

کیسے اسے اپنی صفائی دے ---

کیسے اس کا دل خود سے صاف کرے ---

وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا ----

اس کے بالوں کو چھونے لگا ---

عنازیہ نے اس کے ہاتھ نفرت سے جھٹک دیے ---

"کیوں عالیار ؟؟؟ کیوں ؟ "

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی ---

اپنی حفاظت کرنا --- "

اپنے جسم کی حفاظت کرنا بس ایک عورت کے لئے ہی ہے --

مرد کے لئے کچھ نہیں ہے ؟؟ -

"محبت میں وفا کرنا کیا مرد کو نہیں سکھایا گیا ؟؟؟

عالیار کی آنکھ سے آنسو پھسل کے گال پہ گرا تھا ---

"تمہیں لگتا ہے عنازیہ کہ میں ایسا ہوں ؟ "

اس نے ٹوٹے لہجے میں پوچھا تھا ----- 

کیا میں اتنا گرا ہوا ہوں عنازیہ ؟؟ "

"اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے پوچھو خود سے کہ میں اس گناہ کا مرتکب ہو چکا ہوں ؟

عنازیہ کو اس کی آنکھوں میں سچائی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی -----

" پوچھو خود سے عنازیہ ---- "

" دھوکا نہیں۔ کھاؤں گی اب تمہارا عالیار خان "

عنازیہ نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا ---

عالیار اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھ رہا تھا ------

اگر تمہیں لگتا ہے میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں --- "

تم سے بے وفائی کا مرتکب ہوا ہوں ---

تو تمہیں کبھی جھوٹا پروف نہیں کروں گا میں عنازیہ ---

" کبھی نہیں ----

وہ عنازیہ کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا ---

بس دل میں ایک کسی سی رہے گی ساری عمر کہ کاش عنازیہ --- ایک بار سہی --- "
" میرا اعتبار تو کر لیتی

اس کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی ---

عنازیہ نے سر جھٹک کے رخ موڑا تھا------

عالیار اپنی جگہ سے کھڑا ہو چکا تھا-----

"میں محبت میں کبھی گناہ کا مرتکب نہیں ہوا عنازیہ خان ----"

کہہ کے وہ وہاں سے جا چکا تھا----

عنازیہ اسے جاتا دیکھتی رہی تھی ----

وہ شخص عجیب ہی تھا---

ٹوٹا ہوا سا---

بکھرا ہوا سا---

!!! تھکا ہوا سا لگا تھا اسے ابھی وہ شخص ----



" میم عنازیہ "

وہ جیسے کی گاڑی سے باہر نکلی ---

ایک ہجوم سا اس کی طرف بڑھا تھا -------

مائیک اور کیمرے ہاتھ میں لیے -----

وہ سب جیسے اسی کے ہی منتظر تھے --

میم عنازیہ -- آپ نے جو عالیار خان پہ بدکرداری کا الزام لگایا تھا --- آج وہ سچ ثابت " "ہوا ہے --- آپ کیا کہنا چاہے گی اس بارے میں ؟

کوئی سوال کر رہا تھا --

"میم عنازیہ اب کیا کرنے والی ہے آپ ؟؟ ڈائیورس لے گی آپ ؟؟ "

دوسرا سوال داغا گیا تھا ---

میم عنازیہ --- عالیار خان نے اپنی اس حرکت سے آپ کی محبت کا سودا کیا ہے "
"---- کیا کہنا چاہے گی آپ ؟

"رشنا کے ساتھ کب سے تعلقات تھے عالیار خان کے ؟؟؟ "

سوال پہ سوال داغے جا رہے تھے ---

اور عنازیہ ان کے بیچ سے ہو کے گزرتی ---

آفس کی طرف جا رہی تھی ----

گارڈز عنازیہ کے دونوں طرف ساتھ ساتھ چل رہے تھے ---

رپورٹرز کو عنازیہ سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے تھے ---

آفس کے اندر پہنچتے ہی عنازیہ نے سکھ کا سانس لیا----

باہر شور سا برپا تھا --

میم عنازیہ --- میم عنازیہ --- کر رہے تھے سب ---

اس کا جواب جاننا چاہ رہے تھے سب۔ ۔

اس کا ری ایکشن دیکھنا چاہ رہے تھے سب ---

وہ سر تھام کے اپنے روم میں آ کے بیٹھ گئ ---

جب امتسال اس کے پاس آئی تھی --

" عنازیہ "

اس نے نم آنکھوں سے امتسال کو دیکھا تھا ------

" سب ختم ہو گیا امتسال "

امتسال نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا تھا ---

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی ---

عالیار خان ---

اس کی محبت --- اس کا شوہر تھا وہ ----

اسے کبھی ایسی امید نہیں۔ تھی عالیار خان سے ----

اور اب ---

سب جیسے ختم ہو چکا تھا ---

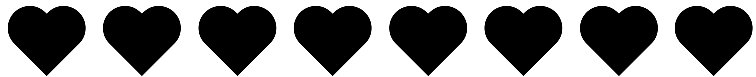
جبکہ پاس کھڑا خیام زیر لب مسکرا پڑا تھا ---

عالیار خان کی بربادی شروع ---

اور

عنازیہ خان غم سے نڈھال ہو کے اب خیام کی پناہوں میں آلئے گی ---

خیام وہاں کھڑا یہی سوچ رہا تھا ---



" اوہ ہیلو ڈارلنگ ---- عالیار خان "

رشنا کی آواز ائیر پیس پہ سنتے ہی ---

غصے کی لہر اس کے وجود میں شدت سے دوڑی تھی ----

یہ ہو کیا رہا ہے عالیار --- ایوری وئیر رشنا اور عالیار خان ہو رہا --- آئی مین میرا نام "
"تمہارے نام کے ساتھ لیا جا رہا ہے ---- وہاٹ آ پلیزینٹ سرپرائز فار می

ایک ادا سے کہتی وہ اس کا اشتعال بڑھا گئی تھی ---

" شٹ اپ یو بچ ----- یہ کیا بیہودہ حرکت ہے "

وہ غرایا تھا جبکہ رشنا ہنسنے لگی تھی --

ارے کوئی نہیں ڈئیر عالیار --- ڈونٹ بی سو ہائپر --- اوہ کم آن بیبز --- یہ سب تو "
" ہونا ہی تھا ایک دن

"شٹ اپ رشنا --- یو نو بیٹر کہ اس ویڈیو کی کوئی اہمیت نہیں۔ ہے --- تم اس ویڈیو کو غلط رنگ دے رہی ہو"

وہ چلایا تھا ---

"ہاں ناں --- اس کا تو دوسرا سین میرے پاس ہی ہے --- جب تم نے مجھے دھکا دے کے خود سے الگ کیا تھا -----"

اس کی آنکھوں میں آگ دہک رہی تھی ابھی ----

"اسی کا تو بدلہ ہے یہ سب مائی ڈئیر عالیار ---- ویسے بھی عالیار خان میرا نہ ہو سکا تو وہ عنازیہ کا کیسے ہو سکتا ہے۔ ---- اب ہوگا یہ کہ تمہیں میرے پاس ہی آنا پڑے گا ---- تلوے چھاٹتے آؤگیں تم --- کیونکہ عنازیہ کے لئے ہمارا مجنوں خیام ہے ناں --- سنا ہے بڑا مجنوں بنا پھرتا ہے عنازیہ کے لئے ----"

وہ ایک ادا سے بولی تھی ---

"بکواس بند کرو --- "

وہ دھاڑا تھا -----

برداشت کی حد ختم ہو رہی تھی ----

ارے اتنا غصہ --- چہ چہ چہ ---- اوہ کم آن اتنا غصہ تمہارے اس خوبصورت چہرے "
پہ نہیں جچتا ---- اب تم اکیلے رہ گئے ہو ---

عنازیہ تو خیام کی ہونے لگی --

" تو کم میرے پاس -- آئی ایم ہئیر فار یو بیبز

وہ اسے غصہ دلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی ---

اس نے موبائل بیڈ پہ پھینکا تھا ----

غصے سے کمرے کی ہر چیز تہس نہس کر رہا تھا -----

وہ مرد تھا --

ایک مضبوط مرد ---

اسے اپنے امیج کی بھی پرواہ نہیں تھی --

لوگ کیا سوچتے ہیں --

میڈیا کیا کہتا ہے ---

اسے پرواہ تھی تو بس عنازیہ خان کی --

جو اس سے بدظن ہو چکی تھی ----

اور یہی بات اسے توڑ رہا تھا ---

رشنا کے لئے اس کا اشتعال بڑھتا جا رہا تھا ----

اس کے ذہن میں رشنا کی باتیں گونجنے لگی --

خیام اور عنازیہ ----

غصے سے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے پہ پنچ مارا تھا ----

اس کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا ---

اسے پرواہ کب تھی اس زخم کی ---

وہ اپنے دل کے زخم پہ رو رہا تھا ----

وہیں صوفے پہ سر تھام کے بیٹھ گیا ---

" عنازیہ --- "

وہ چلایا تھا ---

" میں بے قصور ہوں عنازیہ --- کیسے یقین دلاؤں --- کیسے "

اس کو دل اپنا ماتھا پیٹنے کو چاہ رہا تھا-----

وہ اپنی محبت کھونے جا رہا تھا ---

اپنی زندگی میں ---

عنازیہ خان وہ پہلی لڑکی تھی --

جسے اس نے ٹوٹ کے چاہا تھا --

اور

اب اسے ہی کھو چکا تھا وہ ----

اس کا دل جیسے گہری کھائی میں گرتا محسوس ہو رہا تھا اسے -----

محبوب کی آنکھوں میں سپنے لئے شک دیکھنا ---

اپنے لئے بے یقینی دیکھنا ---

اپنے لئے اسے بدظن ہوتے دیکھنا ---

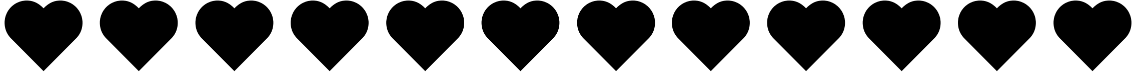
بہت تکلیف دہ ہوتا ہے --

اور

جب آپ سے وہ دور چلا جائے ----

تب آپ کی سانسیں بھی وہ اپنے ساتھ لے جاتا ہے ---

آپ سے بہت دور ---!!!



ایک بار ---

دو بار ---

تین بار ---

عنازیہ بار بار وہ ویڈیو پلے کر کے دیکھ رہی تھی۔ ---

وہ جاننا چاہتی تھی ---

عالیار خان کا سچ وہ جاننا چاہتی تھی ----

اسے عالیار کی آنکھوں میں سچائی نظر آئی تھی ---

وہ عنازیہ سے جھوٹ نہیں بول سکتا ---

اس کا دل گواہی دے رہا تھا -------

اور

اس نے کچھ نوٹ کیا تھا ---

ویڈیو نامکمل تھی ---

ایڈیٹ کر کے ہاف ویڈیو دکھائی گئی تھی میڈیا کو ----

عالیار لب بھینچے جس طرح سے ----

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے ------

اور اس سے آگے کی ویڈیو نہیں تھی ----

عالیار کے الفاظ کی بازگشت تھی اس کے کانوں میں ----

موبائل سائیڈ پہ رکھ کے ---

اس نے اپنے درد کرتے سر کو ہاتھوں پہ گرایا تھا -----

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی --

کہ وہ کیسے کوئی راستہ ڈھونڈے ---

کیسے حقیقت تک پہنچے ----

جب کافی کا مگ اس کے سامنے رکھا گیا تھا ---

اس نے چونک کے اوپر دیکھا --

تو خیام مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا ---

"کافی -- "

عنازیہ نے گہرا سانس لے کے اثبات میں سر ہلایا ---

خیام بھی اس پہ بھرپور نظر ڈالتا ---

اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا ----

" ڈسٹرب لگ رہی ہو "

وہ پوچھنے لگا --

"ہاں ---- نہیں آئیڈیا کہ کیا سچ ---- "

لیکن کچھ سوچ کے چپ ہو گئی تھی وہ ----

"کیا ہوا ---- چپ کیوں ہو گئی "

خیام کی سوالیہ نظریں اس پہ تھی --

عنازیہ نے نفی میں سر ہلایا ----

"کچھ نہیں ---- بس تھوڑا تھک گئی ہوں "

وہ کافی کا سپ لیتے ہوئے بولی تھی ---

خیام اس کی ادھوری بات سے بدمزہ ہوا تھا --

لیکن خاموش رہا تھا ----

"رشنا کو جانتے ہو تم ؟ "

وہ یونہی عام سا سوال کر رہی تھی جبکہ خیام بوکھلا ہی گیا --

" ن--- نہیں تو "

" ہمممم "

وہ پرسوچ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی -----

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو ؟ "

خیام گڑبڑا ہی گیا تھا ---

عنازیہ نے سر جھٹکا ---

"کچھ نہیں -- بس کچھ سوچ رہی تھی --- "

"کیا سوچ رہی ہو ؟ "

اس نے پھر سے سر جھٹکا --

"تمہارا زخم کیسا ہے اب خیام ؟ "

وہ پوچھ رہی تھی ---

خیام مسکرانے لگا --

بیٹر ہوں بس ----- تمہارے عالیار خان نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مجھے مروانے "
" میں

عنازیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ----

" رشنا کسی بات کا بدلہ لینے کے لئے ایسا کر رہی ہے آئی تھنک "

عنازیہ اچانک سے بولی تھی --

خیام چونکا تھا --

"کیسا بدلہ "

اس سب کے پیچھے جسٹ رشنا نہیں -- کوئی اور بھی ہے جو اس کے ساتھ یہ سب "
"کر رہا ہے

عنازیہ بولی تھی ---

"ک --- کون ؟ "

خیام کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا ---

عنازیہ کی نظریں اس پہ تھی --

اور وہ کنفیوز سا ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا ---



عین --- جب تم ہنستی ہو ناں --- "

تو میرا دل کرتا ہے کہ میں تمہاری ہنسی سے ---

" تمہارے چہرے پہ بننے والے ان چھوٹے چھوٹے ڈمپلز میں دفن ہو جاؤں ---

آحان محبت سے چور نظروں سے اسے دیکھتے کہہ رہا تھا ---

وہ مسکرائی تھی ---

پلکیں جھکا کے ---

آحان نے اپنی انگلی کی پور سے ---

اس کے گالوں پہ بننے والے ان ڈمپلز کو چھوا تھا -----

وہ بہت دلچسپی سے اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھ رہا تھا ---

میری محبت --- "

جب تمہارے چہرے پہ شائن کرتی محسوس ہوتی ہے مجھے عین ---

" تو دل چاہتا ہے کہ ---

وہ رک گیا تھا --

عین اسے دیکھنے لگی ---

"کہ ؟؟"

اس نے اچانک سے پوچھا تھا --

آحان زیر لب مسکرایا تھا ---

بے اختیار ہو کے --- "

"تمہیں مکمل محبت کردوں ----

وہ مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی ----

دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی ---

گال دہکنے لگے تھے ---

آنکھیں جیسے بے اختیار ----

اس کی گہرے آنکھوں کو چوم رہی تھی ---

پلکیں جھکانا محال سا لگا تھا ---

"آحان --- یہ اسمیل کیسی ہے ؟؟ "

وہ کھوئی کھوئی سی پوچھ رہی تھی ---

"کون سی اسمیل ؟؟ "

آحان بھی کھویا کھویا سا تھا ---

" میرا چکن "

وہ ایکدم سے ہڑبڑا کے اوون کی طرف بھاگی تھی --

یہ آحان کا کچن تھا ---

جہاں عین اپنی کارستانی انجام دے رہی تھی ---

" اوہ شٹ "

چکن آدھا جل گیا تھا ---

آحان بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے آیا تھا ---

دیکھو ناں۔ "

" تمہیں محبت کرنے کا خیال بھی ابھی آیا تھا

عین روٹھے انداز میں بولی تھی --

آحان گہرا مسکرایا --

قریب آنے نہیں دیتی ہو --"

" محبت کیسے کرے گیں

عین نے گھور کے اسے دیکھا --

لیکن وہ زیر لب مسکرا رہا تھا ---

پھر عین نے رونی صورت بنائی --

" اوہ کم آن لیو اٹ ---"

اس کا ہاتھ تھام کے اسے ڈایینگ ٹیبل کی طرف لا کے --

کرسی پہ بٹھایا تھا --

" میں باہر سے آرڈر کر لیتا ہوں --- "

عین نے روٹھے انداز میں اسے دیکھا --

جبکہ وہ مسکراتا اب کال ملا رہا تھا اپنے موبائل سے ---

---------

" عین سے عنازیہ خان بن گئی تم آج میرے لئے --- "

ماضی کی یادیں تھی ---

سگریٹ کا دھواں تھا ---

اور

نشے میں دھت اس کا وجود تھا ---

ہمکلامی سی کی تھی اس نے خود سے ---

لہجہ درد سے چور تھا ---

آنکھیں کرب زدہ تھی۔ --

"ول یو میری می عین ؟؟ "

" نو "

آوازوں نے پھر سے تنگ کیا تھا ---

وہ اپنا سینہ مسلنے لگا --

آنکھوں میں نمی سی تھی --

آحان خان سے میں آبان سکندر بن گیا --- "

اور

تم آحان خان کو چھوڑ کے --

" عین سے عنازیہ خان بن گئی ---

اسے عنازیہ کا عالیار کے ساتھ --

مسکراتا چہرہ یاد آیا ---

تو درد سے آنکھیں میچ کے --

اس نے اس زہر بھرے سگریٹ کے لمبے لمبے کش لیے تھے ----

" محبت کرتی ہوں تم سے آحان --- "

محبت بھری آواز ابھری تھی اس کے کانوں میں ---

اسکے ہاتھوں میں واضح لرزش تھی ----

اور میں نفرت کرتا ہوں تم سے عنازیہ خان --- "

" بے حد نفرت --

وہ غرایا تھا خود پہ ہی ---

" اور اپنی نفرتیں تم میں انڈیل دوں گا --- "

اس کی گہری آنکھوں میں سرخ رنگ کی دوڑیں سی بنی تھی ---

اسے کسی بات سے غرض نہ تھی --

کہ خیام کیا کر رہا ہے ---

عالیار کو نیچا دکھانے کے لئے --

عنازیہ کو تنگ کرنے کے لئے --

اسے اپنے قریب لانے کے لئے ---

اس نے آج تک اپنا دل کسی کے سامنے نہیں کھولا تھا --

خیام جو اس کا دوست تھا --

اسے بھی آج تک علم نہ ہو سکا کہ عنازیہ کا کیا رشتہ ہے آبان کے ساتھ ---

وہ ڈرگ ڈیلر جس لڑکی کی وجہ سے بنا --

وہ عین کوئی اور نہیں --

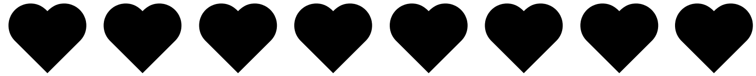
!!!! بلکہ عنازیہ خان ہے ---

اپنی نفرتیں تمہارے رگ رگ میں بھر دوں گا عنازیہ خان -- "

" جس طرح سے تم نے مجھے سراپا نفرت بنا دیا ---

آواز سرد تھی ---

آنکھیں بھی سرد تھی ---



تیری یاد آئے جب مجھ کو

میں لوٹ آؤں گا --

وہ بھیگی رات --

جب بارش ہو ---

" میں بھیگ جاؤں گا ---

آنکھیں موندے ---

گٹار بجاتے وہ اپنی آواز کے سر بکھیر رہا تھا ---

عنازیہ اسے آنکھوں میں نمی اور محبت سمائے --

محویت سے دیکھ رہی تھی ---

فاصلے --- سمٹ نہ سکے "

راستے ---- جو مٹ نہ سکے

ان فاصلوں کو ---

سمٹنا ہے ----

ان راستوں پہ --

چلنا ہے ------------

دل کی بات --

کوئی جانے نا جانے

میں کہہ جاؤں گا ---

وہ تیرے ساتھ

گزارے لمحے --

" نہ بھول پاؤں گا

اس نے آنکھیں کھول کے عنازیہ کو دیکھا تھا ---

عنازیہ کو اس کی آنکھوں میں بھی نمی کی جھلک دکھائی دی تھی ---

"آحان ۔۔۔ کیا ہوا ؟ "

وہ مسکرانے کی کوشش کرنے لگا ۔۔

سر جھٹک کے اس کے گال کے ہلکے سے چھوا تھا ۔۔۔

جب بھی کچھ سنانے لگتا ہوں ۔۔ "

" میری آنکھوں میں تمہارا ہی چہرہ اترتا ہے ہمیشہ

عنازیہ مسکرانے لگی ۔۔

اچھا ہے ناں ۔۔ "

" کبھی مجھے بھولنے کا موقع ہی نہیں ملتا ہوگا تمہیں

" بھولنا چاہتا بھی نہیں۔ ۔۔۔ "

اس کے بالوں کو سنوارتے اس نے کہا تھا ۔۔۔

عنازیہ پلکیں جھکا گئی ۔۔۔

آحان کو اس پہ بے اختیار پیار آیا تھا --

گٹار گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ رکھ کے وہ اس کا ہاتھ تھام کے ---

اس کے ہاتھ کی انگلی میں موجود رنگ کو چھونے لگا ---

" پلکیں جھکا کے مجھے ان آنکھوں کو پڑھنے سے روک کیوں دیتی ہو عین "

وہ دھیمے لہجے میں سرگوشی کر رہا تھا ---

باہر ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی ---

وہ دونوں شہر سے قدرے دور ایک پرسکون جگہ پہ تھے ---

عنازیہ نے مسکرا کے --

پلکیں اٹھائی تھی ----

آحان کی گہری آنکھوں میں جذبوں کا جہان آباد تھا ---

.عنازیہ کے گال دہک اٹھے تھے --

" تو تم بھی ایسے مت دیکھا کرو مجھے -- "

"کیوں نہ دیکھوں ؟ "

وہ پھر سے پلکیں جھکا گئی --

" میں کنفیوز ہو جاتی ہوں --- "

آحان دھیرے سے ہنس پڑا تھا ---

میں تو ابھی انکل سے کہنے جا رہا --- "

مجھے آپ کی بیٹی سے نکاح کرنا ہے ---

" جب میرے ڈیڈ آئے تو انھیں انکار مت کیجیئے گا پلیز

آحان کے کہنے پہ ---

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا- -

بابا سے کہو گے ؟؟ "

"ابھی ؟؟

" یس -- "

وہ کندھے اچکا گیا ---

اور بابا نے کہا نو --- "

"تو ؟؟؟

وہ گھبرانے کی ایکٹنگ کرتی بولی تھی ----

" تو اٹھا کے لے جاؤں گا "

عنازیہ کو ہنسی آگئی --

" اتنی ہمت آگئی ہے تم میں "

"دکھاؤں کتنی ہمت ہے ؟؟ "

وہ اس کی طرف جھکتے بولا تھا ---

تو عنازیہ بوکھلا سر نفی میں ہلانے لگی -----

جبکہ آحان اپنے اور اس کی طرف کا دروازہ بند کر کے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا ----

گاڑی جب عنازیہ کے گھر کے سامنے رکی ---

تو طلال خان پہلے سے وہاں موجود تھے ----

دونوں باہر آئے تھے --

" اسلام علیکم بابا --- "

عنازیہ نے آگے بڑھ کے سلام کیا --

" اسلام علیکم انکل "

آحان نے بھی احترام سے انھیں سلام کیا تھا ---

"وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا ؟ "

طلال خان بھی محبت سے اسے دیکھتے پوچھ رہے تھے ---

الحمدللہ آپ کی دعائیں ہیں -- "

"آپ کی طبیعت کیسی ہے اب ؟

عنازیہ دونوں کو مسکرا کے دیکھ رہی تھی ---

ٹھیک ہوں -- "

چلو اندر ----

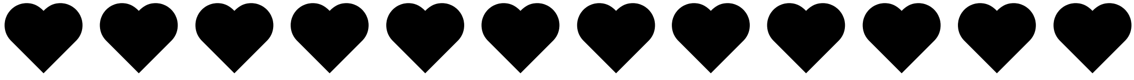
شام کی چائے پہ اچھا خاصا اہتمام ہوا ہے --

" تم بھی ساتھ دو ہمارا

" جی انکل --- "

طلال خان آگے بڑھے تو ---

عنازیہ اور آحان بھی ایکدوسرے کو مسکرا کے دیکھتے ہوئے ان کے پیچھے ہی اندر کی طرف بڑھ گئے تھے ----



اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتی---

وہ واشروم سے نکلی تھی ----

یونہی بے خیالی میں وہ سوئے ہوئے ارحان کے سرہانے آ کے کھڑی ہو کے اسے غور سے دیکھ رہی تھی -----

ہائے دشمن جاں ---

دل دھک سے رہ گیا تھا اس کا ---

مردانہ وجاہت کا مکمل شاہکار ----

کوئی اتنا پیارا بھی ہو سکتا ہے --

وہ بھی پورے کا پورا پیارا ---

وہ سوچتی اس پہ جھکی تھی ---

نم بالوں کی بوندیں ارحان کے چہرے پہ گری تھی ----

-- ایک پل کو دل چاہا ---

جھک کے اس چہرے کو ---

اپنے نرم و نازک لبوں۔ سے چھو کے ------

اس بے حد حسین احساس کو اپنے دل میں اتارے ----

ارحان کے بوجھل سانسوں کی تپش اسے اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی ----

تو دل جیسے پسلیوں سے باہر آنے کو مچلنے لگا ------

اس کے قربت کی خواہش ---

رواحہ کے دل پہ جیسے حاوی ہونے لگی تھی ----

اور ایک منٹ کی دیر بھی نہ ہوئی تھی ---

جب ارحان نے ---

اس نازک سراپے کو کھینچ کے خود پہ گرایا تھا ---

رواحہ اس اچانک افتاد پہ بوکھلا گئی تھی ----

اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی ---

ارحان نے اسے بیڈ پہ ---

اپنے پہلو میں گرایا ---

اور خود اس پہ جھکا اس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ----

"م--- میں ------ "

اسے بوکھلاہٹ میں سمجھ نہیں آئی تھی کہ کیا کہے اب ارحان کو ----

" چ--- چھوڑیئے مجھے "

وہ اٹھنے لگی ---

لیکن ارحان کی گرفت میں وہ پھنس کے رہ گئی ----

جب جاگ رہا ہوتا ہوں تب تو کتراتی ہو مجھ سے --- اور جب سو رہا ہوتا ہوں تب اتنے "
" قریب آتی ہو ----

ارحان اسے نظروں کے حصار میں لیے کہہ رہا تھا ----

کچھ ہی دن ہوئے تھے ---

اسے ارحان کی زندگی میں شامل ہوئے ----

لیکن شاید اس کے عشق کی شدت ہی اتنی تھی ----

کہ ارحان کو رواحہ بے حد اپنی اپنی ہی لگنے لگی تھی -----

ایسا کچھ نہیں۔ ۔۔ میں تو وہ ۔۔۔۔۔ ہاں میں دیکھ رہی تھی سانس کیوں نہیں لے "

" رہے آپ

اسے کچھ اور نہ سوجھا ۔۔۔

تو یہ بھونڈا سا بہانہ بنا دیا ۔۔۔

ارحان زیر لب مسکرانے لگا ۔۔

" نہیں آ رہی سانس ۔۔۔ تم ان ہیل کردو پلیز "

اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کے رواحہ کی تو روح ہی جیسے فنا ہونے لگی ۔۔۔۔۔

" چھوڑئیے مجھے ۔۔۔ "

وہ پھر سے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی ۔۔۔

"نہ چھوڑوں تو ؟؟؟ "

رواحہ نے رک کے اس کے چہرے کو دیکھا تھا ۔۔۔

آج تو نظریں ہی کچھ اور کہہ رہی تھی ----

چہرہ دہکنے لگا تھا رواحہ کا ----

سانسیں تیز رفتار ٹرین کی طرح چلنے لگی تھی ----

پلکیں من من بھاری ہو چکی تھی ----

وہ نظریں جھکا گئی تھی ---

ارحان نے دلچسپی سے اس ادا کو دیکھا تھا -------

محبت کی الوہی چمک سی تھی رواحہ کے چہرے پہ- ---

ہزاروں خوبصورت رنگ بکھرے پڑے تھے اسکے چہرے پہ ---

تمہیں دیکھ کے کہیں سے نہیں لگتا --- کہ تم میرے محبت بھرے ستم سہہ سکو گی "

" اپنی نازک سی جان پہ

اس کی سرگوشی پہ رواحہ نے پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا ----

"آپ کو مجھ سے محبت ہی کب ہے ؟؟"

بنا سوچے سمجھے شکوہ ہوا تھا ----

ارحان کے لبوں پہ مسکراہٹ ٹھہر گئی تھی ---

اور جب رواحہ بات کی تہہ تک پہنچی ---

تو شرم سے پانی پانی ہونے لگی تھی ---

وہ پلکیں ہی جھکا گئی ----

وہ اتنے قریب تھے ---

کہ کوئی فاصلہ ہی نہیں تھا دونوں کے بیچ ----

اوپر سے ارحان اپنے لب ---

اس کے کپکپاتے لبوں کے بے حد قریب کر کے ----

رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی ---

رواحہ کے لئے تو سانس لینا بھی دشوار لگ رہا تھا ---

"اور اگر کہہ دوں کہ محبت ہے تو ؟ "

وہ دھیمی آنچ دیتی سرگوشی میں پوچھ رہا تھا ----

رواحہ علی خان ----۔ اعتراف کرنے جا رہا ہوں میں ---۔ "

"کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے تو ؟؟؟

وہ پھر سے مدھم سرگوشی کر رہا تھا۔ --

اور

رواحہ اتنی قربت میں ---

اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی ----۔

ارحان نے نرمی سے ان آنکھوں پہ اپنے لب رکھے تھے ---

اور رواحہ تو جیسے آنکھیں موندے ---

اس لمس کو اپنے اندر جذب کرنے لگی ----

اس کا نازک سا وجود کانپ رہا تھا ----

من پسند شخص اتنے قریب ہو --

اور

اظہارِ محبت بھی کرے ---

تب ہوش کہاں رہتا ہے کسی بات کا -----

" ا---- ار ---- ارحان "

وہ ہکلائی تھی ---

اس نے اپنے لبوں سے ---

ان نازک لبوں کو چھوا تھا -----

بے حد نرمی سے ---

بے انتہا محبت سے -----

رواحہ کو اپنی سانس مدھم ہوتی محسوس ہوئی تھی ----

آنسو اس کے گالوں پہ پھسلے تھے ----

ارحان نے ان آنسوؤں کو محسوس کیا --- تو چونکا تھا ----

" رواحہ "

اس کی سرگوشی پہ ---

رواحہ نے بے اختیار اس کی شرٹ مٹھی میں بھینچی تھی ----

سسکی سی نکلی تھی ----

ارحان دھیرے سے مسکرا پڑا ---

اپنی گرفت نرم کی تھی اس نے اب- -- -

" اتنی نازک سی تو ہو تم رواحہ ---- کیسے سہہ پاؤ گی مجھے تم "

ارحان کے کہنے کی دیر تھی ---

رواحہ اسکے سینے منہ دے کے سسک پڑی تھی -----

" ہئی ---- کیا ہوا ہے رواحہ "

وہ اب بھی نرم سی سرگوشی کر رہا تھا ---

" شکرگزاری کے آنسو ہیں یہ ارحان --- "

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا ----

آپ میرے ہیں --- صرف میرے ----- اس خوبصورت احساس کے لئے شکرگزاری " کے آنسو ہیں ----

میں جتنی خوش قسمت ہوں ----

" اپنی خوشقسمتی پہ نازاں ہونے کے آنسو ہیں یہ ----

وہ کتنی معصوم سی تھی ---

کس قدر معصومیت سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی ---

ارحان بس دیکھے گیا اسے ---

وہ جو شادی کی پہلی رات ---

یوں اسے چھوڑ گیا تھا ---

ہکا بکا ---

جسے اپنی تذلیل محسوس ہوئی تھی ---

جو اپنی تذلیل پہ روئی تھی ----

آج

وہ یوں اس سے اظہار کرتی کتنی معصوم سے لگ رہی تھی ----

اس نے بےتابی سے اسے باہوں میں بھر لیا------

میں محبت اور عشق سے گندھی ہوئی رواحہ کو خود سے کیسے دور کر سکتا ہوں مسز رواحہ "
" علی خان ------ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا

وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا ---

رواحہ جیسے پرسکون ہو گئی تھی ----

اس کے لب مسکرائے تھے -----

اس نے اپنی آنکھیں موند لی تھی ----

ارحان کی قربت کو محسوس کرتے ---

وہ یونہی سوگئی تھی -----

کچھ دیر میں ہی ارحان کو اس کی بوجھل سانسیں سنائی دی تھی ---

ارحان دھیرے سے مسکرا پڑا ---

کتنے مزے سے سورہی تھی وہ ---

ارحان بھی کمفرٹر اوڑھاتا ---

اسے اپنی بانہوں میں یونہی لیے سونے لگا تھا اب -----



روتی بلکتی سی وہ ---

اپنی ہاسٹل فیلوز کے ساتھ ----

اس بنگلے پہ تھی ---

جس کا ماحول بہت ظالم اور بوجھل ساتھا ----

وہ چھ لڑکیاں خوش تھیں ---

رقص کر رہی تھیں ---

اور

وہ ---- وہ بس رو رہی تھی ---

" ارے کتنا روتی ہو تم --- "

خیام مسکراتا ہوئے اسے دیکھ رہا تھا ---

جبکہ وہ سمٹی سمٹائی اسے دیکھ رہی تھی --

مجھے ڈرپوک لڑکیاں بلکل نہیں پسند ---- بی بریو یار ---- ہماری عنازیہ خان سے ہی " کچھ سیکھو ---- "

وہ کہہ رہا تھا --

اور وہ لڑکی ڈبڈباتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی --

" م----- مجھے جانے دو پلیز "

خیام اپنا سر دائیں بائیں ہلانے لگا ---

" نہیں دے سکتا ناں ---"

اس نے ایک گہرا سانس لیا تھا ----

" دیکھو کتنی مگن وہ سب ----- خود میں مگن --- رقص کرتی "

وہ ان لڑکیوں کی طرف اشارہ کرتے اس سے کہہ رہا تھا ---

وہ لڑکی ہچکی لیتے رونے لگی --

" م---- مجھے جانے دو پ--- پلیز --- "

خیام خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا --

جبکہ اس کے رونے میں شدت آگئی تھی ---

خیام نے آنکھیں بند کر کے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی ----

لیکن اس لڑکی کو رونا ---

اس کے دماغ پہ جیسے ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھا ----

" بس ---- "

اس نے ایک زور دار تھپڑ اس لڑکی کے منہ پہ مارا تھا ---

وہ لڑکی غش کھا کے ---

اوندھے منہ نیچے گری تھی ----

" مجھے رونے سے نفرت ہے --- کیا ہے ---- نفرت ہے "

وہ چلایا تھا ----

باقی لڑکیاں رک کے انھیں دیکھ رہی تھی ---

وہ لڑکی نیچے گری ---

منہ میں ہچکیاں دباتی ---- خود کو رونے سے روک رہی تھی ---

اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا ----

خیام اس کے قریب ہوا تھا --

" ٹیک آف یور ڈریس "

اس لڑکی نے خوفزدہ آنکھوں سے اس بے حس انسان کو دیکھا تھا ---

""آئی سیڈ ٹیک آف یور ڈریس "

جبکہ وہ رونے لگ گئی -----

" پ--- پلیز مجھے ج--- جانے دو "

وہ ہچکیاں لیتی رو رہی تھی ---

خیام جنونی انداز میں اس کی طرف بڑھا تھا ---

اس کے کپڑے پھاڑنے لگا --

اور وہ چلا رہی تھی ---

اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی ---

جس کا اس پہ خاص اثر نہیں ہو رہا تھا ----

وہ لڑکی کو خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ---

خیام نے غصے سے اسے بالوں سے پکڑا ------

اور اس کا سر دیوار سے پٹخنے لگا ---

کہا ناں ---"

مت رو ---

" مت رو --- مت رو

وہ چلایا تھا ---

بلکہ دھاڑا تھا ---

سب لڑکیاں خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں---

اور وہ جنونی انداز میں۔ اس لڑکی کو پٹخ رہا تھا -----

عزت پیاری ہے ناں ---"

" یہ لو ابھی تمہاری عزت کی دھجیاں اڑاتا ہوں ----

وہ اس پہ جھکا تھا ---

اس کی عزت تار تار کرنے جھکا تھا ----

وہ جنونی ہو رہا تھا ---

پاگل ہو رہا تھا ---

لیکن وہ لڑکی بے سدھ پڑی تھی ----

خیام چلایا تھا ----

پاس پڑا چاقو اٹھا کے ---

اس کے ساکت جسم پہ وار کرنے لگا -------

خون کے چھینٹے تھے ہر طرف ---

اس معصوم جسم کے ٹکڑے تھے ہر طرف ----

لڑکیاں یہ سب دیکھ کے چیخ رہی تھیں۔ ---------

تو رہی تھیں ---

چلا رہی تھیں ----

خیام ان کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا ---

" ہششششششش "

وہ سب اس سے ڈر کے ---

اپنی منہ پہ ہاتھ رکھے ----

اپنی آوازوں ---

اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ رہی تھی۔ ------

جو بھی چیخے گی ------ "

جو بھی روئے گی ----

"یہیں انجام ہوگا

ان کی آنکھیں خوف سے پھیل چکی تھیں -----

وہ لڑکھڑاتا ہوا اٹھا تھا ----

محتسب پاس آیا تھا ---

"یہ کیا کر دیا تم نے ؟؟"

خیام نے گھور کے اسے دیکھا --

بکواس بند کرو --- "

یہ لڑکیاں رحم کے قابل بھی نہیں ہے ---

" انھیں بس اپنے مقصد کے لئے استعمال کرو اور پھینک دو --

محتسب نے تاسف سے اس لڑکی کو دیکھا --

جس کے ٹکڑے ہو چکے تھے ---

اور پھر ڈری سہمی ہوئی لڑکیوں پہ ایک نظر ڈالی ---

ایک اور ظلم ہوا تھا ---

ایک اور اہ---

ایک اور سسکی کو دبایا گیا تھا ---

ایک اور قتل ---

انسانیت کا قتل ----

معصوم خوابوں کے روندے جانے کا قتل ---

معصوم جسم کو کچل دیا گیا تھا ---

روح تک جھلس گئی تھی ---

لیکن ابھی تک کوئی نہ جان سکا تھا کہ ان سب کے پیچھے خیام ہے ---- -

اس ظالم کے شکنجے سے ---

معصوم تتلیوں کو بچانے میں کوئی بھی کامیاب نہیں۔ ہو پا رہا تھا ----

سب بس یہی جانتے تھے کہ اس کے پیچھے آبان سکندر ہے --

لیکن آبان سکندر کون ہے ؟؟

کہاں ہے ؟؟ -یہ بھی کوئی نہ جان پایا تھا ---

اور

آبان سکندر ---- عنازیہ خان کو اپنے پیچھے گھن چکر کی طرح چلا رہا تھا ----



" ہیلو خولہ "

عنازیہ کی آواز پہ خولہ جو آفس ورک کر رہی تھی ---

چونکی تھی ---

" اسلام علیکم میم "

" وعلیکم السلام --- ایک فیور چاہیئے تھا تمہارا "

عنازیہ نے جلدی سے کہا تھا --

" یس میم --- کہیئے "

خولہ نے جواب دیا تھا ---

"عالیار کہاں ہے ؟ "

عنازیہ پوچھنے لگی --

" اپنے آفس میں ہے "

خولہ نے سر کھجاتے جواب دیا تھا --- -

عالیار کے روم میں جاؤ ---- اور ان کے موبائل میں سے مجھے رشنا کا نمبر لے کے "
" سینڈ کر دو

عنازیہ کی بات پہ وہ چونکی تھی --

" بٹ میم --- ہاؤ ؟؟؟ ان کے موبائل کا پاس ورڈ مجھے نہیں۔ پتہ "

وہ گھبرائی تھی --

میں بتاتی ہوں --- "

Anza

ہے پاس ورڈ --- اب جلدی سے نمبر لے کے سینڈ کردو مجھے --- اٹس ارجنٹ ---
" ہری اپ

اس کے کہنے پہ خولہ جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی --

" اوکے میم ---- میں ابھی سینڈ کرتی ہوں "

کہہ کے وہ اب موبائل ہاتھ میں لیے سوچ رہی تھی --- کہ کیسے جائے وہ اندر ----- 

اس نے آگے بڑھ کے دروازے پہ ناک کیا ---

"کم ان "

کی آواز پہ خولہ اندر گئی تھی ----

"یس مس خولہ ؟ "

اور خولہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی --- کہ کیا کہے ---

اس کی نظر موبائل پہ گئی --

جو عالیار نے ٹیبل پہ رکھی تھی ----

" وہ سر ---- "

وہ گھبرائی ہوئی سی تھی --

"اینی پرابلم مس خولہ ؟ "

عالیار نے اس کی گھبراہٹ نوٹ کی تھی ---

یس سر --- آئ مین نو سر- - "

"آئی مین یس سر

وہ بوکھلا ہی گئی تھی --

عالیار کی آنکھوں میں حیرت تھی- --

جب کہ وہ سر جھکا گئی ---

سر میرے سیل میں بلینس نہیں ہے --- کین آئی یوز یور موبائل --- کال کرنی "
" ہے مجھے

عالیار اسے دیکھ کے رہ گیا ---

اور پھر اپنے موبائل کا پاس اوپن کر کے اس کی طرف بڑھایا تھا --- -

" یہ لیں مس خولہ "

خولہ نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل لیا تھا --

" تھینک یو سر -- میں ابھی بات کر کے آتی ہوں "

کہہ کے وہ کمرے سے نکل گئی تھی ----

جلدی جلدی سے رشنا کا نمبر ڈھونڈ کے ---

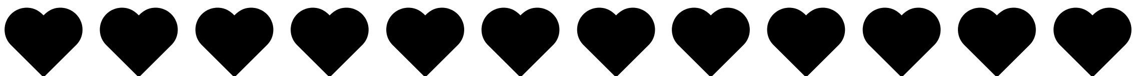
اپنے موبائل میں لینے لگی ---

جبکہ اچانک عالیار اس کے سر پہ پہنچا تھا ----

" مس خولہ ---- "

اور عالیار کا موبائل چھوٹ کے گرا تھا خولہ کے ہاتھوں سے ---

خوفزدہ نظروں سے وہ عالیار کو دیکھنے لگی تھی اب ---



"ہیلو امتسال -- کہاں ہو تم ؟ "

کال ریسیو ہوتے ہی عنازیہ نے پوچھا تھا --

" جاضسم کے ساتھ ہوں --- "

امتسال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا ---

" گھر پہ ہو ؟" -

عنازیہ کے سنجیدگی سے پوچھنے پہ امتسال بھی پریشان ہو گئی ---

"ہاں --- سب ٹھیک تو ہے عنازیہ ؟؟ "

" میں آ رہی ہوں -- آ کے بتاتی ہوں "

کہہ کے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی --

کیونکہ اسے کوئی اور کال آ رہی تھی ---

اس نے جلدی سے کان سے لگایا تھا ---

" ہیلو "

" ع --- عنازیہ آپی "

کسی لڑکی کی روتی ہوئی آواز تھی --

"ہاں --- ہاں کیا ہوا ہے ؟ "

" وہ --- وہ رابی --- رابی کو بھی مار دیا --- یہاں --- یہاں ہاسٹل میں "

اس نے روتے ہوئے بتایا ---

" میں --- میں آ رہی ہوں "

کہہ کے وہ جلدی سے اپنا بیگ اٹھا کے نکلنے لگی تھی --

جب خیام سے ٹکرا گئی تھی ---

"آر یو اوکے عنازیہ ؟ "

عنازیہ نے ایک نظر اسے دیکھا ---

" ایک اور مرڈر "

اور جلدی سے آگے بڑھ گئی تھی ----

خیام بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی نکلا تھا ---

دونوں گرلز ہاسٹل پہنچے ---

تو پولیس وہاں پہلے سے موجود تھی

اور انویسٹیگیشن کر رہی تھی ---

جبکہ وہ لڑکی جس نے عنازیہ کو کال کی تھی --

عنازیہ پہ نظر پڑتے ہی اسکے پاس آئی تھی --

" عنازیہ آپی "

عنازیہ نے اسے گلے لگایا۔۔۔۔

" ہمیں بچا لیں آپی ۔۔ پلیز ہمیں بچا لیں "

خیام خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

اسے یوں بار بار عنازیہ کے اس کیس میں ٹانگ اڑانا بلکل پسند نہیں تھا ۔۔۔

لیکن وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ۔۔۔

خاموشی سے اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ ۔۔۔۔

عنازیہ نے جب لاش دیکھی ۔۔۔۔

جسے چادر میں چھپایا گیا تھا ۔۔۔ ۔تو اسے وومیٹ کا احساس ہوا تھا ۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی دوسری طرف گئی تھی ۔۔۔۔۔

درخت کے ساتھ کھڑی ۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی ۔۔۔

خیام اس کے پاس آیا تھا ---

" عنازیہ ---- "

ڈرتے ڈرتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا --

جسے عنازیہ نے جھٹکے سے ہٹا دیا تھا -----

خیام اپنے ہاتھ کو دیکھتا لب بھینچ گیا ---

وہ اسے اپنے قریب تک نہیں آنے دیتی تھی --

اور یہی بات خیام کو چبھتی تھی ---

" کیسا ظالم اور بے حس انسان ہے ---- کیوں کر رہا وہ یہ سب ان معصوم لڑکیوں کے ساتھ --- کون ہے یہ آبان سکندر ؟ "

آخر میں وہ چلائی تھی ----

" عنازیہ پلیز --- تم کیوں اس کیس میں پڑ رہی ہو ؟؟ روز نئی ---- "

عنازیہ نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا تھا ۔۔۔۔

کیا مطلب کیوں پڑ رہی ہوں ؟؟؟ "

ان معصوم لڑکیوں کو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ۔۔۔۔

جانتے ہو ۔۔۔

ساری لڑکیاں ان فیملیز سے ہیں جن کے ماں باپ بہت مشکل سے دو وقت کی روٹی کے لئے ہر طرح کی مشکل برداشت کرتے ہیں ۔۔۔۔

میں ان کی ہیلپ کرنا چاہتی ہوں ۔۔۔

" شاید اسی طرح ۔۔۔۔

وہ سسک پڑی تھی ۔۔

شاید اسی طرح ۔۔۔۔۔ "

میری فیملی بھی تو ایسے ہی موت کے گھاٹ اتری تھی ۔۔

میں کچھ نہیں۔ کر پائی ان کے لئے ---۔

میں ---۔ میں ان کے قاتل تک نہیں پہنچ پائی ----

خیام ----۔ خیام تم نے دیکھا تھا ---

"کس قدر سفاکی سے ----

وہ ایکدم سے رو پڑی تھی ---

خیام کو اپنا دل جیسے کسی گہری کھائی میں گرتا محسوس ہوا تھا ----

وہ خاموشی سے اسے روتا دیکھ رہا تھا ---

کیا کہتا ---

کیسے کہتا ---

اس کے پاس الفاظ نہیں تھے عنازیہ کو خاموش کرانے کے لئے ----

وہ وہیں بیٹھ کے رو رہی تھی ---

زخم گہرے تھے ---

جو بھرنے کا نام نہیں لے رہے تھے ---

خود کو بے حد اکیلا محسوس کر رہی تھی وہ۔ --

کوئی نہیں تھا اس کا --

نہ ماں ---

نہ باپ --

نہ بھائی --

نہ بہن ---

اور نہ ہی عالیار ----

" عنازیہ ----- عنازیہ پلیز مت رو پلیز "

خیام کی آواز پہ وہ چونکی تھی ---

اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے ----

اپنی جگہ سے ایک عزم کے ساتھ اٹھی تھی ---

میں ڈھونڈ لوں گی اس آبان سکندر کو۔ -- "

" انصاف دلاؤں گی ان ہاسٹل گرلز کو ----

خیام کا دل ہی دہل گیا --- اس کے چہرے پہ پھیلی سختی کو دیکھ کے۔ ----

عنازیہ نہیں جانتی تھی کہ اصل قاتل ان لڑکیوں کا تو خیام انوار ہے ---

آبان سکندر تو بس نام ہیں ---

جبکہ عنازیہ اسے چھوڑ کے آگے بڑھ گئی تھی -----



رات کی تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی -------

عنازیہ گرلز ہاسٹل کے سامنے کھڑی ---

اس عمارت کو دیکھ رہی تھی ---

جہاں کی لڑکیوں کی زندگی ---

ان کی عزتیں خطرے میں تھی ----

رات کے گیارہ بج رہے تھے ---

وہ درخت کی اوٹ میں ہوگئی تھی ---

اسے جاننا تھا کہ رات کے اس پہر کون آتا ہے یہاں ---

وہ درخت کی اوٹ میں ہو کے سامنے ہاسٹل گیٹ کو دیکھ رہی تھی ----

آبان سکندر اسے اپنی کار سے دیکھ چکا تھا ----

اس کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ تھی ----

" اوہ مائی لیڈی ---- "

وہ چہرے پہ بلیک ماسک ٹھیک کر کے گاڑی سے اترا تھا ----

عنازیہ جو سامنے دیکھ رہی تھی ---

اچانک سے کسی نے اسے پشت سے اپنی گرفت میں لیا تھا -------

عنازیہ کی چیخ نکلتے رہ گئی تھی ---

" ہئی مائی لیڈی "

اس کی گردن کی پشت پہ اپنی سانسیں چھوڑتا ---- آبان سکندر سرگوشی میں کہہ رہا تھا ----

عنازیہ کو سمجھ آ گئی تھی کہ وہ آبان سکندر ہے ----

"آبان سکندر --- "

اس نے دانت پیستے کہا تھا --

" اوہ واؤ ۔۔۔۔۔ ایم آئی یور فیورٹ مائی لیڈی "

وہ مسکرا کے سرگوشی کر رہا تھا ۔۔۔ ۔

" لیو می یو باسٹرڈ "

وہ غرائی تھی ۔۔۔

ساتھ میں اس کے بازوؤں سے نکلنے کی کوشش بھی کی تھی ۔۔۔

وہ ہنسنے لگا تھا ۔۔۔۔

آمنا سامنا ہو ہی گیا ہمارا ۔۔۔۔ "

"آئی ایم لکی بائے دا وے

وہ اپنی گرفت سخت کرتا کہہ رہا تھا ۔۔۔

جبکہ عنازیہ کے لئے اذیت کے لمحے تھے یہ ۔۔۔۔

اتنی خوبصورت ہے آپ مس عنازیہ ۔۔۔ "

" جان کیوں پیاری نہیں ہے آپ کو

وہ کہہ رہا تھا ---

عنازیہ ہاتھ پیچھے کر کے اس کا ماسک اتارنا چاہ رہی تھی --

جبکہ آبان نے پھرتی سے اس کا ہاتھ ---

اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لیا تھا ---

" اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ کو ---- "

ساتھ ہی جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا -----

عنازیہ اس کے سینے سے لگی تھی ---

" لیو می ذلیل انسان "

وہ چلائی تھی ---

" ہششششش "

اس کے لبوں پہ اپنی انگلی رکھ کے وہ اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا -----

آئی جسٹ لو بریو گرلز ----- اینڈ یو آر ایکسٹرا بریو گرل ---- ویسے ڈنر کا کچھ نہیں کیا"

"آپ نے ---- میں تو ویٹ کر رہا تب سے --- کینڈل لائٹ ڈنر کے لئے

وہ اپنی گرے آنکھوں سے ---

اسکے چہرے کا جائزہ لیتا کہہ رہا تھا ----

" ******* "

اس نے گالی دی تھی ---

اندھیرے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہی تھی اسے ---

جبکہ آبان سکندر بے ساختہ ہنسا تھا ---

آپ ایسا کرے گی --- "

میں تو پاگل سا ہو جاؤں گا ---

"آپ کے لبوں سے ہر گالی کو چنوں گا ----

وہ اپنے اور اس کے لبوں کی طرف اشارہ کرتا بول رہا تھا ------

عنازیہ کو اس کی بات سے آگ ہی لگ گئی تھی -----

جبکہ آبان نے اسے گھما کے اپنے بازوؤں پہ گرا لیا تھا ----

جبکہ عنازیہ نے پھرتی سے --

اس کے پیٹ پہ اپنی ٹانگ ماری تھی ---

وہ ایکدم سے پیچھے ہوا تھا ---

اور عنازیہ سنبھل کے کھڑی ہو چکی تھی ----

اور ساتھ اپنی ٹانگ گھما کے اسے مارنی چاہی تھی ----

جب وہ پیچھے ہوا تھا ---

عنازیہ کا وار خالی گیا تھا ----

" واؤ ---- "

آبان سکندر مزے سے کہتا اسے مزید اشتعال دلا گیا تھا ----

وہ آگے بڑھی تھی ---

دوبارہ سے اسے مارنے ----

لیکن وہ پھرتی سے پیچھے ہوا تھا ---

وہ ول فائٹ مس عنازیہ -- بٹ کسی اور دن --- "

" فی الحال بائے

وہ پیچھے قدم اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا ---

اور پھر بھاگتا ہوا گاڑی تک گیا تھا ------

عنازیہ اس کے پیچھے آئی تھی --

لیکن وہ جا چکا تھا -----

غم و غصے سے وہ وہیں کھڑی رہی۔ ---

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی ----

وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی ----

اس کے لمس کو اپنے گرد محسوس کر کے ---

اسنے جھرجھری لی تھی ----

ڈیم اٹ ----۔ آبان سکندر ایک دن ضرور آئے گا -۔ "

"کہ تمہیں اپنی مرضی کی سزا دوں گی میں ---

اس نے دانت پیسے تھے ---

جبھی اس کے موبائل پہ کال آئی تھی۔ --

نمبر امتسال کا تھا ---

اپنی سانس ہموار کر کے اس نے کال ریسیو کی --- ۔

" ہیلو امتسال "

عنازیہ کہاں ہو تم ؟؟ آئی کیوں نہیں تم ابھی تک --- جلدی آؤ کچھ دکھانا ہے --- "

" ہری اپ

امتسال نے جلدی سے کہا تھا --

" میں ابھی پہنچتی ہوں "

کہہ کے وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی ----

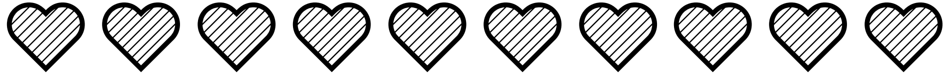
گاڑی آگے لے جا کے اس نے سائیڈ پہ روکی تھی ----

لب بھینچے وہ سامنے روڈ کو دیکھ رہا تھا ---

کانپتے ہاتھوں سے اس نے جلدی سے سگریٹ نکالا تھا --

اور اب لبوں سے لگا کے --- اس نے سگریٹ جلائی تھی ---

لمبے لمبے کش لیتا وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ---



وہ سامنے لیپ ٹاپ کو دیکھ رہی تھی ---

اس کی آنکھیں ساکت تھی۔ -

اور امتسال اسے لب بھینچے دیکھ رہی تھی ---

جبکہ جاسم ٹھوڑی ہاتھ پہ ٹکائے دونوں کو ملاحظہ کر رہا تھا -----

کمرے میں مکمل خاموشی تھی ----

امتسال نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تھا --

جب جاسم نے اشارے سے اسے چپ رہنے کو کہا تھا -----

عنازیہ اچانک اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی ----

امتسال سے رہا نہ گیا --

"کہاں جا رہی ہو تم ؟ "

عنازیہ نے ایک نظر اسے دیکھا ---

آنکھیں نم تھیں ---

رخ موڑ کے پھر سے جانے لگی تھی ---

"عنازیہ رات کے تین بج رہے ہیں تم کہاں جا رہی ہو ؟ "

وہ اٹھ کے اس کے پاس آئی تھی ----

"ک--- کھڑکیاں کھول دو پلیز -- "

اس کی آواز بھی کانپی تھی -----

" ب--- بالکونی "

انتسال نے پریشانی سے اس کے کانپتے وجود کو تھاما تھا ---

" عنازیہ --- "

جاسم نے اٹھ کے سب کھڑکیاں کھول دی تھی ---

عنازیہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا --

" م--- میرا دم گھٹ رہا ہے "

امتسال نے اسے صوفے پہ بٹھایا --

جاسم اس کے لئے پانی لایا تھا ---

امتسال نے اسے پانی پلایا ---

" ع--- عالیار ----- "

آنسو ٹوٹ کے گرا تھا اس کی آنکھوں سے ---

ع --- عالیار ----- "

رشنا ---- رشنا ایسا کیسے ---

میں --- میں ---

" یہ میں نے کیا کر دیا

ضبط ٹوٹ گیا تھا ---

امتسال کے گلے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی ---- -

امتسال کی آنکھیں بھی بھیگی تھی اپنی دوست کے لئے ---

اپنی بہن کے لئے --

جس نے اپنی زندگی میں بہت دکھ دیکھے تھے -----

" ام--- امتسال میں ---- "

وہ روتے ہوئے جاسم کو دیکھنے لگی ---

" تھینک یو جاسم "

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا ----

عنازیہ ---- سب ٹھیک ہو رہا ہے --- "

" دیکھو ناں جاسم اتنا اسٹرونگ ہیکر تھا -- ہمیں تو معلوم بھی نہیں۔ تھا ---

امتسال آنسو بھری آنکھوں سے مسکرا رہی تھی ---

عنازیہ بھی روتے روتے ہنس پڑی تھی ----

دل کی عجیب حالت تھی ---

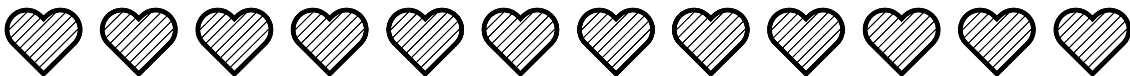
جو بوجھ تھا ---

وہ جیسے ہلکا ہو رہا تھا -----

عجیب طوفان سا تھا اس کے اندر ----

اسے اب کل کو انتظار تھا ---

سب راز کھولتی کل صبح کا انتظار ---



چاند کی مدھم روشنی میں اس کے معصوم چہرے پہ ---

حدید کی نظریں ٹھہری ہوئی تھی ----

بند پلکوں کی جھالر پہ اس کی نظریں جیسے رک گئی ----

دل نے گستاخی کرنی چاہی تھی ----

اپنے انگوٹھے سے ہلکا سا --

اس کے نازک لبوں کو چھوا تھا ---

شمائم سوتے میں کسمسائی تھی ----

حدید کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی ------

" شمائم "

اسے شرارت سوجھی تھی ---

تبھی جھک کے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی ---

" شمائم "

" ہممم "

وہ نیند میں کسمسائی تھی ---

حدید نے انگلی کی پور سے

اس کے کان کی لو کو چھوا تھا ----

" شمائم "

کسی احساس کے تحت شمائم نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھی ---

اور اپنے بے حد قریب حدید کو دیکھ کے وہ چیخنا چاہتی تھی ---

لیکن آواز شاید ساتھ نہیں دے رہی تھی ----

حدید کو لگا جیسے شمائم کی سانس بند ہو رہی ---

" سانس لو شمائم "

حدید نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے اٹھاتے کہا تھا ---

وہ بیٹھ کے اسے دیکھنے لگی --

" ت--- تم یہاں کیسے آئے "

" م--- میں بالکونی سے "

اسی کے انداز میں جواب دیا تھا اس نے ---

شمائم نے بالکونی کی طرف اشارہ کیا ---

"و--- وہاں سے ---- ک--- کیسے ؟ "

"ک---- کر کے بتاؤں ؟ "

وہ شرارت سے بولا تھا ---

کتنی خوبصورت ہو تم شمائم ---- اس چاند کی مدھم روشنی میں تمہارا یہ معصوم سا روپ "

-----

" دل کو بھکانے کے لئے کافی ہے

وہ مزے سے اس کی حالت سے محفوظ ہوتے بولا تھا ----

شمائم اس سے ہٹ کے بیٹھ گئی ---

" ج--- جاؤ یہاں سے تم "

وہ ابھی تک شاکڈ تھی کہ یہ کیسے آگیا یہاں -----

اتنی سیکیورٹی کے باوجود ---

"کیسے جاؤں --- پکڑا گیا تو ؟ "

وہ معصوم بنا کہہ رہا تھا ---

شمائم سنبھل گئی تھی --

تبھی اسے گھوریوں سے نوازا تھا ۔۔۔۔

"آئے کیسے تھے ؟ "

" وہ تو میں ہوا میں اڑتا ہوا آیا تھا اپنی شمائم کے پاس "

وہ وہیں بیڈ پہ لیٹتے بولا ۔۔

شمائم پیچھے ہٹی تھی ۔۔

" نکلو یہاں سے تم ۔۔۔۔ میں تمہاری شمائم کب سے ہو گئی "

" ارے ۔۔۔ ہونے میں کون سا ٹائم لگتا ہے "

وہ اس کی طرف رخ کرتا بولا تھا ۔۔۔

" میری شمائم "

شمائم بدک کے بیڈ سے نیچے اتری تھی ۔۔۔

" د۔۔۔ دیکھو "

" د--- دیکھ رہا ہوں "

وہ سر کے نیچے ہاتھ رکھے کہہ رہا تھا ---

شمائم کا دل زور سے دھڑکا تھا ---

کیسا شخص تھا یہ --

حواسوں پہ ہی چھا رہا تھا ---

"یونیورسٹی کیوں نہیں آئی تھی ؟ "

وہ اب بیٹھ کے ---

اسے گہری نظروں سے دیکھتا پوچھ رہا تھا ----

" تم سے مطلب "

وہ صوفے پہ جا کے بیٹھ چکی تھی ----

حدید مسکرایا تھا ---

" مطلب تو بہت ہیں۔ ۔۔۔ آپ چاہے تو عرض کریں "

" نہیں ۔۔۔ "

شمائم نے اچانک کہا تھا ۔۔۔

حدید اٹھ کے اس کے قریب آ کے صوفے پہ بیٹھ گیا تھا ۔۔۔۔

شمائم تھوڑا سا پیچھے ہوئی تھی ۔۔۔۔

" ادھر ۔۔۔ ادھر جا کے بیٹھو "

" نہیں میں تو یہیں بیٹھوں گا "

وہ پھیل کے بیٹھتے ہوئے بولا تھا ۔۔۔

" تو دور ہو کے بیٹھو "

" میں تو آؤں گا پاس "

وہ اسے تنگ کرنے کے لئے اس کے قریب ہوا تھا ۔۔۔

" مسلہ کیا ہے تمہارا --- جاؤ یہاں سے کوئی دیکھ لے گا "

وہ جھنجلائی تھی ---

" دیکھنے دو سب کو ---- ہم لو برڈز ہی تو ہیں "

وہ مزید پھیل کے بیٹھا تھا ----

"وہاٹ ؟؟ لو برڈز ؟؟ "

وہ چلائی تھی --

"کیوں ؟؟ نہیں ہیں ہم کیا ؟ "

وہ ایکدم اس کی طرف رخ کر کے ---

اس کی آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا ---

جبکہ وہ بوکھلا گئی تھی --

"کیا مجھے دیکھ کے تمہارا یہ نازک سا دل زور زور سے نہیں دھڑکتا ؟ "

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا --

شمائم کو اپنے دل کی رفتار تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی --

"تمہاری سانسیں شور نہیں مچاتی ؟"

وہ پھر پوچھ رہا تھا --

شمائم کو سانس لینا تک دشوار لگا تھا ---

"ہارٹ بیٹ مس تو ہوتی ہوگی ؟"

گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اس کی طرف جھکا تھا ---

شمائم بوکھلا کے کھڑی ہو گئی تھی ---

"ن--- نہیں ہوتی -- دور رہو --- جاؤ یہاں سے ---"

حدید مسکرا اسے دیکھ رہا تھا ---

اپنی جگہ سے اٹھ کے ---

اس کے قریب آیا تھا ---۔

" مجھے تو محسوس ہوتی ہے "

مدھم لہجے میں کہا تھا ---

شمائم کی پلکیں لرزی تھی ---

" تو یونی میں ملتے ہیں کل --- فی الحال گڈ نائٹ "

وہ اس کے لب کو انگلی کی پور سے چھو کے بولا تھا ---

شمائم نے ایک نظر اسے دیکھا

اور

پھر جلدی سے پلکیں جھکا گئی ---

حدید مسکراتا ہوا بالکونی کی طرف گیا تھا ---۔

شمائم گھبرا کے اس کے پاس آئی تھی ---

"گر جاؤ گے"

حدید نے اس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھا --

"کچھ نہیں۔ ہوتا"

اور آنکھ جھپکتے ہی نیچے اترا تھا ---

شمائم اپنا دل تھامے آگے آئی تھی ---

وہ مسکرا کے اسے فلائنگ کس کرتا جا رہا تھا ---

شمائم کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا ----

حدید کی آنکھیں۔ -----

اس کی باتیں ----

وہ تو کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی ---

دل بھی تو اسی کی چاہ کر رہا تھا --

لیکن ---

اس کا ماضی ---

حدید اس کے ماضی میں کی گئی غلطی کو جان لیں

تو ؟؟؟؟



عنازیہ اپنے ہاتھوں کی لرزش کو چھپاتی اپنے کیبن میں تھی ---

انتسال وہاں آئی تھی ---

" عنازیہ چلو "

عنازیہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی --

دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی ----

ہاتھوں کی لرزش بھی نمایاں تھی ----

امتسال اس کے قریب آئی تھی --

" عنازیہ "

اس کے کانپتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا ----

"میں --- کیسے کر پاؤں گی ؟ "

" تم کر سکتی ہو عنازیہ -- میں ہوں ناں --- یو آر آ بریو عنازیہ یار "

امتسال اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھی ---

وہ بھی سر اثبات میں ہلاتی ---

اس کے ساتھ آگے بڑھی تھی ----

وہ دونوں آن ائیر جا رہے تھے ----

رشنا کی سچائی سب کے سامنے لانا تھا انھیں آج ---

عالیار خان بے قصور ہے --

یہ بتانا تھا پوری دنیا کو ---

وہ آج بھی عالیار خان کی محبت میں دیوانی ہے ---

یہ دکھانا تھا پوری دنیا کو ----

اور

اس ویڈیو کی حقیقت بتانی تھی سب کو ---

اور ویڈیو آن ائیر گئی تھی ---

سب نے دیکھا تھا --

رشنا کیسے بے باک انداز میں عالیار خان پہ جھکتی ہے ---

اور

عالیار خان اسے دھکا دے کے خود سے دور کر دیتا ہے ----

صبح کے ناشتے پہ بس دو ہی لوگ تھے ---

عالیار خان اور شمائم ---

چائے پیتے ہوئے شمائم کی نظر ٹی وی پہ گئی تھی ---

جہاں ویڈیو کو دکھایا گیا تھا ---

عنازیہ بھی تھی ---

" بھائی ---- "

شمائم نے اسے متوجہ کیا ---

اور ساتھ ہی جا کے ریموٹ اٹھا کے آواز اونچی کی تھی ---

" سو ہیئر وی آر --- "

امتسال کہہ رہی تھی --

مجھے تو 100٪ شیور تھا ---"

کہ مائی موسٹ فیورٹ پرسنالٹی

عالیار خان پہ سب الزام بے بنیاد ہیں ----

اینڈ فائنلی ہماری عنازیہ خان سچ سامنے لے ہی آئی ---

اپنے ہزبینڈ عالیار خان پہ لگے تمام الزامات کو جھوٹا پروف کرنے میں سکسیزفل ہو ہی گئی ----

اینڈ ناؤ رشنا کے اریسٹ وارنٹ جاری کیے جائے --- اور ہمارے عنازیہ اور عالیار کے بیچ دراڑ ڈالنے کے لئے میں تو یہی کہوں گی کہ رشنا کو سزا تو ہونی ہی چاہیئے ---اپ کیا کہتے ہیں ہمیں ضرور آگاہ کیجئے گا ----"

عالیار ساکت آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا ---

کیمرے اب عنازیہ پہ فوکس تھا ---

عالیار --- "

"آئی رئیلی لو یو ---

عالیار خان اس کے چہرے پہ پھیلے کرب کو دیکھ رہا تھا ---

ان چھ مہینوں کی اذیت کو وہ محسوس کر رہا تھا ----

دل کی دھڑکنیں تھوڑا مدھم ہوئی تھی ----

دل بے تحاشا چاہ رہا تھا ---

عنازیہ کو باہوں میں بھر لیں ---

اسے خود میں جذب کر لیں۔ --

" اوہ مائی گاڈ بھائی -----۔ عنزا بھابی از جسٹ لو ----۔ جسٹ لک ایٹ ہر "

شمائم تو خوشی کے مارے دوہری ہو رہی تھی --- ۔

" مطلب اس گھر میں پھر سے عنزا بھابی کی ہنسی گونجے گی "

وہ جان کے بار بار عنزا کہہ رہی تھی --

کیونکہ وہ جانتی تھی عالیار پیار سے اسے عنزا ہی کہتا ہے ----

جبکہ عالیار خان بنا کچھ کہے وہاں سے نکلتا گیا تھا -----

" عنازیہ --- ایم سو ہیپی فار یو یار "

امتسال باہر آتے ہی عنازیہ کے گلے لگی تھی ---

خیام بھی وہیں آگیا تھا

اور اب بے یقینی سے عنازیہ کو دیکھ رہا تھا ---

"... عنازیہ یہ سب "

" خیام آئی ٹولڈ یو ناں کہ عالیار بے گناہ ہے "

عنازیہ کے بجائے امتسال نے جواب دیا تھا ---

خیام بھی مسکرانے کی ناکام کوشش کرنے لگا ---

عنازیہ نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا ----

خیام کے چہرے پہ پھیلا دکھ اور اس کی غیر ہوتی حالت اس کی آنکھوں سے چھپی نہیں تھی -----

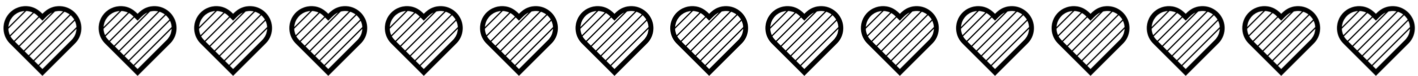
خیام کی اس سے نظر ملی تھی ---

لیکن عنازیہ نے نظریں چرا کے اپنا موبائل دیکھنا شروع کیا ---

محسوس تو اسے پہلے بھی ہوا تھا

کہ خیام۔اس کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے ---

لیکن آج اس کی یہ حالت دیکھ کے اسے یقین سا ہو گیا تھا کہ خیام دل ہی دل میں اس کے لئے کوئی نرم گوشہ ضرور رکھتا ہے ---



رشنا نے اپنا برا حال کردیا تھا ---

پورا کمرا بکھرا پڑا تھا --

اور اسکے خود کی حالت بھی ابتر ہو رہی تھی ----

نشہ کر کر کے اس نے اپنی حالت خراب کر دی تھی ---

لیکن ایک پل بھی سکون کا نہیں مل رہا تھا اسے ---

پورے میڈیا میں وہ بدنام ہو رہی تھی ---

سب اس پہ تھو کر رہے تھے ----

اور

وہ یہاں خود کو بند کر کے خود کو اذیت دے رہی تھی ----

چیختی چلاتی ---

اس کی حالت ابتر تھی۔۔۔

خیام روم میں آیا تھا۔۔۔

روم کی حالت دیکھ کے وہ ٹھٹھکا تھا۔۔۔

پھر اس نے پاگل ہوتی رشنا کو دیکھا تھا۔۔۔

" یہ کیا پاگل پن ہے رشنا "

" تو اور کیا کروں ؟؟؟ چھین لیا اس نے پھر سے عالیار کو مجھ سے "

وہ چیخی تھی ۔۔۔۔۔۔

کیا کچھ نہیں۔ کیا میں نے اس عالیار کو پانے کے لئے ۔۔۔ اور ایک بار پھر سے " " عنازیہ جیت گئی ۔۔۔ چھین گئی مجھ سے عالیار کو

وہ اپنے بال نوچ رہی تھی ۔۔۔

خیام کو اس وقت وہ کوئی پاگل عورت کی لگی تھی ۔۔۔

" میرا موبائل ہیک کر لیا ---- "

وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی ---- -

خیام اس کے پاس آیا تھا ---

اسے کندھوں سے تھاما ---

" ہئی ریلیکس ---- ہششششش بس "

" میں تباہ ہوگئ خیام - --- میں اب کیا کروں گی "

وہ اپنی متورم آنکھوں سے اسے دیکھتی ---

-اپنی بربادی کا ماتم کر رہی تھی --

جو جال اس نے عالیار اور عنازیہ کو ایکدوسرے سے الگ کرنے کے لئے بچھایا تھا ---

اسی جال میں پھنس چکی تھی وہ ---

کچھ نہیں ہوتا ---- سب پہلے جیسا ہی ہوگا ---- تم تو میری بے بی ڈول ہو ---- "
"ایسے روتی بلکل اچھی نہیں لگتی تم

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کے کہہ رہا تھا ---

"ڈو یو لو می خیام ؟ "

وہ اپنی وحشت زدہ آنکھوں سے اسے دیکھتی پوچھ رہی تھی ---

"آف کورس بیبز "

خیام بھی گہرا مسکرایا تھا ---

"م--- میری نیڈز بھی پوری کرو گے ؟ "

وہ پھر سے پوچھ رہی تھی --

خیام کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ پھیل گئی ---

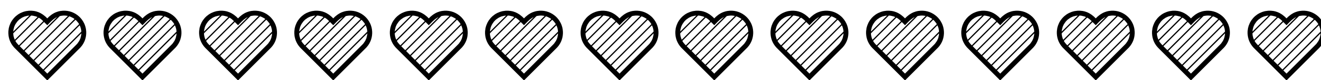
" بلکل --- جیسا تم چاہو گی "

رشنا نے خود کو اس کی بانہوں میں گرا دیا تھا -------

نشے سے چور وجود کو خیام اپنے بازوؤں میں بھر کے بیڈ پہ لایا تھا ----

دکھ ---- غم --- غصہ اسے بھی تھا ---

لیکن وہ پھر سے کوئی پلان بنا رہا تھا



آبان سکندر یہ کیا چکر ہے -- "

" پورے نیوز چینلز پہ آپ کی باتیں ہو رہی -- کہ آپ گرلز ---

میٹنگ کے دوران کسی نے پوچھا تھا ---

اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کچھ بھی کہنے سے روکا تھا ---

وہ ابھی اپنا چہرہ اور حلیہ بدل کے آیا تھا یہاں ---

بڑھے ہوئے بال ----

بلیک گلاسز ----

اور بڑھی ہوئی داڑھی تھی چہرے پہ ---

بچے ہیں -- "

"کہنے دو انھیں جو کہتا ہے

اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا --

بٹ آبان سکندر -- "

ہمارے ساکھ کو نقصان پہنچ رہا --

جانتے ہو ناں کتنا خطرناک بزنس ہے ہمارا ---

" ذرا سی چوک ---

دوسرا بولا تھا ۔۔

آبان سکندر نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی ۔۔۔

ڈیل نہیں کرنی میرے ساتھ کسی نے ۔۔ "

تو ابھی سے بتا دو ۔۔

" یہ بچوں والے گیم مت کھیلے یہاں کوئی میرے ساتھ

اس کی آواز سرد تھی ۔۔

وہاں بیٹھے لوگ الرٹ ہو گئے تھے ۔۔۔

آبان سکندر سے دشمنی ۔۔

مطلب ان کی ساکھ کا خراب ہو جانا ۔۔۔

ارے نہیں آبان سکندر ۔۔۔ "

" تم سے دشمنی مول لینا نہیں چاہتے ہم

وہ شخص مسکراتے ہوئے بات کو سنبھال رہا تھا ---

بلکل -- "

نیوز چینلز پہ روز نیا کھیل شروع ہوا ہوتا ہے ---

"آج تک کوئی پکڑا تو نہیں گیا ---

ایک اور کہہ رہا تھا ---

آبان سکندر سگریٹ جلائی تھی -- -اور اب سگریٹ کے کش لیتا انھیں دیکھ رہا تھا ----

ہمممم "

میٹنگ کی طرف آنے کا ارادہ ہیں --

" یا اب بھی نیوز چینلز کو ڈسکس کرنا ہے

اس کی بھاری آواز پہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے ---

اپنے فاڈر کی طرح ---

بلکہ کہنا چاہیئے ---

ان سے بھی اچھے طریقے سے وہ اس بزنس کو چلا رہا تھا ---

اور

بزنس کو بڑھایا بھی تھا ---

اس بلیک ورلڈ کے بہت سارے بزنس مینز کی خواہش ہی یہی ہوتی کہ --

ان کی ڈیل آبان سکندر سے ہو ----

اور

اب ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے --

وہ اپنی دوستی خراب نہیں کرنا چاہتے تھے --

نا ہی اپنے بزنس ڈیلز ----

کوئی نہیں جانتا تھا ان میں سے ---

کہ وہ آحان خان ہے --

جسے کبھی چاہ تھی

کہ ان لوگوں کے خلاف بولڈ کالمز لکھے نیوز پیپرز میں --

اور

ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھائے نیوز چینلز میں --

لیکن تقدیر نے نیا رخ لیا تھا ---

کہ آج وہی آحان خان ---

آبان سکندر بنا ان لوگوں سے ڈیل کر دیا تھا ---

ڈرگ ڈیلر کا بیٹا ڈرگ ڈیلر ہی بنتا ہے --

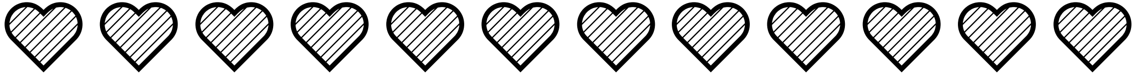
جیسے مزدور کا بیٹا مزدور --

اور

!!! ڈاکٹر کا بیٹا ڈاکٹر ---

دل میں درد کی ٹھیس کو دباتے ---

وہ ان سے ڈیلز کی بات کر رہا تھا اب۔ --



شام سے کوئی سو بار وہ اپنا موبائل چیک کر چکی تھی -----

لیکن نہ کوئی کال آئی تھی ---

نہ کوئی میسج ----

انتسال جاسم کے ساتھ ڈنر پہ جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی --

ساتھ میں ایک اچٹتی سی نظر اس پہ بھی ڈال رہی تھی ----

جس کے چہرے پہ بے چینی رقم تھی ---

" تو کال کر لو --- یا ملنے چلی جاؤ "

آخر وہ بول ہی پڑی --

عنازیہ نے اسے دیکھا --

"وہ خود نہیں آ سکتا کیا ملنے ؟ "

" اقف تمہاری یہ انا ---- "

امتسال نے تاسف سے اسے دیکھا --

" انا نہیں ہے "

عنازیہ نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا تھا ---

تو کیا ہے میری جان --- وہ آئے لیکن تم نہیں۔ جاؤ گی --- "

قصوروار بھی تم --

" اور آلئے بھی وہ

امتسال نے اسے ڈپٹتے کہا تھا ---

عنازیہ جھنجھلا ہی گئی۔---

"کس منہ سے جاؤں گی اس کے پاس "

" اسی منہ کے ساتھ -- جو ابھی ہے تمہارا "

امتسال نے کندھے اچکاتے کہا تھا ---

عنازیہ اپنے لب کاٹنے لگی --

" چلو میں چلتی ہوں --- ٹیک کئیر "

وہ اپنا بیگ کندھے پہ ڈالتی باہر نکلی تھی ---

نیچے جاسم اس کا منتظر تھا ---

عنازیہ کچھ دیر موبائل اسکرین کو گھورتی رہی ----

تذبذب کا شکار تھی وہ ---

کیا کرے ---

جائے اس کے پاس --

نہیں --

اگر دھتکار دیا تو ؟؟

کال کرے --

نہیں ---

اگر ریسیو نہیں۔ کی تو ؟؟؟

وہ جھنجھلا ہی گئی ----

کپکپاتے ہاتھوں سے اپنا موبائل کھولا --

" محبتوں میں انائیں نہیں ہوتی عنازیہ "

اس کے اندر سے آواز آئی تھی --

لیکن ---

میں نے سب کے سامنے کہا تو ---

کہ آئی لو ہم ---

تو وہ بھی تو کچھ کہے ---

موبائل پھر سے رکھ دیا تھا اس نے ---

کن اکھیوں سے پھر بھی موبائل کو دیکھتی رہی --

اپنے دل کی خواہشات کو تھپکی دیتی ----

وہ اٹھ کے شاور لینے گئی تھی ---

شاور لے کے اس نے اپنا نائٹ ڈریس پہنا تھا ---

تھکاوٹ کا احساس کم ہو گیا تھا اب ------

گیلے بالوں پہ برش پھیر کے ---

وہ فریش فریش سی بیڈ پہ آئی تھی ----

جب دروازے پہ ہونے والی بیل نے اسے متوجہ کیا ---

" اتنی جلدی آگئی امتسال "

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا ---

بیل پہ بیل ہو رہی تھی --

" اُفف خود کے پاس کیز تو ہیں --- "

وہ جھنجھلا کے اٹھی تھی ----

" صبر کرو "

وہ جھنجھلاتی لاونج سے ہوتی دروازے تک گئی تھی ---

نیند کا غلبہ بھی تھا --

کوفت بھی کہ بیل کیوں بجا رہی ---

دروازہ کھول کے اس نے جھنجھلا کے سامنے دیکھا تھا ---

اور اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کے ---

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی ---

لیکن سامنے والے نے آگے بڑھ کے ----

اسے اندر دھکا دے کے دیوار سے لگا دیا تھا --

اور پھرتی سے دروازہ بھی بند کر دیا تھا ----

خود اس پہ جھکا ----

اسے اپنی مضبوط گرفت میں لے چکا تھا ---



"آپ کو مجھے تنگ کرنے میں مزہ آتا ہے ارحان "

رواحہ اس کے سر پہ کھڑی پوچھ رہی تھی --

ارحان نے چونک کے اسے دیکھا --

اب کیا کر دیا ہے میں نے ؟ "

" میں تو آرام سے یہاں بیٹھا ہوا ہوں

رواحہ نے جھنجھلا کے اپنے ہاتھ میں دبا ---

وہ ریڈ کلر کا نائٹ ڈریس اس کے سامنے لہرایا --- -

ارحان نے ڈریس دیکھ کے اپنی امڈتی ہنسی دبائی ---

رواحہ کو شرمندگی سی ہوئی تھی ---

تبھی جلدی سے ڈریس دوسری طرف پھینک دیا ----

اور منہ بسور کے شرمندہ شرمندہ سی صوفے پہ جا کے بیٹھ گئی ---

"آپ پلیز مت ہنسے "

" میں تو نہیں ہنس رہا "

وہ اس کے جھکے سر کو دیکھ کے مسکرایا تھا ---

"آپ --- آپ یہ لائے ہی کیوں ؟ "

وہ اب بھی بچوں کی طرح منہ بسورتی بولی تھی ---

" مجھے اچھی لگی تھی تبھی "

اس نے مسکراہٹ دباتے کہا تھا

اور

رواحہ چونک کے اسے دیکھنے لگی ---

" میں --- میں وہ ڈریس پہنوں آپ کا مطلب ہے "

" ہاں پہن لو --- دیکھ تو لوں کیسی لگتی ہو اس میں "

ارحان کے یوں کہنے پہ ---

اس کے ہاتھ پسینے سے بھیگے تھے ----

خود کو اس ڈریس میں سوچ کے ہی ---

وہ کانپ گئی تھی ---

کہاں یہ کہ وہ پہن کے ارحان کے سامنے آئے ---

"آپ واپس لے جائے "

وہ سر جھکا کے پھر سے بولی تھی --

"کیوں ؟ "

ارحان اس کی معصومیت پہ مسکرا رہا تھا ---

" مجھے نہیں پہننی "

" میں پہنا دیتا ہوں "

اس کی شرارت پہ ---

رواحہ کا دل زور سے ڈھرکا تھا ----

" ن---- نہیں ------ "

" اگر کبھی دل کرے تو پہن لینا ---- یو ول لک ڈیم گور جئیس "

وہ کھل کے اسکی تعریف کر رہا تھا ---

تاکہ اس کی ہچکچاہٹ ختم ہو ---

لیکن رواحہ کا پارہ ہائی ہو گیا --

آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا ؟؟ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں مجھے کہ میں یہ پہن لوں -- شرم "
" نہیں آئی آپ کو

وہ بوکھلا کے ---

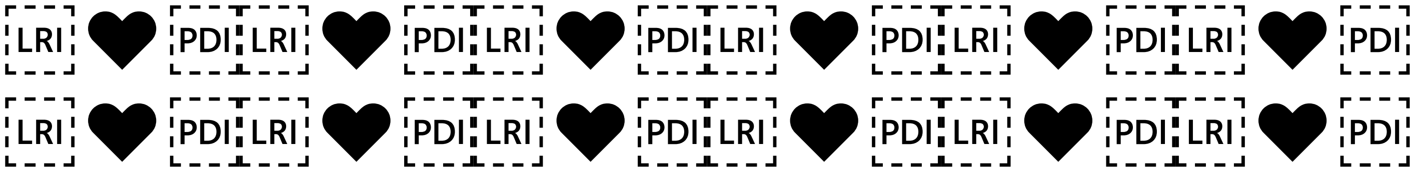
غصے میں بولنے لگی --

" نہیں --- "

اس نے مزے سے جواب دیا تھا ---

اور رواحہ اسے گھورتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور کمرے سے باہر نکل گئی تھی --

جبکہ ارحان کھل کے مسکرایا تھا ---



اسے دیوار سے پن کیے ----

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ---

پوری دنیا کے سامنے کہتے ہوئے کچھ نہیں ہوتا مسز عنازیہ خان آپ کو --- بس "
" میرے سامنے کہتے آپ کی انا کو ٹھیس پہنچتا ہے

وہ دانت پیستے بولا تھا ---

اس کی پرحدت سانسیں عنازیہ کے چہرے پہ پڑ رہی تھی ---

عنازیہ بےاختیار اس کے سینے سے لگی تھی -----

عالیار خان نے اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا تھا ---

اسے خود میں بھینچے ---

وہ دیر تک اس کے وجود کی مہکی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارتا رہا ---

اسکے نم بال عالیار کے چہرے کو چھو رہے تھے ---

اس کے گداز جسم کی نرم و نازک سی خوشبو ---

عالیار کو بے خود سا کر رہی تھی ----

عالیار نے اسے جھٹکے سے خود سے الگ کیا تھا ----

اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں مقید کر کے ----

وہ بوند بوند اسے پی رہا تھا -----

عنازیہ بھی بنا کسی مزاحمت کے ----

اپنی بے چینی اس کے اندر اتار کر ---

خود پرسکون سا ہو رہی تھی ----

اس کے لبوں کو چھوڑ کے ---

اس کی اتھل پتھل سانسوں کو محسوس کرتا ---

وہ اس کی گردن پہ جھکا تھا ----

اس کی خوشبو سے اپنی سانسیں مہکا رہا تھا ---

گردن کا سفر اب گہرائیوں میں اتر رہا تھا ----

اپنی محبت بھرے ہر لمس ---

اپنی دیوانگی سے -----

اس کے نرم و نازک وجود پہ وہ اپنی بےچینیوں کی داستان رقم کر رہا تھا -----

اس کا نائٹ ڈریس نیچے کھسکا کے ---

اس کی پشت پہ وہ اپنے پرحدت لمس چھوڑ رہا تھا ------

عنازیہ اس کی بےتابیاں دیکھ کے ---

گھبرا کے اس سے الگ ہوئی تھی ---

اسے سانس لینا دشوار سا لگ رہا تھا ---

آج تو یہ لمس کچھ اور ہی بےتابی لیے ہوئے تھے ----

وہ آگے جا کے اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی ---

عالیار اپنی شرٹ اتارتا اس کے قریب آیا تھا -----

عنازیہ کی کمر پہ ہاتھ رکھ کے --

اسے اپنے بے حد قریب کیا تھا ---

میرے بے حد قریب رہو عنزا --- "

" دور مت جاؤ ----

اس کے کان کی لو کو لبوں سے چھوتا وہ سرگوشی کر رہا تھا ---

" تمہیں نظر نہیں آتی میری بےچینیاں "

وہ سرگوشی کر رہا تھا ---

اپنی سانسیں اس کی گردن پہ چھوڑتا ---

وہ عنازیہ کی سانسیں اٹکا رہا تھا ----

عنازیہ سمٹ کے اس کے سینے سے لگ گئی تھی -----

عالیار اسے پیچھے صوفے پہ لٹا چکا تھا ---

اور اب خود اس پہ جھکا ----

اسے بوند بوند پی رہا تھا ---

اپنی تشنگی مٹا رہا تھا ----

سیراب ہو رہا تھا --

روم روم اس میں جذب ہو رہا تھا ---

اپنے بےتابیوں کی دہکتی آگ سے اسے پگھلا رہا تھا ---

اور وہ پگھل رہی تھی ----

عالیار کی بےچینیوں پہ ---

اپنے ہر لمس سے قطرہ قطرہ وہ اسے سیراب کر رہی تھی ----

ایک حسین رات کی شروعات ہو چکی تھی --

اور شاید ایسی بہت سی حسین راتوں کی شروعات تھیں ---

ان کے لازوال عشق کی شروعات ----

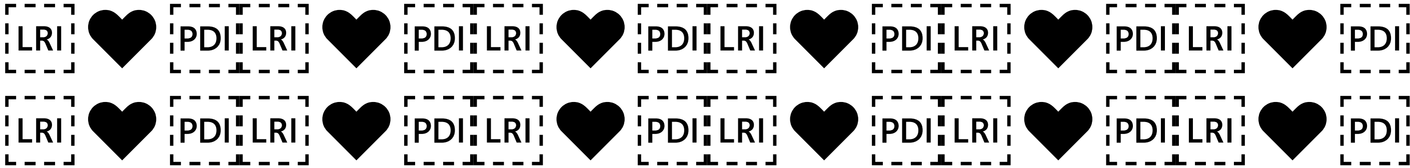
اور وہ دونوں ایکدوسرے میں گم تھے --

مگن تھے ---

ادھورے عشق کی پھر سے تکمیل ہو رہی تھی ----

اور ان کا عشق---

ان کی بےتابیاں سر چڑھ کے بول رہی تھی ----



ہمارے ہاسٹل میں اتنا سب ہو رہا -- یار مجھے تو ڈر لگ رہا --- اتنی انویسٹیگیشن ہو رہی "
" لیکن پھر بھی کچھ نہیں بن پا رہا

لڑکیوں کا گروپ اکھٹا تھا --

جن میں سے زمرد نے اپنا ڈر ظاہر کیا ---

علیشبا بھی خوفزدہ سی تھی ---

پتہ نہیں کون کروا رہا یہ سب ؟ ڈرگز بھی یہاں لائی جاتی ہے اور پھر لڑکیاں غائب "
بھی ہو جاتی ہیں --- اور ابھی کل ہی تو اس لڑکی کی لاش -- اس کے جسم کے ٹکڑے
" ---

باقی لڑکیاں بھی کانپ ہی گئی تھی ---

عجیب خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا ان سب کے بیچ ----

سچ بھی تو تھا ---

اس گرلز ہاسٹل میں آئے دن کوئی نہ کوئی حادثہ ہو رہا تھا ---

ڈرگز کی عادی ہو گئی تھی کچھ لڑکیاں ---

غائب ہونے لگی تھی ----

اور گورنمنٹ کچھ نہیں کر پا رہی تھی ----

لڑکیوں کو تو دوستیاں بنانے سے بھی ڈر لگنے لگا تھا اب ----

" ہمارا کیا بنے گا ---- ڈر کی وجہ سے تو اسٹڈیز بھی ٹھیک سے نہیں۔ کر پا رہے ہم "

ان میں سے دوسری لڑکی بولی تھی --

جب ان کی ہاسٹل میٹ شہلا آئی تھی --

ہاتھ میں موبائل بھی تھا --

" ارے نازلی یہ دیکھو تمہاری ویڈیو لیک ہوئی ہے ویب سائٹس پہ --- "

اس نے نازلی کی طرف موبائل بڑھاتے کہا تھا ---

سب اچھنبے سے اسے دیکھنے لگے تھے ---

جبکہ اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل تھاما تھا ---

اور پھر اسے ایسا لگا جیسے اوپر کا سانس اوپر ---

اور نیچے کو سانس نیچے رہ گیا ہو ---

وہ نشے میں تھی ---

کوئی اس کی ویڈیو بنا رہا تھا ---

یہیں اس کے ہاسٹل روم میں ہی ---

برہنہ تھی ----

پھر شاور لیتے ہوئے ویڈیو ----

اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کے گرا تھا ---

اس کا پورا وجود کانپنے لگا تھا --

"یہ --- یہ ----"

وہ تو خوف کی وجہ سے کچھ کہہ تک نہیں پا رہی تھی ----

جبکہ باقی لڑکیاں وہ موبائل اٹھانے لگی جب شہلا نے ان کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا ---

اپنے اپنے موبائل میں جا کے دیکھو سب --- "

" ویسے بھی ہر جگہ سے مل جائے گی اس کی ویڈیو -- میرا موبائل خراب کر دو گے

سب نے اس منہ بنا کے دیکھا تھا ---

جبکہ شہلا نے ایک گہری نظر اس خوفزدہ لڑکی پہ ڈالی تھی --

ویسے ایسی لگتی تو نہیں ہو ---- "

" معصوم سی ہو بٹ اندر سے حرکتیں پروسٹیچوٹ والی ہے --- شیم آن یو

کہہ کے وہ کمرے سے نکل چکی تھی ---

سب اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے اب --

جس کے لب ہل رہے تھے ---

جس کی آنکھوں میں خوف و ہراس تھا ---

وحشت زدہ آنکھوں کے ساتھ --

وہ نفی میں اپنا سر جھٹک رہی تھی۔ --

زبان لڑکھڑا رہی تھی ---

" ارے نازلی یہ سب کرتے ہوئے تم نے اپنے پیرنٹس کا بھی نہیں۔ سوچا "

کوئی کہہ رہی تھی --

" سب دیکھے گیں اب --۔ تم تو برباد ہو گئ نازلی اب تو "

" اتنی آگ تھی یار ---۔ توبہ توبہ کیسی حرکتیں کی ہیں تم نے "

یہ سب وہی لڑکیاں تھیں جو ابھی تک ہاسٹل میں ہونے والی پراسرار حرکتوں پہ تبصرہ کر رہی تھی ---

اور

اب اپنی سب باتیں بھول کے وہ نازلی کے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑ چکی تھی ---

اور اسے شرم دلا رہی تھی ----

" شیم آن یو نازلی -- "

"کم از کم نازلی سے یہ امید نہ تھی ہمیں "

اور

نازلی بے سدھ ---

لب سیے ---

سب کی باتیں سن رہی تھی --

اسے تو یاد بھی نہیں آ رہا تھا ---

کہ یہ کب کا حادثہ ہے ---

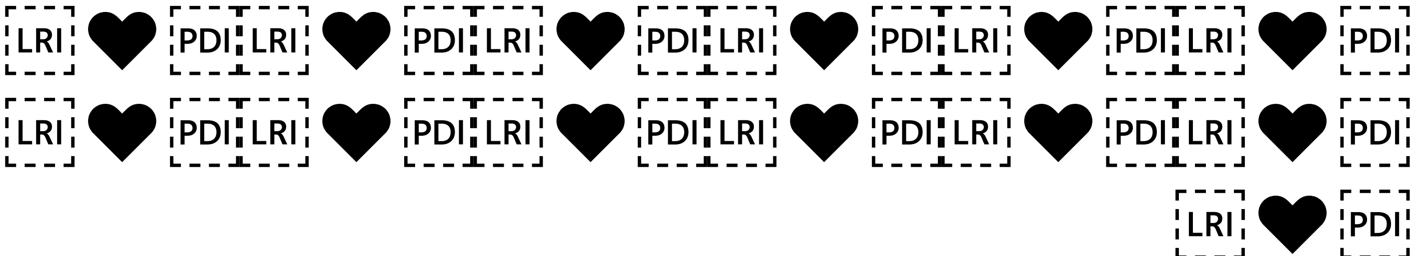
کس نے کیا ہیں اس کے ساتھ یہ سب ---

اسے کچھ یاد نہیں۔ تھا ----

وہ تو خود کو یوں ایسے برہنہ دیکھ کے ---

حیران رہ گئی تھی --

اور اب بلکل ساکت ہو چکی تھی ---



موبائل کی آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا تھا ---

وہ جو عنازیہ کی بوجھل سانسوں میں الجھا ---

اس کو اپنے سینے پہ لٹائے --

خود بھی سو رہا تھا ---

اس کی آنکھ کھلی تھی ---

مندی آنکھوں سے اس نے ٹیبل پہ پڑا اپنا موبائل اٹھایا ---

ارحان کی کال تھی --

" ہیلو ارحان "

اس کی نیند سے بھری آواز ابھری تھی ---

"عالیار کیسے ہو ؟ "

"پرفیکٹ ہوں ---- "

اس نے بھرپور نظر عنازیہ پہ ڈالی --

جو اسی کے شرٹ میں ملبوس اس کے سینے پہ سو رہی تھی ----

اچھی بات ہے -- ہمیشہ ایسے ہی رہو میرے بھائی ---- "

عنازیہ میری کال نہیں ریسیو کر رہی -- کسی طرح سے اسے میسج پہنچاؤ کہ امپورٹنٹ کال

" ہے اس کے لئے

عالیار زیر لب مسکرایا تھا --

" یہیں ہے عنازیہ آپ خود بات کر لیں "

عنازیہ نے چونک کے عالیار کو دیکھا تھا ----

" عنازیہ تمہارے پاس ہے ؟؟ پھر تنگ کر رہے ہو اسے تم "

ارحان کی سخت اواز ابھری تھی --

" ارے نہیں -- میری بانہوں میں مزے سے سو رہی ہے "

عنازیہ کو اس کی بے باکی پہ جی بھر کے شرمندگی ہوئی تھی ---

اسے گھورتی وہ اٹھنے لگی ---

" واؤ گریٹ --- مطلب دو عشق زادے پھر سے ایک ہو گئے "

ارحان کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی ---

" یس میرے بھائی "

وہ عنازیہ کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتا کہہ رہا تھا --

عنازیہ نے اس کا ہاتھ پرے کیا تھا ---

چلو شام کو ملتے ہیں پھر --- میں اور رواحہ شام۔کی فلائٹ سے آ رہے ہیں --- مل "
" کے سیلبریٹ کرے گیں اس خوشی کو --

ارحان کو صحیح معنوں میں خوشی ہوئی تھی --

" انشا اللہ "

عالیار بھی مسکرایا تھا --

" اب عنازیہ کو موبائل دو -- مجھے امپورٹنٹ بات کرنی ہے "

ارحان اپنے مدعے پہ آیا تھا --

" اوکے --- "

ساتھ ہی موبائل عنازیہ کی طرف بڑھایا --

اور جھک کے عنازیہ کی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے ---

عنازیہ بدک کے پیچھے ہٹی تھی --

اور اسے گھوریوں سے بھی نوازا تھا ---

جبکہ وہ مسکراتا ہوا اٹھا تھا

" میری شرٹ اتارو -- شاور لے کے میں پہننے لگا "

اور ساتھ ہی عنازیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اٹیچ واشروم یوز کر سکے --

" اسلام علیکم ارحان بھائی "

" وعلیکم السلام -- کیسی ہو عنازیہ "

ارحان نے بشاش لہجے میں اس کا حال پوچھا تھا ---

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں ؟ "

عنازیہ بھی مسکرا کے پوچھنے لگی --

" ٹھیک ہوں -- ایم ہیپی بائی دا وے فار بوٹ آف یو "

عنازیہ مسکرائی تھی --

اچھا سنو --- اپنا ایمیل چیک کرو مجھے کچھ کلیوز ملے تھے --- تمہاری فیملی کے قاتل " سے ریلیٹیڈ --- سو ایک بار چیک کر لو --- مے بی ہیلپ فل ہو اینڈ وہاں آ کے میں " عالیار سے بھی ڈسکس کروں گا

ارحان اسے ڈیٹیل بتا رہا تھا --

تھینک یو ارحان بھائی جو اتنا سب کر رہے ہیں آپ میرے لئے -- میں چیک کرتی "

" ہوں ---

عنازیہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی ---

"تمہارے واشروم کے شاور کو کیا پرابلم ہو گئی ہے اب "

عالیار نے وہیں سے آواز دی تھی ---

عنازیہ نے ایک نظر اس طرف دیکھا تھا ---

پھر سے کال کی طرف متوجہ ہوئی تھی --

"رواحہ کیسی ہے ؟ "

" شی از فائن --- کچھ بنا رہی ہے کچن میں -- "

ارحان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا --

" عنزا سن رہی ہو مجھے--- شاور میں کوئی مسلہ ہے آئی تھنک "

عالیار کی آواز پھر آئی تھی --

"عالیار کیوں چلا رہا ہے ؟ "

ارحان کو ہنسی آئی تھی ---

بائی دا وے خوش رہو دونوں --- اور شام کو جب میں پاکستان آؤں تو مجھے تم دونوں "
" ایک ساتھ گھر پہ نظر آؤ

عنازیہ مسکرائی تھی --

" تھینک یو ارحان بھائی "

" عنزا ---- "

عالیار پھر سے چلایا تھا ---

" جاؤ دیکھ لو کیا ہوا ہے اسے "

ارحان نے ہنستے ہوئے کہا تھا --

عنازیہ موبائل ڈسکنیکٹ کر کے ---

کمرے میں آئی تھی ---

واشروم میں وہ کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے کھڑا تھا --

"کیا مسلہ ہے تمہیں عالیار"

عالیار نے ایک نظر اسے دیکھا --

" یار ادھر آؤ دیکھو -- یہ شاور کو کیا ہو گیا ہے "

وہ جھنجھلا رہا تھا --

عنازیہ واشروم میں آ کے شاور کو دیکھنے لگی --

"کیا ہوا ہے -- ٹھیک تو ---- "

اور اچانک سے عالیار نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسے اپنے قریب کیا تھا

---

ساتھ ہی شاور بھی کھول دیا تھا ----

دونوں بھیگنے لگے تھے۔ ۔

عالیار نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا --

" یہ کیسا مذاق ہے اب "

عنازیہ اسے شاکی نظروں سے دیکھنے لگی ---

" یہ مذاق نہیں ---۔ محبت ہے جان عالیار "

وہ اس کی گردن پہ گستاخی کرتا بولا تھا ---

عنازیہ ہنسنے لگی تھی --

" تم بہت تنگ کرتے ہو مجھے عالیار "

اتنی لمبی جدائی کے بعد ملی ہو جان عالیار ---۔ اب تو بہت تنگ کرنا ہے تمہیں۔ ---۔ "
" ابھی میری شدتیں دیکھی ہی کب ہے تم نے

عالیار اس کے کان میں سرگوشی کرتا --

اس کے بھیگے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا ----

عنازیہ بھی اس کی پناہوں میں سمٹ تھی- -

---

وہ جو عنازیہ کے عشق میں اس قدر ڈوب چکا تھا --

کہ اسے اپنانے کے سوا اسے کوئی راستہ بھی نہیں نظر آتا تھا ---

"یاد ہے ناں --- جب تمہیں پروپوز کیا تھا میں نے ؟ "

عالیار سرگوشی کر رہا تھا ---

عنازیہ جھینپی تھی ---

وہ مسکرا رہی تھی ----

" ہاں --- "

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ لمحہ آن ٹھہرا تھا --

" عنازیہ شادی کرے گی آپ مجھ سے "

عنازیہ کی آنکھیں پل میں حیرت زدہ ہوئی تھی --

اور کچھ لمحے ہی لگے تھے ان آنکھوں کو بھیگنے میں --

" ایم سیریس عنازیہ -- "

عالیار پھر سے بولا تھا ---

میں --- میں --- ۔عالیار جانتے تو ہے آپ سب --- "

میں اسے نہیں بھول پائی ان تک ---

میں کیسے --- کیسے آپ سے شادی کر لوں --

آپ کو ایکسیپٹ کرنا --

"آپ جانتے تو ہے ناں --- آحان آج بھی ---

وہ سسکی تھی ---

" ہششششش --- "

وہ اس کے بال سنوارتے ---

اپنی انگلی کی پور سے اس کے آنسو چننے لگا --

تمہارے سارے غم ایسے ہی چن لوں گا میں عنازیہ --- "

تین سال سے تم اس دکھ کو اپنے اندر دفن کیے ہوئے ہو --

اگر وہ زندہ ہوتا تو تمہارے ساتھ مل کے اسے ڈھونڈتا ---

اور آئی سوئیر تمہارا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتا ---

" عنازیہ ---

وہ اسے ہی محبت سے دیکھ رہا تھا ---

تمہیں بے حد چاہتا ہوں -- "

تمہارے ہر دکھ کو کو چن کے --

تمہیں سراپا محبت بنانس چاہتا ہوں --

"

عنازیہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

وہ اچانک وہیں اپنا ایک گھٹنا ٹیک کے بیٹھ گیا تھا ---

وہی شاور کے نیچے ہی ---

عنازیہ چونکی تھی ---

"یہ کیا ؟ "

وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی ---

"آج پھر سے دل کر رہا تمہیں پروپوز کرنے کا --- "

وہ اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا ---

سو مسز عنازیہ خان ---"

عالیار کی عنزا ----

کیا آپ میرے ساتھ ---

ہاتھوں میں ہاتھ تھامے --

بانہوں میں بانہیں ڈالے ---

قدم سے قدم ملا کے ---

میرے سنگ ---

میرے محبتوں کی بارش میں --

"ہمارے گھر جانا چاہے گی ؟

عنازیہ کو اس کے انداز میں ہنسی آ رہی تھی --

"اگر کہوں نہیں جانا چاہتی تو ؟"

وہ شرارت آنکھوں میں لیے اسے کہہ رہی تھی --

تو --- یہ عالیار اپنی عنزا کو --- "

" اپنے کندھے پہ اٹھا کے لے جائے گا --

وہ بھی مزے سے بولا تھا --

" اہاہ "

عنازیہ نے اسے آبرو اچکا کے دیکھا تھا --

" چیلنج کرنا چاہو تو کر سکتی ہو "

وہ بھی آبرو اچکا کے بولا تھا ---

" نہیں پہلے والا آپشن بیسٹ ہے "

عنازیہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا --

عالیار مسکرا کے کھڑا ہوا تھا --

ایک بار پھر عنازیہ اس کے باہوں میں تھی -----

عالیار نے گہرا سانس لیا تھا ---

عنازیہ کو سینے میں بھینچے وہ بے حد پرسکون تھا --

تم میں سکون ہے میرا عنزا -- "

محبت --- عشق --- خواہش --- حسرت --- ضرورت --- سب تم ہو ---

" مائی گرل

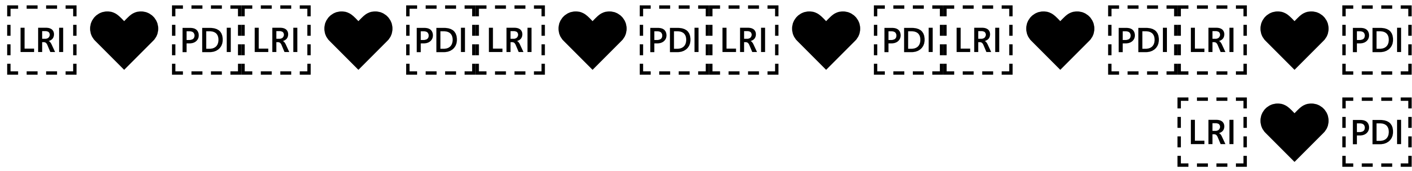
عنازیہ نے بھی پرسکون ہو کے آنکھیں موندی تھی ---

لیکن یہ سکون کچھ پل کے لئے تھے---

عالیار اسے اپنے بازوؤں پہ گرا کے --

اس پہ جھکا --

پھر سے اس کے بھیگے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا ---



میری ہڈیاں ٹوٹ رہی ہے --- "

" تھوڑا سا نشہ تو دیں پلیز

وہ لڑکی خیام کے سامنے بیٹھی ---

اپنی چٹختی ہڈیوں کو دونوں سے ہاتھوں سے سہلاتی ----

ڈرگز مانگ رہی تھی ----

خیام ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ---

مسکرا کے اسے دیکھ رہا تھا --

اور ساتھ میں سگریٹ کے کش لگا رہا تھا -----

" جسم ٹوٹ رہا ہے میرا پلیز "

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی کہہ رہی تھی ---

ٹوٹنے دو -- "

کچھ دیر ٹوٹنے دو ---

اپنے جسم کو ----

" کچھ دیر بھوکا رہنے دو ---

وہ اس کی حالت کو جیسے انجوائے کر رہا تھا --

یہ نشہ جو ہے ناں -- "

بہت عجیب ہے --

جب نہیں مل رہی ہوتی --

تب ایسے لگتا ---

جیسے بدن ٹوٹ رہا ہے ---

امیدیں دم توڑ رہی ہے ---

سانسیں اٹک رہی ہے---

سر بھاری ہو رہا ہے ---

ہڈیاں چٹخ رہی ہے ---

اور جب نشہ مل جاتا ہے --

تب اففففف ---

" سکون ---- آرام ---- آہ

وہ آنکھیں بند کر کے سکون سے بولا تھا ---

لیکن وہ کچھ سن کہاں رہی تھی ---

وہ تو بس اس پیکٹ کو دیکھ رہی تھی --

جو خیام کے ہاتھ میں تھا ---

آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ---

وہ اپنی زندگی کو خیام کے ہاتھ میں دیکھ رہی تھی ----

آبان گہرا مسکرایا تھا ---

" میرے قریب آؤ "

"پھر دے دو گے ؟ "

وہ معصوم آنکھوں سے اسے دیکھتی پوچھ رہی تھی ---

" ہاں --- قریب آؤ "

اس نے سرسراتے لہجے میں کہا تھا --

وہ اپنے ٹوٹتے بدن کو سنبھالتی ---

اپنے لڑکھڑاتے قدموں کو اٹھاتی ---

اس کے قریب آئی تھی --

لیکن لڑکھڑا کے اس کے گود میں گر گئی تھی ---

خیام نے اس کی گردن کو اپنی انگلی کی پور سے چھوا تھا ---

میں پلاؤں گا تمہیں نشہ --- "

" میں کھلاؤں گا تمہیں اپنے ہاتھوں سے یہ ڈرگز -----

وہ تو ہانپ رہی تھی اس نشے کو لینے کے لئے ---

" ہششششش "

اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوا ---

پھر پیکٹ کھول کے اپنے ہاتھ پہ تھوڑا سا ڈالا تھا --

" ان ہیل کرو "

وہ مسکرا کے اسے دیکھ رہا تھا ---

وہ قریب ہوئی تھی --

اس کی ہتھیلی کے قریب ---

اور اس کو ان ہیل کرنے لگی ---

ان ہیل کر کے ---

اسے کچھ دیر میں ہی سکون کا احساس ہوا تھا ----

ہڈیاں نرم سی پڑ گئی تھی ---

ٹوٹتے بدن کو جیسے ارام مل رہا تھا ---

وہ پھر سے قریب ہوئی تھی ---

پھر سے ان ہیل کیا تھا ------

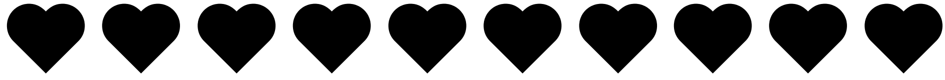
اپنی سرسراتی انگلیاں اس کی پشت پہ رکھ کے --

اس کی پشت کو سہلایا تھا ---

اور وہ جیسے بے جان سی اس کے بانہوں میں گری تھی ---

اب سکون تھا ---

مکمل سکون !!!!



گاڑی عنازیہ کے آفس کے سامنے روک کے ---

عالیار اب اسے دیکھ رہا تھا ----

" میں چلتی ہوں "

وہ کہہ کے دروازہ کھولنے لگی --

جب عالیار نے اسے بازو سے تھام کے اپنی طرف کھینچا ---

" ہئی --- "

اس کے بیوٹی بون پہ اپنے لب رکھے تھے ---

" شام کو ریڈی رہنا --- میں آ رہا ہوں تمہیں لینے "

وہ محبت سے چور لہجے میں بولا تھا --

عنازیہ مسکرائی تھی --

" شیور --- "

وہ مسکرا کے اب اترنے لگی تھی ---

اسے ہاتھ ہلا کے ----

وہ مڑی تھی ---

عالیار گاڑی لے جا چکا تھا ----

عنازیہ کی نظر سامنے کھڑے خیام پہ پڑی ---

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ---

عنازیہ کو عجیب ناگواری ہوئی تھی ---

خیام کے یوں دیکھنے سے ---

لیکن خیام مسکراتے اسے ویل کم کرنے لگا --

" دونوں پھر سے ساتھ ہو گئے ہو -- کانگریجولیشن یار "

عنازیہ بھی مسکرانے لگی ---

" تھینک یو --- "

اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی آفس کے اندر گئی تھی ---

خیام چلتے ہوئے ایک ایک نظر اس پہ ڈال رہا تھا --

"ہاتھ کیسا ہے اب تمہارا ؟ "

عنازیہ نے چلتے چلتے اس سے پوچھا تھا ---

خیام نے اثبات میں سر ہلایا ---

" اب بہتر ہے "

عنازیہ اپنے کیبن کی طرف بڑھی تھی

اور خیام وہیں کھڑا ایک ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا ---

عنازیہ اپنی ٹیبل پہ بیٹھ کے ---

لیپ ٹاپ آن کر کے دیکھنے لگی --

جب ایک نیوز پہ اس کی نظر ٹھہر گئی تھی --

پولیس نے گرلز ہاسٹل میں ہونے والے حادثات کے گنہگار کو گرفتار کر لیا ---

وہ چونکی تھی --

"آبان سکندر اریسٹ ہو گیا ؟ "

کچھ سوچتے ہوئے اس نے انسپکٹر وہاج کو کال ملائی تھی ---

" جی بھابی اسلام علیکم "

وہ عالیار کا دوست تھا --

وعلیکم السلام --- نیوز دیکھی ابھی میں نے نیٹ پہ --- کیا سچ ہے آبان سکندر "
"اریسٹ ہو گیا ؟

وہ لیپ ٹاپ چیک کرتے پوچھنے لگی ---

نہیں بھابی --- آبان سکندر نہ جانے کس بل میں چھپا بیٹھا ہے -- اس کے کچھ "
"آدمی پکڑے گئے ہیں --- جن کا منہ کھولنا ناممکن لگ رہا ہے ----

وہاج نے وضاحت سے بتایا --

تو وہ سوچ میں پڑ گئی تھی ---

" ہممممم ٹھیک یہی جاننا چاہ رہی تھی میں --- تھینک یو اللہ حافظ "

کہہ کے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ---

اور اب وہ مختلف نیوز سرچ کرتے ہوئے یہی سوچ رہی تھی کہ اتنا بڑا گینگ ہے اس آبان سکندر کا ---

اس کو آسانی سے پکڑنا ناممکنات میں سے ہیں ----

"آبان سکندر آئی وش میرے ہاتھ لگ جاؤ --- اور تمہیں میں اپنی مرضی کی سزا دوں "

وہ دانت پیستی سوچتی رہی ---

آبان سکندر --

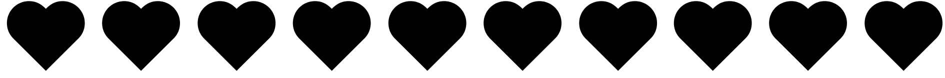
جس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو پا رہی تھی ---

معصوم لڑکیاں روز ڈرگز کی عادی ہو رہی تھیں ---

اپنی جان سے ہاتھ دھو رہی تھی --

اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی ان کے لئے ----

وہ بس لب بھینچ کے بیٹھی رہی ---



آبان سکندر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اسے دیکھ رہا تھا ---

" ایک تو میں تمہاری ان فضولیات سے تنگ آگیا ہوں خیام ----- "

خیام چونک کے اسے دیکھنے لگا --

"کون سی فضولیات ؟ "

اچھا خاصا میں ڈرگ ڈیلر تھا --- ڈرگز ڈیل کرتا ---- تیری یہ لڑکیوں والی چاہ نے --- "

" عجیب ماحول بنا دیا ہے یہاں کا ----

آبان کی تیوری چڑھی تھی --

اوہ کم آن آبان ---- یہ ڈرگز سے کچھ نہیں ہوتا --- "

نئی نئی لڑکیوں کی --

نئی نئی ویڈیوز بنا کے وائرل کرنا ----

" یہ بہت دلکش لگتا ہے

خیام آہ بھرتے بولا تھا ---

آبان نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا --

کرتا تو ہے سب -- نام میرا لگا دیتا ہے --- "

" ڈرگ ڈیلر سے میں گرلز اسمگلر بن گیا ہوں

خیام ہنسا تھا --

تو تجھے کون جانتا ہے اس نام سے -- "

آبان سکندر ---

بس کچھ ٹائم کی بات ہے -- دل بھر جائے گا میرا بھی تو چھوڑ دے گیں گرلز ہاسٹل کا پیچھا بھی ---

" ابھی تو مزے لینے دیں مجھے یار ----

" ایک تو تیرے یہ مزے --- میرا بزنس خراب نہ کر دیں "

اس کا موڈ آف تھا آج شاید ---

تبھی ماتھے پہ بل پڑے ہوئے تھے اس کے ---

اوہ یار نہیں ہوتا تیرے بزنس کو کچھ -- "

دیکھ نہیں رہے اتنا سارا ڈرگز تو جاتی ہیں گرلز ہاسٹل --

تیرا ڈرگ بک جاتا --

" اور میری لڑکیوں کی ویڈیوز کا شوق بھی پورا ہو جاتا ---

آبان نے اپنے لب بھینچ لیے ----

میں ڈرگز کی ڈیل لڑکیوں سے نہیں کرتا خیام -- "

" یہ بے غیرتی تیری ہے -- سدھر جا

اس نے اپنی پیشانی مسلی تھی ---

"تجھے کیا ہوا ہے --- موڈ کیوں آف ہے ؟ "

خیام اسے غور سے دیکھتا پوچھ رہا تھا ----

"کچھ نہیں ---- بس تھوڑا ہیڈک ہے شاید ---- "

آبان بات کو ٹالتے بولا تھا -----

خیام نے ٹی وی آن کیا تھا --

جہاں عنازیہ خان اور عالیار خان ----

کسی کانفرنس میں ساتھ تھے ---

وہ مسکرا رہی تھی ---

آبان کی نظر اسکرین پہ پڑی ----

توآنکھیں ایک پل کے لئے سرخ ہوئی تھی ----

"بند کر اسے "

وہ غرایا تھا ---

خیام ٹی وی آف کر کے اب اسے دیکھ رہا تھا --

جو اپنا سینہ مسل رہا تھا ---

پھر اس نے سگریٹ نکالی تھی ---

اور لائٹر کے ساتھ جلا کے --

وہ اب پی رہا تھا ----

سر کو سیٹ کی پشت پہ ٹکائے ---

آنکھیں موندے ---

وہ اپنے پسندیدہ نشہ کرتے ---

خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا ------

خیام نے کچھ دیر اسے دیکھا --

پھر سر جھٹک کے وہ وہاں سے اٹھ کے باہر نکل گیا ----



"آحان --- آحان ---- "

دور کہیں سے آواز آ رہی تھی ---

یونیورسٹی گراؤنڈ تھا ---

جہاں وہ اس کے پیچھے ہی بھاگتی ہوئی اسے آواز دے رہی تھی ---

وہ رک کے پیچھے مڑا تھا --

تب وہ ہانپتی کانپتی سی اس کے سامنے آ کے رکی تھی ----

"کب سے ڈھونڈ رہی ہوں تمہیں --- "

اپنی سانسیں بحال کرتے اس نے کہا تھا ---

جبکہ آحان نے نظر بھر کے اس کے روپ کو دیکھا تھا ---

"کیوں ڈھونڈ رہی تھی مجھے عین ؟ "

وہ اپنا فایل اس کے ہاتھ میں دے کے --

خود اپنے بالوں کی پونی ٹیل کھول کے دوبارہ باندھنے لگی ---

جبکہ آحان اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا --

" چلو --- "

"کہاں ؟ "

"مجھ سے پوچھو گے اب ؟ "

وہ آحان کو شاکی نظروں سے دیکھنے لگی ---۔

تو وہ ہنسا تھا --

"کڈنیپ ہی نہ کر لو تم مجھے --- ڈر لگتا ہے تم سے "

وہ کھلکھلا کے ہنس پڑی تھی ---

اس کا بازو تھام کے وہ اسے دیکھنے لگی ---

"کر لوں کڈنیپ ؟؟؟ فائدے میں رہو گے "

آحان اس کی شرارتی آنکھوں میں دیکھنے لگا ---

"اور تم اگر نقصان میں رہی تو ؟ "

اس نے آحان کے چہرے پہ پھیلتی شرارت کو دیکھا ---

" میں کڈنیپر ہوں ---- "

اوہ ہاں میں تو بھول گیا تھا ۔۔۔ "

" بٹ کڈنیپر تو میری عین ہے

وہ اسے دلچسپی دیکھتا کہہ رہا تھا ۔۔

" سوچ لو کہیں یہ عین تمہارا غین نہ کر دے "

وہ مزے سے اپنی پونی ٹیل ہلاتی بولی تھی ۔۔۔

" تمہارے ہاتھوں کی موت منظور ہے مجھے ۔۔۔ "

وہ رک کے احان کو دیکھنے لگی ۔۔

"کیا ہوا ؟ "

آحان کو حیرت ہوئی تھی ۔۔۔

لیکن وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

اس کی گہرے آنکھیں اسے بے حد پسند تھی ۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے عین ؟ "

" ڈر لگتا ہے "

وہ اب ڈری ہوئی سی اسے دیکھ رہی تھی --

"کیسا ڈر ؟ "

" تمہیں کھو دینے کا ڈر --- "

جبکہ وہ ہنسا تھا ---

تم مجھے ڈھونڈ لینا ---- ویسے اتنی جلدی پیچھا نہیں چھوڑنے والا میں تمہارا --- سو "

chill "

عنازیہ بھی سر جھٹک کے اس کا بازو تھامے --

اس کے قدم سے قدم ملا کے آگے بڑھ گئ تھی ----



اور شام کو وعدے کے مطابق عالیار خان ----

اسے لے کے خان ولا لایا تھا ---

وہ دونوں جیسے ہی گھر میں انٹر ہوئے تھے ----

عالیار نے بازوؤں میں اٹھایا تھا ----

عنازیہ حیران رہ گئی --

" ارے نیچے اتارو مجھے "

وہ پریشانی سے بولی تھی --

" بلکل بھی نہیں --- "

وہ اپنی بیئرڈ سے اس کے گالوں کو چھوتا بولا تھا ----

عنازیہ کسمسائی تھی ---

"تنگ کرو گے اب مجھے ؟ "

وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

جبکہ عالیار اسے کمرے میں لا کے بیڈ پہ لٹا چکا تھا --

" نہیں --- محبت ---- محبت کروں گا ---- "

وہ اس پہ جھکا اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا ---

عنازیہ مسکرائی تھی ----

اس کمرے کے در و دیوار میں تمہاری ہی خوشبو رچی بسی ہے عنزا --- جو مجھے ایک پل "
"کو سکون لینے نہیں دیتے تھے

وہ گھمبیر لہجے میں کہہ رہا تھا ---

عنازیہ اس کی آنکھوں کی سچائی کو پڑھ رہی تھی -----

اب پھر سے آئی ہو ۔۔۔۔۔ "

پھر سے نئی یادیں بنائے گیں ۔۔۔

" پھر سے مجھ میں تمہاری خوشبوؤں کا بسیرا ہوگا عنزا ۔۔۔

عنازیہ اس کی محبت پاش نظروں سے چھپنے کے لئے پلکیں جھکا گئی ۔۔۔۔

اس کے گال دہک اٹھے تھے ۔۔

وہ جلدی سے رخ ہی موڑ گئی ۔۔۔

اس کی پشت اب عالیار کی طرف تھی ۔۔۔۔۔۔

عالیار نے مسکرا کے ۔۔۔۔

اس کے ساڑھی کے بلاؤز سے ۔۔۔

نظر آتی پشت پہ اپنے لب رکھے تھے ۔۔۔۔۔۔

عنازیہ کا پورا وجود جیسے دہک اٹھا تھا ۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں ہی موند گئی تھی ----

اس کا آنچ دیتا لمس ---

اس کے پرحدت لبوں کا لمس۔ --

عنازیہ بے خود سی ہو کے ---

کروٹ لے کے اس سے دور ہوئی تھی ---

اور اب تھوڑا فاصلے پہ ---

رخ اس کی طرف کر کے اسے دیکھ رہی تھی ---

" میری شدتوں سے اتنی گریزاں "

عالیار نے مدھم لہجے میں کہا تھا ----

گریزاں نہیں ہوں عالیار ----۔ "

تمہاری شدتیں میرا نازک سا وجود سہہ نہیں پاتی -----

تمہارے یہ پرحدت لمس --

"پل پل میری جان نکال دیتے ہیں ---

وہ مسکراتی ---

دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی ----

تمہاری قربت میں ---- "

" میں بے خود سی ہو جاتی ہوں عالیار ----

عالیار محویت سے اسے دیکھ رہا تھا ---

بے خود سی ہو کے میرے قریب آیا کرو عنزا --- میرے بے حد قریب --- "

" یہاں تک کہ میری روح میں تحلیل ہو جاؤ ----

عالیار کی بات پہ عنازیہ دھیرے سے مسکرائی تھی -----

تمہاری قربتیں -- "

تمہاری شدتیں ---

تمہاری بےچینیاں ---

" میرے ----

لیکن عالیار نے اسے کھینچ کے اپنے قریب کر لیا تھا---

اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی ---

اتنے قریب ہو کے ---- "

اعتراف محبت کیا کرو عنزا----

مجھے تمہیں سننا ہوتا ہے ---

تمہاری سانسوں کو سننا ہوتا ہے --

" ... تمہاری دھڑکنوں کو سننا ہوتا ہے

عنازیہ پلکیں جھکا گئی -----

دل بھی تو بے تحاشا دھڑک رہا تھا ----

وہ اس کے نرم وگداز پشت کو سہلاتا ----

اس کے بلاؤز کی زپ کھول چکا تھا ---

عنازیہ گھبرا کے اس کے سینے سے لگ کے چھپنے لگی تھی ---

عالیار زیر لب مسکرایا تھا ---

ڈوری کو بھی ہلکا سا کھینچ کے کھولا تھا ---

" عالیار ---- "

وہ کراہی تھی --

عالیار نے نرمی سے اس کا بلاؤز کندھے سے نیچے کیا تھا ---

اور

اس کے بیوٹی بون پہ لب رکھ کے ---

اس کی سانسوں کو منتشر کر رہا تھا ----

ساڑھی کا پلو بھی سائیڈ پہ گرا کے ---

وہ اس فاصلے کو بھی ختم کر چکا تھا ----

تمہاری سانسوں سے اپنے روم کو --- "

اپنے وجود کو مہکانا چاہتا ہوں عنزا ---

یہ وجود تمہاری قربت کے لئے پل پل جھلسا ہے ---

" پل پل بکھرا ہے ----

وہ بوجھل سی سرگوشی کر رہا تھا ----

تمہارے بکھرے وجود "

کی داستان اس چادر پہ بکھرے گلاب کی پتیوں پہ لکھنا چاہتا ہوں ---- تاکہ جب کل صبح ہماری انکھ کھلے ----

تو یہ گلاب کی نازک پتیاں --

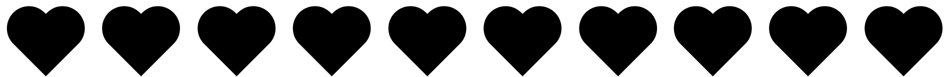
" ہمارے حسین ملن کی گواہ ہو -----

عنازیہ بکھری بکھری سی اسے دیکھ رہی تھی ---

اور

پھر ان محبت بھری شدتوں کو وہ اپنے وجود پہ محسوس کرتی رہی ----
پگھلتی رہی ---

مدھم سانسیں تو کبھی تیز ہوتی سانسیں تھی ----
وہ تکمیل ہو چکے تھے ---



اور

آج ڈنر پہ وہ سب ساتھ تھے ---

خان ولا میں ہنسی کی گونج تھی ---

سب کے چہرے مسکرا رہے تھے ---

اتنے عرصے بعد سب اکھٹے جو تھے ---

ایک ساتھ --

ایک ہی ٹیبل کے گرد ---

خوشیاں ان کے چہرے سے جھلک رہی تھیں۔ --

ڈنر کے بعد ارحان اور عالیار اسٹڈی میں گئے تھے --

انھیں کوئی کیس ڈسکس کرنا تھا ----

کافی دیر تک وہ ڈسکشن میں مصروف رہے تھے ---

کافی کا گھونٹ لیتے ارحان نے عالیار کے تھکے سے چہرے پہ نظر ڈالی --

"عنازیہ کے ساتھ کیسے پیچ آپ ہوا تمہارا ؟ "

عالیار نے چونک کے اپنے بھائی کو دیکھا اور مسکرا دیا ---

" سچ سامنے آ ہی جاتا ہے -- سیم یہاں بھی ہوا "

"گڈ -- سب دھیان رکھنا -- پھر سے میری بہن کو کوئی شکایت نہ ہو تم سے "

ارحان نے تنبیہہ والے انداز میں کہا تھا ---

" انشا اللہ نیکسٹ ایسا کچھ نہیں ہوگا "

عالیار نے مضبوط لہجے میں کہا تھا --

ارحان بھی مسکرا دیا --

"کافی لیٹ ہوگیا --- سو جاتے ہیں --- کل آفس میں باقی باتیں ہوگی "

ارحان نے اٹھتے ہوئے کہا --

عالیار بھی ساتھ ہی کھڑا ہوگیا ---

" جیسے آپ کو ٹھیک لگے "

دونوں اسٹڈی سے نکل کے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ----

ارحان جب کمرے میں آیا --

تو حسبِ توقع رواحہ میٹھی نیند سو رہی تھی ---

اس کے بوجھل سانسوں کا شور ---

پورے کمرے میں تھا ---

وہ زیر لب مسکرا پڑا ---

تھکن اسے بھی بہت تھی ---

تبھی آہستگی سے آ کے وہ بیڈ پہ لیٹ گیا ---

رواحہ کو تنگ کیے بنا وہ سونے کی کوشش کرنے لگا --

لیکن نظریں بار بار رواحہ کی طرف جا رہی تھی ---

اس کی پشت تھی ارحان کی طرف ---

وہ کچھ دیر اس کی پشت پہ بکھرے بالوں کے آبشار کو دیکھتا رہا ---

جب بے چینی سی ہونے لگی --

تو تھوڑا آگے ہو کے ---

اس نے رواحہ کو بانہوں میں بھر لیا ----

رواحہ جو نیند کی پکی تھی ---

تھوڑا کسمسائی تھی ---

اس کی طرف رخ کر کے ---

اور پھر اس کے کندھے پہ سر رکھے ---

سو چکی تھی ---

ارحان نے مسکرا کے ----

اس کے معصوم چہرے کو دیکھا --

جو بچوں کی طرح سوتی تھی ---

ابھی بھی کسمسا کے ---

وہ اپنی ایک ٹانگ ارحان کے ٹانگ کے اوپر رکھ کے سو گئی تھی ---

اور

اپنی انہی معصوم حرکتوں سے --

وہ ہر دن --

نئے سرے سے ارحان کے دل میں گھر کر رہی تھی ----

ارحان ہر لمحہ ---

اس کے قریب ہو رہا تھا

قصوروار کون ؟؟

میں یا آپ ؟؟؟

یا یہ معاشرہ ؟؟

یا ہماری پولیس یا گورنمنٹ ؟؟

یا وہ ---

جو کہیں چھپا بیٹھا یہ سب کام کر رہا ہے ؟؟

اپیل کرتی ہوں ہماری گورنمنٹ سے ---

کہ جلد سے جلد آبان سکندر کو پکڑ کے --

اسے کڑی سے کڑی سزا سنائیں ---

عنازیہ مضبوط لہجے میں کہہ رہی تھی ---

آبان سکندر نے ٹی وی آف کردیا ---

خیام جو حرام مشروب لے کے ابھی ابھی وہاں آ کے بیٹھا تھا ----

آبان سکندر اسے گھورنے لگا تھا ---

" ایک اور لڑکی کی موت ہوئی ہے --- خیام سدھر جاؤ --- چھوڑ دو یہ گندے کام "

اس کی آواز سرد تھی ---

خیام استہزائیہ ہنسا تھا ---

" تو بڑا گھل رہا ان کے غم میں "

آبان سرد نگاہوں اسے دیکھتا رہا تھا ---

" میں ڈرگ بیچتا ہوں -- لڑکیوں کی عزت نہیں۔ --- "

خیام نے گھونٹ بھرتے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

" اوہ میں بھول گیا تھا -- تو عزت دار بزنس مین ہیں --- "

آبان نے آبرو اچکائے تھے --

اپنا گند کہیں اور جا کے بنایا کرو --- یہ بنگلہ میں نے اپنے کام کے لئے ارینج کیا ہے "

" --- تیری گندگی کے لئے نہیں

خیام نے کندھے اچکائے

تیری غیر موجودگی میں --- "

" اپنا شغل کیا کروں گا میں

نہیں کرو گے اب سے -- "

جدھر کرنا ہے جا کے کر ---

" مجھے یہ گندگی نہیں پسند

اس نے دو ٹوک انداز میں کہا --

" ہاں تیرے ساتھ تو کبھی کوئی لڑکی یہاں آئی نہیں -- "

خیام مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تھا ---

میرا پرسنل میٹر ہے ----- تیری طرح ویب سائٹس پہ عزتیں نیلام نہیں کرتا میں "
--- "

آبان کا لہجہ سنجیدہ تھا --

خیام اسے دیکھ کے رہ گیا --

" میں تیرا دوست ہوں یار "

" دوست ہے تو دوست بن کے رہ --- "

کہہ کے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا --

" کدھر جا رہا تو اب ؟ "

خیام پوچھنے لگا --

" میٹنگ ہے میری --- "

کہہ کے وہ باہر کی طرف چل دیا تھا ---

" اور ہاں --- "

چلتے چلتے وہ رکا تھا ----

" میرے آنے تک اپنی گندگی صاف کر ادھر سے "

جبکہ خیام اپنی ڈرنک انجوائے کرنے لگا ---

"نہ کروں تو ؟؟ "

آبان نے مٹھیاں بھینچی تھی ---

آگے بڑھ کے اس کھینچ کے اٹھایا تھا ---

اور دھکا دے کے باہر کی طرف گرایا تھا ---

" یہ کر سکتا ہوں میں --- "

وہ غرایا تھا ---

آبان --- میں تیرا دوست ہوں یار --- "

"تیرے اس بنگلے میں میری کوئی جگہ نہیں ؟؟

خیام ہمدردی بٹورنے کے لئے ممنایا تھا ---

تجھے جگہ دی ادھر -- "

لیکن گالی بن گیا ہے تو میرے لئے ---

منع کرتا ہوں --

نہ کر ---- لڑکیوں کے ساتھ یہ گھناؤنا کام نہ کر --

بٹ میری بات نہیں سنتا تو --

انف ناؤ ---

گند اٹھا اپنا اور نکل میرے گھر سے ----

" شام تک مجھے تیرا کوئی بھی گند -- ادھر نظر نہ آئے ---

آبان پھر سے غرایا تھا ---

اور ٹیبل کو ٹھوکر مارتا وہاں سے نکلتا چلا گیا ---

اسے آبان کی باتوں سے سروکار ہی نہیں تھا کچھ -- -

لیکن جس طرح سے وارننگ دے کے گیا تھا وہ ---

خیام کو تھوڑا سا ڈر لگا تھا ----

آبان سکندر ڈرگ ڈیلر تھا ---

مافیا میں ---

اپنے فاڈر کا بزنس آگے بڑھا رہا تھا ---

اور آبان سکندر کے نام سے جانا جاتا تھا وہ مافیا میں --

لیکن خیام کی طرح اسے --

لڑکیوں کی عزتیں نیلام کرنے کا شوق نہیں تھا ---

وہ خیام کی ان حرکتوں پہ خاموش ضرور تھا ---

لیکن وہ اس معاملے میں اس سے دور ہی رہتا تھا ---

اسے نفرت تھی عنازیہ سے ---

شدید نفرت ---

تبھی خیام کے کیے کا الزام خود پہ لے کے --

عنازیہ کو مینٹلی ٹارچر کرتا ---

لیکن پرسکون نہ ہو پاتا --

نفرت بڑھتی جاتی ---



میں ہوں آپ کا اپنا اینکر آحان خان --- "

آپ کے اپنے نیوز چینل سے ---

آپ کے سامنے حاضر ہوں ---

" بہت سی اہم خبروں کے ہمراہ

وہ دونوں ابھی ایک پرسکون سی جگہ پہ تھے ---

شہر سے قدرے دور --

" اور میں اپنے آحان خان کی عین ہوں --- "

وہ ہنستی ہوئی کہہ رہی تھی ---

" یہ کیا یار -- ٹھیک سے کرو پریکٹس "

وہ اسے شاکی نظروں سے دیکھ رہا تھا --

جبکہ وہ چہک رہی تھی --

ادھر ادھر چہکتی پھر رہی تھی----

صحیح تو ہے -- میں اپنے آحان کی عین ہوں ---- اور یہی میرا نام ہے --- بی کازیہ "

" نام مجھے میرے آحان نے دیا ہے

آحان سر جھٹک کے مسکرایا تھا---

وہ اس کے قریب آئی تھی

اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی --

" ایم کنفیوز -- تمہاری آنکھیں لائٹ گرے ہیں یا ڈارک گرے "

آحان مسکرانے لگا --

" تم بھی ناں --- "

" یو آر بلشنگ آحان "

وہ ہنس رہی تھی ---

" نو --- ایم ناٹ بلشنگ --- "

وہ انکار کر رہا تھا ---

جبکہ عین ہنس رہی تھی ---

" تم خود کنفیوز ہو --- چلو آئسکریم کھاتے ہیں "

" نو -- بلکل بھی نہیں -- "

وہ منع کرنے لگا --

"وائی ؟ "

عین کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی --

"پبلک پلیس پہ تمہارے ساتھ نو ائیسکریم "

وہ اٹھ کے چلنے لگا --

جبکہ وہ اس کے ارد گرد چکر کاٹ رہی تھی --

"کیوں آحان ؟ "

" بھولا نہیں لاسٹ ٹائم --- آئسکریم کھاتے ہوئے کہا حرکتیں کی تھی تم نے "

عین یاد کر کے ہنسنے لگی ---

" وہ -- وہ تو "

اسے یاد تھا کیسے اپنے آئسکریم کھانے کے اسٹائل سے آحان کو زچ کیا تھا ---

اور وہ سٹپٹا کے ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا ----

وہ ہنسے جا رہی تھی ---

آحان رکا تھا ---

اس کی ہنسی کو دیکھ رہا تھا --

اس کا ہاتھ تھام کے --

اسے کھینچ کے سینے قریب کیا تھا --

وہ اس کے سینے سے لگی تھی --

سر اٹھا کے احان کو دیکھنے لگی ---

جو شدتیں لیے اسے دیکھ رہا تھا ---

" اب ہنسی تو آئی سوئیر تمہاری ہنسی پی جاؤں گا --- منہ نہ بنانے لگ جانا "

عین کا دل زور سے دھڑکا تھا --

پلکیں خود ہی جھک گئی تھی ---

چہرے پہ خوبصورت رنگ سے کھلے تھے ---

آحان ان خوبصورت رنگوں کو دیکھے گیا --

جھک کے اس کی گال پہ اپنے لب رکھ کے --

اپنی شدتیں بکھرائے تھے ---

" چلیں آئسکریم کھانے "

سرگوشی میں بولا تھا --

عین نے اثبات میں سر ہلایا تھا --

آحان کی جسارت پہ وہ کچھ کہہ ہی نہیں پائی تھی ---

آحان مسکراتا اسے لیے وہاں سے جانے لگا ---

کہتی بھی کیا ---

کچھ کہہ دیتی --

وہ مزید گستاخیاں کرتا --

اور عین کی وہیں بس ہو جانی تھی --



"عنازیہ فری ہو ؟ "

امتسال نے اس کے کیبن میں جھانکا تھا --

وہ اثبات میں سر ہلاتی اسے دیکھنے لگی --

امتسال اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی تھی --

" امپورٹنٹ بات کرنی تھی تم سے "

" ہاں بولو -- سن رہی ہوں "

عنازیہ پیپرز سائیڈ پہ رکھ کے اسے دیکھنے لگی --

" میرا بھائی حدید بہت اچھا انسان ہے "

وہ شروع ہو چکی تھی --

عنازیہ نے حیرت سے اسے دیکھا --

"کیوٹ بھی ہے "

ساتھ میں عنازیہ نے لقمہ دیا تھا۔ ۔

" ہاں -- پانچ وقت کی نہیں تو کبھی کبھی پڑھ ہی لیتا ہے نماز --- "

عنازیہ نے اپنی امڈتی مسکراہٹ روکی --

مسلمان بچہ ہے -- "

بچپن میں قرآن پاک بھی پڑھتا تھا --

اب بھی پڑھتا ہے رمضان میں ---

روزے بھی رکھتا ہے --

کیریکٹر کا بھی بہت اچھا ہے۔

بس کبھی کبھی تنگ کرتا ہے مجھے ---

سوبر ہے --

بس کبھی کبھی شرارتیں کرتا ہے۔ ۔

ہر لڑکی اسکے ساتھ خوش رہے گی --

"آئی مین اس کی بیوی

وہ اسٹاپ ہو کے اب عنازیہ کو دیکھ رہی تھی --

" یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہی ہو امتسال -- جیسے میں اسے جانتی ہی نہیں ہوں "

وہ حیران تھی --

امتسال کو اچانک سے کیا ہو گیا ہے --

" اپنے گھر کا داماد بنا لو اسے "

وہ جلدی سے بولی تھی ---

"وہاٹ ؟ "

عنازیہ حیران و پریشاں اسے دیکھ رہی تھی --

غلط بول گئی میں -- "

"آئی مین شمائم کو ہمارے گھر کی بہو بنا لو ---

وہ سانس ہموار کرتے بولی تھی --

" یو مین -- تم پروپوزل لائی ہو شمائم کے لئے حدید کا "

وہ ہنسنے لگی --

ہاں ناں یار -- "

مت ہنس --

میرا بھائی تیری نند کے عشق میں پڑ چکا ہے --

" ڈوبکیاں مار رہا ہے --

عنازیہ ہنس رہی تھی اس کے انداز پہ --

کچھ کر یار -- "

" اکلوتا بھائی ہے میرا کیوٹ سا

امتسال نے مسکین سی شکل بنائی تھی ----

عنازیہ ہنسی روک کے اسے دیکھنے لگی --

" تو میرے گھر آ کے پروپوز کر شمائم کو پاگل "

اوہ ہاں -- "

وہ تو میں آؤں گی ہی --

"تیری پرمیشن چاہیئے تھی بس

امتسال نے سر پہ ہاتھ مار کے کہا ---

" ہاں جیسے حدید مجھ سے پرمیشن لے کے شمائم کے عشق میں پڑ گیا تھا "

عنازیہ نے طنز کیا --

اوہ یار -- "

شمائم میرے بھائی کو گھاس ہی نہیں ڈالتی ---

" بے چارا میرا بھائی

امتسال نے بے چارگی چہرے پہ طاری کرتے کہا

رئیلی؟؟ "

شمائم کی اتنی ہمت " ۔

عنازیہ نے مصنوعی غصے سے کہا ---

اسے بول -۔ "

ایک ہی بھائی ہے میرا --

" اسے تنگ کرنا چھوڑ دے

امتسال کا ایک اور ایموشنل وار ---

کیوٹ بھائی ---۔ "

" ایسے کون کرتا کیوٹ آدمی سے

عنازیہ نے بھی لقمہ دیا --

بلکل بلکل ---"

سوچو تو آگے فیوچر کا بھی کچھ سوچو --

بیبیز بھی کیوٹ ہونگیں میرے بھائی کی طرح "۔

امتسال کی بات پہ عنازیہ نے آبرو اچکائے تھے --

"کیوں میری شمائم جیسے پیاری نہیں ہے "

نہیں -- نہیں پیاری ہے---"

بٹ میرے کیوٹ بھائی کو بھی پیار سے دیکھ لیا کرے --

وہ ہرٹ ہو جاتا ہے---

اتنا سا تو تھا جب مما چلی گئی --

اور ڈیڈ بھی اپنی دوسری بیوی کے ساتھ بزی ہو گئے --

" یار اسے میں نے پالا ہے

امتسال دکھی ہو گئی تھی --

عنازیہ نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کے نرمی سے دبایا ---

دونوں نے اپنوں کو کھو دیا تھا کسی نہ کسی طرح سے --

ڈونٹ ووری --- "

" وہی ہوگا --- جو ہمارا حدید چاہے گا ----

امتسال کی آنکھیں بھیگی تھی --

" اینڈ ایم شیور شمائم بھی یہی چاہتی ہے --- میں بات کروں گی اس سے "

عنازیہ نے مسکراتے کہا تھا --

تو امتسال بھی نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا پڑی تھی --

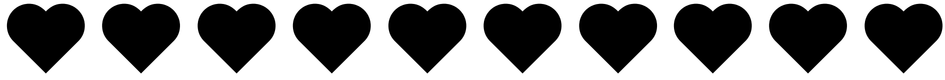
عجیب بات ہے ناں --

یہاں ہر انسان اپنے اندر ایک دکھ چھپائے بیٹھا ہے ---

مسکرانا پڑتا ہے --

جینا پڑتا ہے --

چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے لئے ہنسنے کا بہانہ چاہیے ہوتا ہے ہمیں --



آبان سکندر ---

صوفے کی پشت پہ سر رکھے --

سگریٹ پہ سگریٹ پیتا ---

ان مرغولوں کو دیکھ رہا تھا --

ابرش اسے کب سے دیکھ رہی تھی ---

اس کے چہرے پہ درد کی پرچھائیاں تھی ---

وہ جب بھی خود کو تھکا ہوا محسوس کرتا --

جب بہت درد میں ہوتا --

تب وہ اپنی اسی دوست ابرش کے پاس آتا --- -

ابھی بھی وہ یہیں تھا -- -

اور ابرش جانتی تھی --

آج پھر سے اس کے زخم اڈھیرے گئے ہیں ---

"بس کرو آحان --- کتنا پیو گے تم اس زہر کو ؟ "

وہ اس کے ہاتھ سے سگریٹ کا ٹکڑا لیتے بولی تھی --

آبان کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی --

" جب تک یہ زہر سرایت نہیں کرتا میرے وجود میں "

ابرش اسے دیکھ کے رہ گئی --

جس کی آنکھوں میں درد ہلکورے لے رہا تھا --

نمی تھی ان آنکھوں میں ---

اس کی نفرت کو بجھانے کے لئے -- "

" تم خود کو ختم کر رہے ہو آحان

ابرش کا دل اس کے لئے اداس ہو رہا تھا ---

وہ اپنا سینہ مسلنے لگا --

درد ہو رہا ہے ابرش --- "

" بہت درد ہو رہا ہے

اس کی آنکھیں بھیگی تھی ---

ابرش اس کے قریب آ کے بیٹھ گئی --

ابرش ایم ان پین --- "

اس کے درد کو بھلانے کے لئے ---

میں نشہ کرتا ہوں --

لیکن پھر بھی وہ سر پہ سوار ہوتی ہے ---

ہر لڑکی میں ---

اسے ڈھونڈتا ہوں ---

لیکن تشنگی بڑھتی جاتی ہے ---

وہ مجھے کسی لڑکی --

کسی عورت --

کسی وجود میں نہیں ملتی --

" نفرت کرتا ہوں اس سے ---- پھر بھی

وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگا --

" پھر بھی وہ یہاں سے جاتی ہی نہیں ہے -- کہیں نہیں جاتی --- "

وہ چلایا تھا --

ابرش نے اسے بانہوں میں بھر لیا --

اور وہ اسکے کندھے پہ سر رکھے رو رہا تھا ---

ٹوٹ رہا تھا ---

ابرش بھی خاموشی سے اسے رونے دے رہی تھی- ---

"آئی ہیٹ ہر ----- آئی ہیٹ ہر "

وہ ہچکیاں لیتے کہہ رہا تھا --

ابرش کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی ---

وہ جاننا چاہتی تھی --

پوچھنا چاہتی تھی اس کے پاس جا کے ---

لیکن آبان نے اسے منع کیا ہوا تھا --

تبھی وہ کبھی اس کے پاس نہیں۔ گئی تھی --

لیکن اپنے دوست کو یوں ٹوٹتے بکھرتے دیکھ کے --

وہ کرچی کرچی ہو رہی تھی ---

اس نے اپنے آبان کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے --

اس کے آنسو صاف کیے تھے --

" ہئی --- ہششش ریلیکس --- "

اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کے وہ مسکرا رہی تھی --

آبان بھیگی آنکھوں سے اسے کی دیکھ رہا تھا -- -

سونا چاہتا ہوں ابرش ۔۔۔ "

" سویا نہیں میں اتنے دنوں سے ۔۔

ابرش نے مسکرا کے ۔۔

اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا ۔۔۔

آبان وہیں صوفے پہ لیٹا تھا ۔۔

اس کا سر ابرش کی گود میں تھا ۔۔

اور وہ نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی ۔۔۔

یہاں تک کہ وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا ۔۔۔۔

ابرش کو اپنے اس دوست سے بے حد انسیت تھی ۔۔۔

اچانک ہی دوست بنے تھے ۔۔

بار میں ہی ملے تھے ۔۔۔۔

وہ بہت ٹوٹا ہوا تھا --

ابرش نے ہی اسے سنبھالا تھا اس رات --

اور پھر اجنبی سے دوست بن گئے تھے ---

وہ یونہی بیٹھی رہی --

کہیں آبان کی نیند نہ خراب ہو ---

وہ پرسکون سا سو رہا تھا ----



" نہیں بھابی --- "

عنازیہ کی بات سن کے شمائم بدک کے پیچھے ہٹی تھی --

"لیکن کیوں شمائم ؟ "

عنازیہ حیرت سے اس کا گریز دیکھ رہی تھی ---

" وہ چاہتا ہے تمہیں شمائم "

وہ اپنے ہاتھ مسلنے لگی --

عنازیہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا --

" تم بھی چاہتی ہو ناں اسے "

شمائم نے چونک کے اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی --

تو پھر انکار کی وجہ ؟؟" - "

وہ بے بسی سے عنازیہ کی سوالیہ آنکھوں میں دیکھنے لگی--

" میں اس کی محبت کے قابل نہیں ہوں بھابی "

آنسو بھی اس کی گال پہ پھسلا تھا --- -

"کیوں شمائم ؟؟؟ تم ایسا کیوں سوچتی ہو ؟ "

عنازیہ اس کے گال چھو کے پوچھ رہی تھی --

" میں کیریکٹر لیس ہوں بھابی "

کہتے ساتھ کے وہ رو پڑی تھی --

وہاٹ ؟ "عنازیہ نے حیرت سے اسے دیکھا -- "

کل کو اسے میرے بارے میں سب پتہ چلا تو --- تو وہ چلا جائے گا -- "

مجھ سے نفرت کرے گا --

" میں کیسے ان آنکھوں میں خود کے لئے نفرت دیکھ پاؤں گی

اس نے روتے ہوئے کہا --

" وہ ایسا نہیں کرے گا شمائم "

عنازیہ اسے تسلی دیتے بولی تھی --

کیسے نہیں کرے گا بھابی --- "

آپ جانتی تو ہے ---

" میں اس ویڈیو میں کیا کچھ کر رہی تھی ---

وہ بھیگی آنکھوں سے عنازیہ کو دیکھ رہی تھی --

" ہششش شمائم -- اس ویڈیو کا کوئی وجود ہی نہیں۔ ہے "

عنازیہ نے اس کے آنسو پونچھے تھے --

"اگر ہوتا وجود تو؟؟ "

شمائم کی آنکھوں میں خوف تھا -- -

میرے ہوتے تمہیں کچھ نہیں۔ ہو سکتا شمائم یہ مت بھولو --- "

حدید بہت اچھا انسان ہے --

بچپن سے اس نے بہت دکھ دیکھے ہیں --

امتسال نے اسے بے حد پیار سے بڑا کیا ہے --

بن ماں کا بڑا ہوا ہے وہ --

امتسال اپنے بھائی سے بے حد محبت کرتی ہے شمائم --

انھیں ہرٹ مت کرو --

جب تم خود بھی حدید کو چاہتی ہو تو چھوٹی سی بات کو ایشو بنا کے ---

انھیں مت رلاؤ پلیز --

" مت ہرٹ کرو پلیز

عنازیہ محبت سے اسے سمجھا رہی تھی --

شمائم کچھ دیر سوچتی رہی --

پھر اثبات میں سر ہلایا تھا --

ٹھیک ہے -- "

" لیکن میں حدید کو سب بتاؤں گی پھر اگر وہ چاہے تو مجھے اپنا لیں ورنہ چھوڑ دے

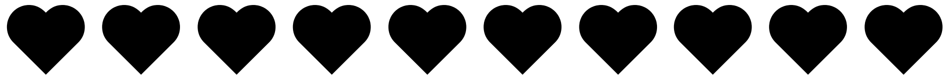
کہہ کے اس نے اپنے لب کاٹے تھے --

عنازیہ اسے دیکھ کے رہ گئی بس ---

اب حدید کا کیا ری ایکشن ہوگا --

کیسے ری ایکٹ کرے گا ---

اس کا فیصلہ کرنا ابھی سے مشکل تھا---



آحان نے اتنی زبردست پریزینٹیشن دی تھی ---

کہ پوری کلاس نے تالیاں بجائی تھی --

ان میں عین سب سے آگے تھی --

وہ تو سیدھی ہوٹنگ کرنے لگ گئی تھی ---

آحان اس کی حرکت پہ محفوظ ہوا تھا --

جبکہ سر جبار نے اسے اچھی خاصی گھوری دی تھی ---

" تمہیں پتہ ہے آحان کا فاڈر ایک ڈرگ ڈیلر ہے --- اسمگلر ہے "

زونیہ نے اچانک اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی --

اس نے چونک کے زونیہ کو دیکھا تھا ---

پھر سر جھٹک کے وہ آحان کو دیکھنے لگی --

جو اسی کی طرف آ رہا تھا --

"کانگریجولیشن -- "

اس نے چہکتے ہوئے آحان کو مبارکباد دی تھی --

وہ مسکرا کے اپنی سیٹ پہ جا کے بیٹھ گیا ---

جبکہ عین نے پھر سے زونیہ کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی --

زونیہ کب سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی --

لیکن اسے کوئی خاص تاثر نہیں نظر آیا تھا ---

کلاس آف ہونے پہ سب جانے لگیں ---

زونیہ نے پھر سے اس سے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی --

" ع---- "

لیکن وہ نظرانداز کرتی آحان کی طرف دیکھنے لگی --

جو اس کے پاس ہی آیا تھا ---

زونیہ نے اپنی لب بھینچ لیے تھے --

"چلیں ؟ "

آحان اسے نظر بھر کے دیکھتا بولا --

" یس "

وہ بھی مسکراتی ہوئی اٹھی تھی --

" تم چلو میں آتی ہوں "

آحان سر اثبات میں ہلاتا کلاس سے نکلنے لگا ---

جب وہ زونیہ کی طرف مڑی تھی --

آج تو آحان کے اگینسٹ میرے کان بھرنے کی کوشش کی ہے تم نے -- "

معاف کردیتی ہوں --

بٹ بی کئیر فل نیکسٹ ٹائم ---

تم سے زیادہ احان کو جانتی ہوں --

اس کا فاڈر اگر اسمگلر ہے یا ڈرگ ڈیلر ہے ---

تو تمہارا باپ کیا ہے ---

" اسٹے ان یور لیمٹس

وہ اس پہ غرائی تھی --

اور باہر دروازے کے پاس کھڑا آحان اس کی باتیں سن چکا تھا ---

عین باہر آئی تھی مسکراتی ہوئی --

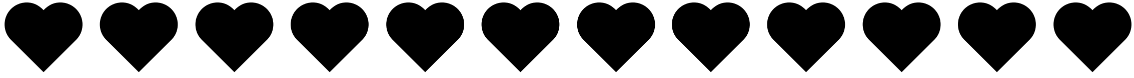
" پارٹی کرنے چلیں "

آحان نے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے سر اثبات میں ہلایا تھا ---

دونوں آگے بڑھ گئے تھے --

آحان کا ذہن چلتے ہوئے بھی اس کی باتوں میں الجھا ہوا تھا ---

اس کے چہرے پہ پھیلی شرارت اور معصومیت کو دیکھتا وہ سر جھٹک گیا تھا ---



"کیوں انکار کر رہی ہو تم مجھ سے شادی سے ؟ "

شمائم کے چلتے قدم رکے تھے --

جب وہ بلکل اس کے سامنے کھڑا پوچھنے لگا تھا --

اسے اندازہ تھا کہ وہ ایسے ہی اس کا راستہ روک کے اس سے پوچھے گا ضرور ---

" بتاتی ہوں --- وہاں چلیں "

وہ قدرے پرسکون جگہ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی --

وہاں رش کم تھے --

دونوں وہاں جا کے درخت کے سائے میں رکھے بینچز پہ بیٹھ گئے تھے --

" سن رہا ہوں "

وہ اسے دیکھ رہا تھا --

شمائم اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی ---

" میری ویڈیوز لیک ہوئی تھی --- "

اس نے اچانک سے کہا تھا --

" تو ؟؟؟ "

شمائم نے چونک کے اسے دیکھا --

"آئی مین پھر کیا ہوا تھا ؟ "

حدید کے چہرے پہ اسے کوئی خاص تاثر نظر نہیں آیا ---

"تمہیں غصہ نہیں آیا ؟؟ آئی مین مجھ سے تمہیں نفرت نہیں ہو رہی ؟ "

وہ حیرانی سی پوچھ رہی تھی---

"کیا تم ایسا چاہتی ہو کہ مجھے تم سے نفرت ہو ؟؟ "

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے پوچھ رہا تھا --

شمائم سر جھکا گئی --

اس کی آنکھیں بھیگی تھی ---

ہماری سوسائٹی کی پرابلم ہی یہی ہے --- "

ہم کچھ برا دیکھتے ہیں تو اسے برا کہنا شروع کر دیتے ہیں-- یہ نہیں سوچتے -- یہ نہیں پوچھتے -- کیوں ؟؟

کیا ہوا تھا --

وہ کوئی غلطی بھی تو ہو سکتی ہے اس کی --

ہر غلطی کرنے والا برا تو نہیں ہوتا --

قابلِ نفرت نہیں ہوتا ---

"دکھاؤ ویڈیوز اپنی ؟

وہ پوچھنے لگا --

نہیں ہے کوئی بھی -- "

" بھابی نے ہیک کروا کے سب ڈیلیٹ کروایا تھا

اس نے آہستگی سے بتایا ---

"گرلز ہاسٹل کی اسٹوری ہے ناں ؟ "

اس نے سر اثبات میں ہلایا ---

تو اس بیس پہ میں تم سے شادی سے انکار کردوں -- "

"تمہیں اپنانے سے انکار کردوں ؟

وہ اس کے جھکے سر کو دیکھتا کہہ رہا تھا ---

اس کا سر مزید جھک گیا --

آنسو متواتر بہنے لگیں ---

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا ---

مجھے تم سے شادی کرنی ہے شمائم --- "

محبت کرتا ہوں تم سے --

اور اپنے آگے کی لائف میں تمہیں ہی ہمیشہ ایمجن کیا ہے ---

اگر انکار کرو گی --

" زبردستی شادی کروں گا

شمائم نے اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا --

اس کی آنکھوں میں حیرت تھی --

"وہاٹ ؟ "

حدید نے آبرو اچکا کے دیکھا تھا اسے ---

"کر رہی ہو شادی --- یا زبردستی نکاح کا کوئی بندوبست کروں ؟ "

وہ جلدی سے نا سمجھی میں سر اثبات میں ہلانے لگی ---

حدید نے آگے بڑھ کے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی --

ایسے مت دیکھو ---- "

میں نکاح کا انتظار کیے بنا ہی تمہیں

kiss

"کر لوں گا

اس کی سرگوشی پہ شمائم نے گھبرا کے پلکیں جھکا دی تھی ---

اس کی پلکیں لرز رہی تھی- -

اور ہاتھوں کی لرزش چھپانے کی کوشش کرتی --

حدید کو گہرا مسکرانے پہ مجبور کر گیا تھا ---

وہ

وہ مسکرا رہا تھا ۔۔۔۔

اسے افسوس ہوا تھا شمائم کے لئے ۔۔

کہ وہ ٹریپ ہوئی تھی ۔۔۔

لیکن اسے اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا ۔۔

اسنے محبت کی تھی شمائم ۔۔

بنا کچھ جانے ۔۔

اور آج بھی وہ اپنی محبت نبھا رہا تھا

اور کل بھی نبھانے کا عزم کر چکا تھا وہ ۔۔۔



بھیگی بھیگی سی ہے راتیں "

بھیگی بھیگی یادیں

بھیگی بھیگی باتیں

بھیگی بھیگی ---

آنکھوں میں کیسی نمی ہے --

"آہا --- آہا -----

آحان گٹار بجاتا ---

مائک پہ گا رہا تھا ---

میوزیکل فنکشن ارینج ہوا تھا ان کے یونیورسٹی ---

جس میں آحان خاص اس کے لئے یہ سونگ گا رہا تھا --

" فار مائی لو --- "

اور عین مسکرائی تھی ----

اور اب گانے کے بول ---

اسکے دل کو دھڑکا رہے تھے --

سپنوں کا سایہ پلکوں پہ ایا-- "

پل میں ہنسایا --

پل میں رلایا --

پھر بھی یہ کیسی کمی ہے --

"اہا-- اہا

آحان کی نظریں اسکے مسکراتے چہرے پہ تھی --

نہ جانے کوئی --- "

کیسی ہے یہ زندگانی ---

زندگانی ---

" ہماری ادھوری کہانی ----

آنکھیں موند کے اس نے یہ الفاظ سنائے تھے --

عین کو اپنی آنکھیں نم ہوتی محسوس ہوئی تھی ---

آحان نے اشارے سے پوچھا تھا --

اس نے مسکرا کے نفی میں سر ہلایا تھا ---

آدھی آدھی جاگی "

آدھی آدھی سوئی

آنکھیں یہ تیری

تو لگتا ہے روئی

لے کر کے نام ہمارا ---

"آہا --- اہا

سب اسے رشک سے دیکھ رہے تھے --

جس کی ایک نگاہ کے لئے یہاں سب بچھی جاتی تھی --

وہ اپنی نگاہیں اس پر سے ہٹا ہی نہیں پا رہا تھا ---

روٹھا روٹھا رب "

چھوٹا چھوٹا سب

ٹوٹا ٹوٹا دل

کیسے ہو جینا گوارا --

"آہا ---- آہا ---

اشارے سے اسے اسٹیج پہ اپنے پاس بلایا تھا --

وہ اس کے پاس جا کے بیٹھی تھی --

مائیک اس کی طرف کر کے ---

وہ اس کے ساتھ گانے لگا --

نہ جانے کوئی -- "

کیسی ہے یہ زندگانی --

" ہماری ادھوری کہانی

وہ بھی اسکے ساتھ لفظ سے لفظ ملا کے گا رہی تھی --

بھیگی بھیگی سی ہے راتیں "

بھیگی بھیگی یادیں

بھیگی بھیگی باتیں

بھیگی بھیگی

آنکھوں میں کیسی نمی ہے --

"آہا --- اہا

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا --

اور وہ دونوں مسکرا کے ایکدوسرے کے دیکھ رہے تھے --

"آئی لو یو"

آحان نے سرگوشی کی تھی --

اور وہ بلش کر گئی تھی ---

" واؤ واؤ امیزنگ "

ایک اسٹوڈنٹ جو اینکر تھا --

وہاں آیا تھا --

یو آڑ امیزنگ آحان خان -- "

اینڈ دی گورجیئس یو --

" ہمارے آحان کی عین ---

وہ مسکرائی تھی --

بٹ بٹ -- "

"وہ ہیو آ سرپرائز فار یو گائز

دونوں نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا --

پھر سامنے اس اینکر کو دیکھنے لگے --

جب باقی ہوٹنگ کرنے لگیں --

" سرپرائز لایا جائے "

اس کی کلاس میٹ ہاتھ میں خوبصورت سے سجائے گئے دو کراؤنز لے کے آئی تھی --

"واووووووووو "

ہوٹنگ ہو رہی تھی --

ہماری یونیورسٹی کے فیورٹ کیوٹ سے کپل کے لئے -- "

" ہمارا چھوٹا سا گفٹ

اور تالیوں کے شور میں --

دونوں کے سروں پہ --

کراؤنز کو سجایا گیا --

وڈ ہوپ --- "

کہ ہم ہمیشہ آپ دونوں کو یونہی ساتھ دیکھے ----

" اینڈ ویری سون شادی کی گڈ نیوز ملے ہمیں

وہ خوشی سے چہک رہی تھی --

آحان بھی اسے دیکھ دیکھ کے مسکرا رہا تھا ---

اور باقی سب ان کے لئے تالیاں بجا رہے تھے --

ان میں کچھ ایسے بھی تھی

جو حسد سے جل رہے تھے --

کچھ حسرت سے دیکھ رہے تھے --

اور

کچھ دلی خوشی محسوس کر رہے تھے ان کے لئے ---

وہ دونوں خوش تھے اس بات سے بے خبر --

کہ حسد رشتوں کو کھا جاتی ہیں ---



ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ۔

تو سامنے صوفے پہ منہ گھٹنے میں دیے رواحہ کو روتے ہوئے پایا ---

وہ گھبرا کے اس کے قریب آیا تھا --

" رواحہ "

اس نے جیسے ہی سر اٹھایا --

اپنے سامنے ارحان کو دیکھ کے اٹھی تھی --

اور اس کے گلے لگی تھی --

آپ ٹھیک ہے ارحان -- "

"آپ کو کچھ ہوا تو نہیں۔ ناں ؟

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی --

"رواحہ میں ٹھیک ہوں --کیوں رو رہی ہو ؟ "

" وہ ناں --- "

وہ اس سے الگ ہو کے --- اب سوں سوں کرتی ناک کے اسے دیکھ رہی تھی ---

"کیا وہ ؟؟ "

وہ اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا کیے --

تھوڑا جھک کے پوچھ رہا تھا ---

رواحہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا --

پھر جلدی سے نظریں جھکا دی --

نیوز میں بتا رہے تھے کہ آپ پہ قاتلانہ حملہ ہوا ہے --- "

پھر میں آپ کو کال ملا رہی تھی --

آپ ریسیو ہی نہیں کر رہے تھے --

" مجھے لگا ---

وہ روتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ گئی تھی ---

"کہ میں مر گیا ہوں "

اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا --

رواحہ نے تڑپ کے اس کے لبوں پہ اپنا نازک سا ہاتھ رکھا تھا ---

ارحان نے اس کے ہاتھ کو چوما تھا ---

رواحہ جھینپ ہی گئی تھی ---

ہوا تھا حملہ --- "

لیکن تمہارے لئے میں بچ گیا --

" تمہارا یہ روپ دیکھنے کے لئے میں بچ گیا

وہ نرم سرگوشی کر رہا تھا --

رواحہ کی پلکیں لرزی تھی --

"اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے رواحہ ؟ "

وہ اس کے کان کے پاس جھکا پوچھ رہا تھا ---

رواحہ نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا تھا --

"تو یہ گریز کیوں مجھ سے ؟ "

اس کی مدھم سرگوشی پہ ---

رواحہ نے اپنی جھکی پلکیں اٹھائی تھی ---

آپ نہیں کرتے ناں --- "

" خود ہی مجھے چھوڑ گئے تھے آپ

شکایت کرتی نگاہیں ---

شکوہ کرتے لب --

اس کی نظریں رواحہ کے نازک لبوں پہ ٹھہری تھی ----

" اب کرتا ہوں محبت --- "

" چھوڑ گئے تھے آپ مجھے "

وہ پھر سے شکوہ کر گئی --

ارحان نے بےاختیار اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے تھے ---

" اب نہیں جاؤں گا کہیں --- "

دھیما سا ---

آنچ دیتا لہجہ ---

رواحہ بوکھلا کے پیچھے ہونے لگی تھی --

لیکن ارحان نے اس کی پشت پہ اپنے ہاتھ رکھ کے ---

اسے اپنے بے حد قریب کیا ----

" رہو ناں پاس --- "

رواحہ کی سانسیں جیسے اٹکی تھی ---

"کل کو پچھتانا پڑ گیا آپ کو تو ؟ "

وہ بھی آنکھیں موندے سرگوشی کر رہی تھی --

" نہیں پچھتاؤں گا "

وہ دھیمے سے بولا تھا --

"کل کو کہہ دیا کہ غلطی ہو گئی تو ؟ "

وہی شکایت بھری سرگوشی ---

" موت کی بد دعا دے دینا "

بے چین سے سرگوشی تھی ---

رواحہ تڑپ کے اس کے سینے سے لگی تھی --

اور بے خیالی میں اپنے لبوں کی گرفت مضبوط کی تھی ---

ارحان مسکرا کے ---

اس کی لبوں سے ---

اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں گڈمڈ کرنے لگا ---

رواحہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی --

وہ جو کب سے ---

ارحان کی محبت دل میں بسائے ----

اس پہ اپنا سب وار چکی تھی ---

اور ابھی----

اس کی قربت میں تڑپ رہی تھی ---

ارحان نے نرمی سے اسے چھوڑ دیا تھا ---

وہ اپنی سانسیں بحال کرنے لگی ---

" ابھی تو بہت جھیلنا باقی ہے مجھے رواحہ ---- ابھی سے دم توڑ رہی ہو "

وہ سرگوشی کر رہا تھا --

رواحہ تو پلکیں اٹھاکے اسے دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی ۔

بس نظریں جھکائے اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی --

"آج کی حسین رات تک ملتوی کر رہا --- "

وہ اس کے کان کی لو لبوں سے دباتا بولا تھا ---

رواحہ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا --

وہ مسکراتا ہوا واشروم گیا تھا فریش ہونے ---

اور رواحہ کے دل کی دنیا میں جیسے ہنگامہ برپا تھا---



وہ ابھی ابھی گرلز ہاسٹل سے نکلی تھی ------

اپنا موبائل چیک کرتی وہ اپنی کار کی طرف بڑھ رہی تھی ---

جب کسی نے اچانک سے اس کا بازو کھینچا تھا---

اس سے پہلے وہ چیختی ---

اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسے اپنے ساتھ---

کچھ فاصلے پہ موجود گھنے درخت کے پاس لے گیا تھا--

اس کے چہرے پہ ماسک تھا--

تبھی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی --

اسے درخت سے لگا کے ---

وہ اب اسے ہی دیکھ رہا تھا --

" ہئی مائی لیڈی "

" تم ---- "

وہ اس کے بازوؤں سے نکلنے کی مزاحمت چھوڑ کے --

اب خونخوار نظروں سے اس کے ماسک لگے چہرے کو دیکھ رہی تھی ---

"بھولتی نہیں ہے کبھی آپ مجھے ویسے ؟ "

وہ مزے سے بولتا اسے طیش دلا گیا تھا --

" چھوڑو مجھے یو --- "

وہ چیخی تھی --

" ہششششش "

اپنی انگلی اس کے لب پہ رکھی تھی --

عنازیہ نے دانت گاڑے تھے اس کی انگلی پہ ----

آبان نے ہاتھ کھینچ کے اس کی گردن پہ رکھا تھا ---

" میرے ہر کام میں ٹانگ بہت اڑاتی ہے آپ ---- مس عنازیہ خان "

عنازیہ نے تیز نظروں سے گھورا تھا --

لیکن وہ چونکی تھی ---

اس کی آنکھیں دیکھ کے وہ ایک پل کو چونک سی گئی تھی ---

وہ حیرت سے اس کی آنکھوں کا کلر دیکھ رہی تھی ----

' تمہاری آنکھوں کا کلر مجھے کنفیوز کر دیتا ہے --- یہ ڈارک گرے ہیں یا لائٹ گرے '

اسے اپنے الفاظ یاد آئے تھے ---

آبان ایکدم سے اسے چھوڑ کے پیچھے ہٹا تھا ----

اور پھر بھاگتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف گیا تھا ----

عنازیہ اس کی پیچھے آئی تھی --

لیکن وہ گاڑی لے جا چکا تھا ---

وہ وہیں کھڑی رہی ---

" نہیں --- "

وہ خود ہی اپنی بات کی نفی کر رہی تھی ---

------------

آحان کی ڈیتھ ہو چکی ہے -- "

" اس کا پلین کریش ہو گیا تھا عنازیہ ---

آذر کی آواز اس کے کانوں ٹکرائی تھی --

اس کی آنکھیں بے یقین تھی ---

اسے ڈھونڈنا چھوڑ دو -- "

اس کا انتظار اب بے مطلب ہے عنازیہ ---

"وہ ہم میں نہیں ہے اب

آذر کی آواز پھر سے ابھری تھی ---

ی--- یہ --- یہ کیسے ہو سکتا --- "

"آ--- آحان -----

لفظ ٹوٹ ٹوٹ کے اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے ---

میں اس سے کانٹیکٹ میں تھا عنازیہ -- "

لیکن اس نے تمہیں کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا تھا ---

لیکن آج جب یہ نیوز سننے کو ملی تو ---

" سوچا تمہیں بتا دوں ---

آذر کہہ رہا تھا --

" کیوں ؟؟؟ "

عنازیہ ساکت آنکھوں سے پوچھ رہی تھی ---

"آحان نہیں چاہتا تھا کہ تمہارا اس سے سامنا ہو --- "

آنسو ٹوٹ کے گر رہے تھے ---

اور

وہ سامنے روڈ کو دیکھ رہی تھی ---

جہاں سے ابھی ابھی آبان سکندر گیا تھا ----

" وہی آنکھیں --- "

وہ بڑبڑائی تھی ----

لیٹ می گیس ۔۔۔۔ '

'' تمہاری آنکھیں ڈارک گرے ہیں یا لائٹ گرے

اسے اپنی آواز سنائی دی تھی ۔۔۔

وہ دھندلائی آنکھوں سے روڈ کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

اس کے موبائل پہ کال آ رہی تھی ۔۔۔

وہ سر جھٹک کے کال سننے لگی ۔۔

گاڑی آگے لے جا کے اس نے اپنا ماسک اتارا تھا ۔۔

دوسری سیٹ پہ جھٹک کے پھینکا تھا اس نے ۔۔۔

اسے عنازیہ کی حیران آنکھیں یاد آئی ۔۔

تو اسنے غصے سے گاڑی سائیڈ پہ روکی تھی ۔۔۔

'' شٹ ۔۔۔ ''

اس نے غصے سے ہاتھ اسٹئیرنگ پہ مارا تھا ---

" شٹ -- شٹ میں گیا ہی کیوں وہاں "

وہ اب لب بھینچے سامنے سڑک پہ دیکھ رہا تھا ----

----------

"آؤٹ آف کنٹری جا رہا ہوں میں -- "

وہ سامنے روڈ کو دیکھ رہا تھا ---

اسے اپنی ہی آواز سنائی دی تھی --

بدلہ نہیں لو گے عنازیہ سے --- "

" وہ چیٹ کر چکی تمہیں

یہ آذر تھا --

محبتوں میں بدلے نہیں لیے جاتے --- "

میں تو اس سے محبت کر بیٹھا تھا ---

اگر وہ جھوٹ بول رہی تھی تو کوئی بات نہیں ---

" سہہ گیا میں یہ بھی

اپنا ٹوٹا لہجہ اسے سنائی دیا تھا ---

آحان --- "

اسے جب بھی ہنستے ہوئے دیکھتا ہوں --

غصہ آتا ہے مجھے ---

دل کرتا ہے پوچھوں اس سے کہ کیوں تم نے یہ سب آحان کے ساتھ ---

آج کل اپنے کسی امیر کزن کے ساتھ نظر آتی ہے ---

" کافی فری ہیں دونوں آپس میں ---

آذر کی آنکھیں مسکرا رہی تھی ---

وہ انھیں الگ کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا ---

وہ یہ سب کہہ رہا تھا --

یہ جانے بنا کہ اس کے دل پہ کیا گزر رہی ہے یہ الفاظ سنتے ہوئے ---

" ایم اسپیچ لیس رائٹ ناؤ "

آحان نے دکھ بھرے لہجے میں بس اتنا ہی کہا تھا --

اور تمہارا ایمبیشن --- "

"تمہارا ڈریم جرنیلسٹ بننے کا؟

آذر خود کو دکھی کرتا بولا تھا ---

مر گیا آحان خان --- "

مر گئی محبت ---

".. مر گئے خواب

آنسو ٹوٹ کے اس کے گال پہ پھسلا تھا ---

مجھے ختم کر دیا تم نے مسز عنازیہ خان --- "

" مجھے ختم کر دیا

وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو ----

ونڈ اسکرین سے ---

روڈ پہ کھڑی عنازیہ پہ گاڑے --

سرد لہجے میں کہہ رہا تھا ---

وہ جو اب تک وہاں کھڑی یہ سوچ رہی تھی --

کہ آبان کی آنکھیں آحان سے کتنی ملتی ہے ---

ہل بھی نہیں پا رہی تھی اپنی جگہ سے -----

"آحان مر چکا ہے عنازیہ "

سرگوشی ہوئی تھی ---

--

اس نے اپنا موبائل اٹھایا ---

اور عنازیہ کو کال کرنے لگا --

" ہیلو --- "

اس کی آواز ابھری تھی ---

" مائی لیڈی "

وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا --

عنازیہ کی تیوریاں چڑھ گئی --

مجھے اتنی حیرت سے دیکھ رہی تھی آپ --- "

"کوئی اپنا یاد آگیا تھا کیا آپ کو ؟

اس کے چہرے پہ اذیت بھری مسکراہٹ تھی --

لیکن آواز سپاٹ تھی --

" میرا کوئی اپنا تم جیسا گھناؤنا کام نہیں کرتا -- جو تمہیں دیکھ کے کوئی یاد آئے مجھے "

اس نے دانت پیستے کہا تھا --

آبان سکندر ہنس پڑا تھا --

لیکن ساتھ میں اپنی آنکھوں سے اُمڈتے آنسو کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرنے لگا ---

سوچ لیں --- "

"آپ کو بھی کڈنیپ کر لوں گا میں ----

عنازیہ کچھ دیر خاموش ہوئی تھی --

پھر غرائی تھی --

"موت کو قریب سے دیکھنا چاہتے ہو اپنے ؟ "

جبکہ پھر سے وہ ہنسا تھا ---

امیزنگ ---- "

کیا بات ہے آپ کی ---

اگر کڈنیپ کر لیا آپ کو کسی دن --

تو سوچ لیں --

" ڈر جائے گی آپ مجھ سے

پھر سے وہی زخمی مسکراہٹ تھی اس کے لبوں پہ ---

" پہلے تم ہمت تو کر لو مجھے کڈنیپ کرنے کی "

وہ بنا ڈرے غرائی تھی ---

" ویٹ اینڈ واچ ---- مس عنازیہ خان "

وہ سرد لہجے میں بولا تھا --

اور پھر کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ---

اس کے چہرے پہ درد رقم تھی ---

"ول یو میری می عین ؟ "

" نو ---- "

اس نے شدت اذیت سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں --

"آئی رئیلی لو یو عالیار --- "

اس کے کانوں میں گونجی تھی عنازیہ کے کہے الفاظ ---

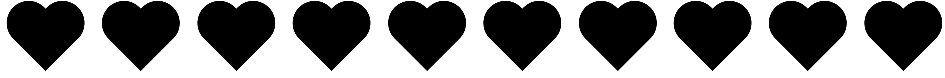
وہ چلایا تھا ---

گاڑی اسٹارٹ کر کے اس نے فل اسپیڈ پہ ڈال دی تھی ----

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ---

لیکن وہ اسپیڈ کم کرنے کی بجائے --

بڑھا رہا تھا ۔۔۔۔۔



امتسال آج بہت عرصے بعد ۔۔

تاشفین ارحم کے بنگلے پہ آئ تھی ۔۔۔

اسے اپنے بھائی کی خاطر آنا ہی تھا ۔۔۔

تاشفین اپنی بیٹی کو دیکھ کے مسکرائے تھے ۔۔

"امتسال ۔۔۔ کیسی ہو میری بچی ؟ "

جبکہ امتسال سپاٹ نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھی ۔۔

اسے اس شخص سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تھی ۔۔۔

حدید کے لئے پروپوزل لے کے جانا ہیں ارحان علی خان کی بہن کے لئے --- سوچا "
آپ کو بتا دوں --

ایز آ فاڈر ---

"آپ اپنا فرض نبھانے کے لیے میرے ساتھ اگر آنا چاہے

لہجہ بھی سرد اور سپاٹ تھا --

تاشفین مسکرائے تھے --

یہ تو بہت اچھی بات ہے --- "

" میرا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا

ان کے لہجے میں محبت تھی --

جی -- "

ہوگیا بڑا آپ کا بیٹا --

" شادی کے قابل بھی ہو گیا --

وہ اب بھی سرد لہجے میں بات کر رہی تھی --

تاشفین نے اپنی بیٹی کو غور سے دیکھا --

کتنی اجنبی لگ رہی تھی وہ --

کتنا سرد برتاؤ --

انھوں نے گہرا سانس لیا ---

"کب جانا ہیں ؟ "

" شام کو "

کہہ کے امتسال جانے کے لئے مڑی تھی ---

جب تاشفین نے اسے آواز دی --

" امتسال "

وہ رک کے اسے دیکھنے لگی --

" کچھ دیر بیٹھو بیٹا --- "

وہ نرمی سے کہہ رہے تھے --

امتسال نے ایک سرد نگاہ ان پہ سر تا پیر ڈالی ---

" مجھے آفس جانا ہے "

کہہ کے وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی --

تاشفین وہیں کھڑے رہے --

جوانی کا جوش کم ہوا تو --

انھیں یہ احساس بھی ہو گیا --

کہ بچوں کو صرف پیسے نہیں چاہئیے ہوتے --

انھیں باپ کی سرپرستی --

باپ کا سایہ --

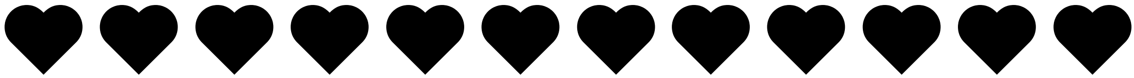
باپ کی محبت بھی چاہیئے ہوتی ہے --

اور

تاشفین ارحم دوسری شادی کے بعد یہ سب بھول چکا تھا --

ایک باپ کے فرائض وہ بھول چکے تھے --

جو اب انھیں یاد آ رہے تھے --



عنازیہ اپنے گیلے بال ڈرائی کر رہی تھی --

جب عالیار نے بلکل اچانک اس کی کمر پہ ہاتھ رکھ کے ---

اسے اپنے قریب کیا تھا ----

عنازیہ نے ایک بھرپور گھوری سے اسے نوازا تھا ---

کدھر غائب رہتی ہے میری مسز -- "

" جو مجھے ہی نظر نہیں آتی

اس کی گردن میں چہرہ چھپائے وہ پوچھ رہا تھا --

" میرا مسٹر بھی تو غائب رہتا ہے -- بیوی کو گھر لا کے بھول ہی گیا ہے "

وہ بھی طنز کرنا نہ بھولی تھی ---

عالیار نے نظر اٹھا کے --

اسکے عکس کو آئینے میں دیکھا --

واہ کیا فرمان ہیں آپ کے مسز -- "

"مطلب میں غائب رہتا ہوں؟

وہ ڈرائیر رکھ کے اس کی طرف مڑی تھی ---

یس مائی ڈئیر ہبی -- "

" اپنی بیوی کو ٹائم نہیں دیتے آپ

اس کا کالر پکڑ کے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی --

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا ---

ابھی تو ٹائم ہی ٹائم ہیں -- "

"تو کیا خیال ہے ؟

وہ اسے اپنے قریب کرتا بولا تھا --

ابھی بلکل بھی کوئی ٹائم نہیں ہے --- "

" شمائم کو دیکھنے امتسال کی فیملی آ رہی ہے

عالیار چونک کے اسے دیکھنے لگا --

"ہماری شمائم اتنی بڑی ہو گئی ؟ "

جی بلکل ---"

حدید تاشفین امتسال کا چھوٹا بھائی ہے --

شمائم اسے پسند ہے --

اور اسے اپنانا چاہتا ہے --

بہت اچھا لڑکا ہے --

ایجوکیٹیڈ -- ویل مینیرڈ

" اور بہت کیوٹ

وہ گن گن کے بتا رہی تھی --

عالیار رک کے اسے دیکھنے لگا --

" یہ کیوٹ والی بات ہضم نہیں ہوئی ---"

" بنا کے پی لو ENO تو "

وہ منہ بنا کے بولی تھی --

" ہئی یو --- "

عالیار اس کی طرف لپکا تھا --

لیکن عنازیہ پیچھے ہٹی تھی --

فریش ہو کے آؤ جلدی -- "

" وہ لوگ آ رہے ہوگیں ---

عالیار وہی رک کے اسے دیکھنے لگا --

" بتاتا ہوں رات کو تمہیں --- "

وہ اسے دھمکی آمیز لہجے میں کہتا واشروم کی طرف جانے لگا --

" رات کو میں امتسال کے فلیٹ جا رہی "

اس نے اچانک کہا تھا --

" وہاٹ "

عالیار مڑا تھا ---

اور اب کڑے تیوریوں سے اسے گھور رہا تھا --

" تم کہیں نہیں جا رہی "

پہلے پرامس کرو -- "

"تنگ نہیں کرو گے

اس کے چہرے پہ شرارت تھی --

عالیار کچھ دیر اسے دیکھتا رہا --

"تمہاری تو --- "

کہہ کے وہ اس کے پیچھے لپکا تھا --

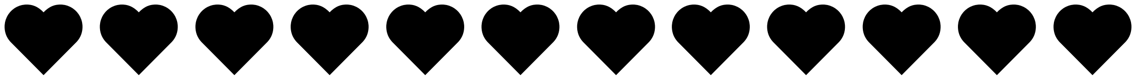
لیکن عنازیہ پھرتی سے کمرے سے نکل کے دروازہ بند کر چکی تھی ----

عالیار بھی سر جھٹک کے واشروم کی طرف بڑھ گیا --

جبکہ عنازیہ اپنی ہنسی دباتی --

سیڑھیاں اترنے لگی ---

مہمانوں کے آنے سے پہلے وہ سب دیکھ لینا چاہتی تھی ---



حدید ---

امتسال کے ساتھ باہر آیا ---

تاکہ دونوں بہن بھائی ارحان علی خان کے گھر جا سکے ----

جب اس کی نظر سامنے کھڑی تاشفین ارحم کی کار پہ پڑی --

اس نے رک کے سرد نظروں سے اس کار میں بیٹھے وجود کو دیکھا --

پھر اپنی بہن کو دیکھنے لگا --

'ابھی یہ کیوں آیا ہے ؟ "

" میں نے بلایا ہے "

انتسال نے اس کی طرف دیکھتے کہا تھا ۔

"بٹ وائی ابھی -- یہ کیوں جا رہا ہمارے ساتھ ؟ "

غصہ اس کے لہجے سے چھلک رہا تھا اور چہرے پہ بھی --

" ریلیکس حدید "

انتسال نے اسے تسلی دی --

کبھی کبھی ہمیں ایسے ڈیسیژنز لینے پڑتے ہیں جو ہماری مرضی کے خلاف ہوتے ہیں -- "
بٹ اٹس اوکے --

جو بھی ہے ہمارے فاڈر ہیں ----

" سو بیٹر ہمارے ساتھ جائیں

وہ حدید کو سمجھا رہی تھی --

لیکن حدید پھر بھی لب بھینچے ہوئے تھا ---

دونوں کار تک آئے تھے --

تاشفین اپنی گاڑی سے باہر نکلے تھے ---

اور مسکرا کے دونوں کو دیکھنے لگے ---

" چلتے ہیں "

امتسال حدید کا ہاتھ دباتی گاڑی کی طرف آئی تھی ---

نہ کوئی سلام نا حال چال پوچھا ---

تاشفین اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے --

حدید بھی نظریں چرائے گاڑی میں جا کے بیٹھ گیا ---

تاشفین کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ ابھر کے معدوم ہوئی تھی --

ان کا ہی بویا ہوا تھا یہ سب --

جو یوں صلہ مل رہا تھا انھیں --

وہ بھی گاڑی میں بیٹھ چکے تھے --

اور گاڑی اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی ---

گاڑی میں تینوں نفوس خاموش تھے ---

عجیب تناؤ والی خاموشی تھی ----

انتسال نے کن اکھیوں سے تاشفین کو دیکھا --

وہ باہر دیکھ رہے تھے --

اسے اب شرمندگی ہو رہی تھی۔ --

اور یہی سوچ رہی تھی --

کہ اسے مروتاً سلام کر لینی چاہیئے تھی۔ ---- -

نرم سا دل اس کا اب دکھ رہا تھا اس شخص کے لئے --

لیکن پھر سر جھٹک کے باہر دیکھنے لگی --

" مجھے کیا -- "

تاشفین چپ چاپ باہر دیکھ رہے تھے --

دل پہ عجیب سا بوجھ آن پڑا تھا --

عجیب احساسات میں گھر گئے تھے -- -

ایک ناکارہ چیز کی طرح خود کو محسوس کر رہے تھے ----

جو گھر کے کسی کونے میں پڑی رہتی ہے --

اور خود نظر کرم کے لئے ترستی ہے ---- 

وہی حال ان کا ابھی ہو رہا تھا- - 

جو اپنے دونوں بچوں کے ایک نظر کرم کے لئے ترس رہے تھے --

لیکن وقت ہاتھ سے مٹی کی طرح پھسل چکا تھا -- - 

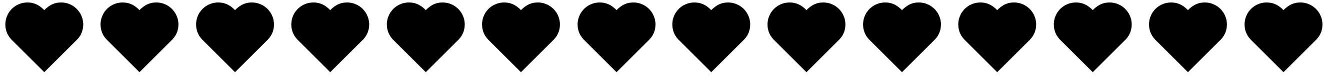
کچھ ہاتھ میں نہ تھا --

خالی ہاتھ تھا وہ ---

اپنے ہی کیے کی سزا بھگتنا پڑ جائے

تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے --

وہی حالت ابھی تاشفین ارحم کی تھی --



نکاح کی تاریخ پکی ہوئی تھی ----

حدید مسکرا رہا تھا ---

کن اکھیوں سے رواحہ کے پہلو میں بیٹھی شمائم کو بھی ایک ایک نظر ڈال کے دیکھ لیتا --

جس کے ہاتھ میں اس کے نام کی انگوٹھی ابھی ابھی عنازیہ نے پہنائی تھی --

وہ خوش تھی --

حدید کے چہرے پہ مسکراہٹ دیکھ کے وہ امتسال سے بھی زیادہ خوش ہو رہی تھی ---

شمائم بھی اسے تو عزیز تھی --

دونوں ہی بن ماں کے بڑے ہوئے تھے ---

اور دونوں بے حد خوش تھے --

نکاح کی تاریخ طے ہوئی تھی --

اور

رخصتی ان کے اسٹڈیز کے کمپلیٹ ہونے کے بعد کے لئے رکھی گئی تھی --

امتسال نے چپکے سے ایک نظر تاشفین ارحم پہ ڈالی تھی ---

جو ارحان علی خان کے ساتھ کچھ ڈسکس کر رہے تھے ---

بات کرتے وہ ایک ایک نظر حدید پہ بھی ڈال دیتے تھے --

ان کے چہرے پہ عجیب اذیت سی تھی ---

حدید نے مروتا بھی ان سے بات نہیں کی تھی ----

ان کے مبارک ہو کہنے پہ بھی خاموش رہا تھا ------

امتسال کو عجیب دکھ آن گھیرا تھا ---

وہ شخص ان کے لئے یہاں تک آیا تھا ان کے ساتھ ---

اور وہ بدلے میں اس شخص کی بار بار تذلیل کر رہے تھے ---

تبھی جب گاڑی میں اس نے دیکھا کہ تاشفین ارحم چپکے چپکے --

اپنی آنکھیں مسلتے امڈتے آنسو صاف کر رہے ---

تو دل بے طرح تڑپا تھا ---

انھوں نے کبھی ان کی ماں کو دکھ نہیں دیا تھا ان کی زندگی میں --

وہ بہت محبت کرتے تھے مما سے --

ان کے جانے کے بعد بھی وہ شادی سے انکار کرتے رہے --

لیکن پھر ایک دن انھوں نے شادی کر لی ---

ان کی نئی بیوی کو وہ کبھی ماں کو درجہ نہ دے سکے --

وہ بھی کھنچی کھنچی رہتی تھی ---

اور پھر تناؤ اتنا بڑھا ---

کہ وہ دور ہوتی گئی تاشفین ارحم سے ----

فلیٹ کے سامنے کار رکی تھی ---

حدید نیچے اتر کے تن فن کرتا جا چکا تھا ---

امتسال تاشفین ارحم کے چہرے کو دیکھ رہی تھی --

ایک سایہ سا گزرا تھا ان کے چہرے پہ ---

وہ بھی اترے تھے --

لیکن حدید نے ان کی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی تھی ---

امتسال انھیں ہی دیکھ رہی تھی ---

ان کی نظریں حدید کا پیچھا کر رہی تھی ---

سر جھٹک کے انھوں نے امتسال کی طرف دیکھا --

اور مسکرانے کی کوشش کرنے لگے ---

امتسال سر جھکا گئی ---

پھر کچھ دیر بعد سر اٹھا کے انھیں دیکھا تھا ---

" مبارک ہو آپ کو --- "

تاشفین مسکرائے تھے --

آنسو کا ایک قطرہ ان کی آنکھ سے پھسل --

ان کی بیئرڈ میں گم ہو گیا تھا ---

امتسال نے ان کے آنسو دیکھے تھے --

حدید کو میری طرف سے مبارکباد ضرور دینا --- مین ایک اچھا باپ نہ بن پایا کبھی بھی "
" --- تم دونوں کے لئے -- اس کے لئے معاف کر دینا

بھاری آواز میں کہتے وہ سر جھکا گئے تھے ---

امتسال ان کے جھکے سر کو دیکھتی رہی ---

اپنا خیال رکھیئے گا --- "

" اللہ حافظ

انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا --

کتنی بے چینی تھی ---

امتسال کے سر پہ ہاتھ رکھنے کی چاہ دل میں لیے --

وہ گاڑی میں بیٹھے تھے ---

گاڑی آگے بڑھ چکی تھی ---

اور آنسوؤں نے جیسے راستہ دیکھ لیا تھا بہنے کا ---- 

امتسال وہیں کھڑی رہی ---

جب تک گاڑی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ---

دل پہ بھاری بوجھ لیے ---

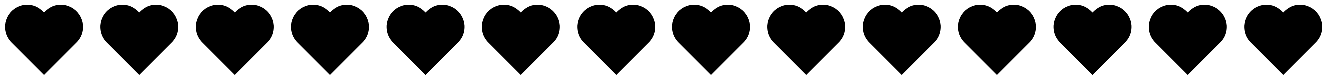
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ فلیٹ کی طرف بڑھی تھی ----

رشتوں میں دراڑ آ جائے ---

تو انسان خالی ہاتھ ہی رہتا ہے ----

رشتوں کے ہوتے ہوئے بھی --

ہم نا مکمل سے ہی ہوتے ہیں ---



لیپ ٹاپ سامنے رکھے ---

وہ انہماک سے اسائنمنٹ بنا رہا تھا ---

جب اسے اپنی گردن پہ گہری بوجھل سانسوں کا احساس ہوا ---

اس نے چونک کے اپنے پاس بیٹھی عنازیہ کو دیکھا --

جو مزے سے اس کے کندھے پہ سر رکھے سو چکی تھی ---

وہ گہرا مسکرایا تھا ----

وہ اس کے ساتھ ---

اس کے گھر آ کے --

اسائنمنٹ بنانے کا پروگرام بنائے ہوئے تھی --

اور جناب بیچ میں ہی سو چکی تھی ---

آحان نے اسے دھیرے سے خود سے الگ کر کے ٹھیک سے سلانا چاہا تھا ----

لیکن محترمہ اتنی گہری نیند میں تھی شاید --

کہ جیسے ہی آحان نے صوفے سے اٹھ کے اسے وہاں ٹھیک سے لٹانے کی کوشش کی --

تو وہ آحان کا ہاتھ پکڑ کے پھر سے سو چکی تھی ---

اور آحان اب دم بخود سا وہاں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا ----

دل میں خواہش سی جاگی تھی ---

اسے چھو لینے کی خواہش --

اس کی بند پلکوں سے خواب بننے کی خواہش ---

اس کے نرم نیم وا لبوں سے ---

سانسیں چرانے کی خواہش ---

اس کی گردن پہ احان کی نظر رکی تھی --

اور دل خواہش کرنے لگا ---

اس کی گردن پہ اپنے محبت بھرے لمس چھوڑ کے --

اس کی خوشبو کو خود میں اتارنے کی خواہش ----

اپنی خواہشات کو تھپکی دیتے وہ نظریں چرانے لگا تھا --

لیکن دل بھی ناں ---

ہمک ہمک کے کہہ رہا تھا- - -

کچھ تو جسارتیں کر لو پیار بھری ---

کچھ تو گستاخیاں کر لو شرارت بھری --

وہ بے بسی سے اس کے سراپے کو دیکھ رہا تھا --

اپنے دل کو ڈپٹ کے وہ اٹھنے لگا -----

آہستگی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے الگ کر کے صوفے پہ آرام سے رکھا تھا- -- -

اور پھر اٹھ کے کمفرٹر لایا بیڈ روم سے --

اس پہ اچھی طرح اوڑھا کے --

وہ دوسرے صوفے کی طرف جانے لگا ---

جب پھر سے نظر اس موم سی گڑیا پہ پڑی --

جو اسے دل و جان سے بھی زیادہ عزیز تھا ---

بے ساختہ ہاتھ بڑھا کے ---

اپنی انگلی کی پور سے ---

اس کے نیم وا لبوں کو ہلکا سا چھوا تھا ----

کتنے نرم تھے --

اس نے اس احساس کو اپنے اتارا تھا --

گہرا سانس لے کے وہ دوسرے صوفے پہ جا کے بیٹھ چکا تھا

اور اپنا اور اس دشمن جاں کا اسائنمنٹ بنانے لگا ---

ایک گھنٹے تک وہ اپنی اور اس کی اسائنمنٹ بنا چکا تھا ---

لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ کے --

اس نے تھک کے صوفے کی پشت پہ سر رکھ کے آنکھیں موند لی تھی ---

عنازیہ کی آنکھ کھلی ---

تو اچانک گڑبڑا کے اٹھ بیٹھی ----

اسی گڑبڑاہٹ میں آحان کی آنکھ بھی کھل چکی تھی ---

اور

اپنی نیند سے بوجھل آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا ----

"میں سو گئی تھی ؟؟"

وہ اپنی آنکھیں مسلتی پوچھ رہی تھی ---

آحان مسکرایا تھا --

" لگ تو یہی رہا --- "

" میرا اسائنمنٹ '

اس نے رونی سی شکل بنائی تھی --

" بن گئی ہے --- "

وہ اپنے سر کو دائیں بائیں کرتا اپنی نیند کو بھگانے کے لئے بولا تھا -----

اسے معلوم تھا اب محترمہ کے سوالوں کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے --

کون سی نیند --

کہاں کی نیند ---

" تم نے بنائی آحان --- "

وہ آنکھوں میں پیار بسائے اسے دیکھ رہی تھی --

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا --

اسے آحان کے چہرے پہ کافی تھکاوٹ محسوس ہوئی تھی --

" میں کافی بنا کے لاتی ہوں تمہارے لئے "

وہ ایکدم اپنی جگہ سے اٹھی تھی ---

بوکھلاہٹ میں پاؤں نیچے پڑے کمفرٹر پہ پھنسا

اور دھڑام سے آحان کے اوپر گری تھی ---

آحان نے اسے جلدی سے بازوؤں میں بھر لیا تھا --

عین آر یو اوکے -- ٹھیک ہو ؟ "

"چوٹ تو نہیں آئی ؟

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا -- -جبکہ وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی- -

" ہاں ---- یہ کمفرٹر بھی ناں عجیب "

وہ اٹھنے کی کوشش کرتی بولی تھی --

لیکن اسکے گلے کی نازک سی چین ---

آحان کی شرٹ کے بٹن میں پھنسی تھی -----

" اوہ میری چین --- "

وہ پریشانی سے اپنی چین اس کی شرٹ کے بٹن سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی ---

اس کے پریشان چہرے پہ ---

اس کے بکھرے بال ---

اس کی جھکی نظریں ---

اپنی چین نکالنے کی تگ و دو کرتی ---

آحان بےاختیار اسے اپنے بے حد قریب دیکھے گیا ----

دل میں ہلچل سی ہوئی تھی ---

سانسیں بھی مضطرب ہوئی تھی ---

انگلی کی پور سے اس کے بال ---

کانوں کے پیچھے کرنے لگا --

بے حد نرمی سے --

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

ان آنکھوں میں تو محبت کا جہان آباد تھا ---

بے لوث محبتوں کے لو دیتے جذبے ---

وہ بس اس کی ان گرے کلر کی آنکھوں میں دیکھتی رہی ---

جن کے بارے میں وہ ہمیشہ کہتی --

یہ ڈارک گرے ہیں یا لائٹ گرے --

دل کی دھڑکن کبھی مدھم ہوتی --

تو کبھی تیز ---

گال دہکنے لگے تھے ان نظروں کے تصادم سے ---

آحان نے ہاتھ بڑھا کے ---

اپنے انگوٹھے سے ---

اس کے گال کو رب کیا تھا -----

اس کی بے ساختہ نظریں جھکی تھی --

پلکوں میں لرزش تھی ---

اس کے لبوں کو بے ساختہ چھوا تھا انگوٹھے سے ---

"آ--- آحان --- "

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی ---

اس لمحے کی گرفت سے نکالنا آسان نہیں تھا ---

" وہ --- یہ --- چین --- بٹن "

وہ ہکلائی تھی ---

آحان بہ مشکل خود کو اس لمحے کی گرفت سے آزاد کرنے لگا --

اس نے آرام سے چین کو اپنی شرٹ کے بٹن سے الگ کیا ---

نرمی سے اپنے پرحدت لب --- -اس کی پیشانی پہ رکھ کے --

اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی ---

اور پھر عنازیہ کی اٹھنے میں مدد کر کے خود بھی کھڑا ہو چکا تھا ---

عنازیہ نظریں جھکائے اپنے بال باندھنے لگی ---

جبکہ آحان اس کے سراپے کو نظر بھر کے دیکھتا -----

کہنے لگا --

ب--- بھوک لگی ہوگی --- "

" کچھ بنا بھی لیتے ہیں ساتھ میں ---

عین نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

اور پھر اس کے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گئ تھی ---



"آحان ایک بات تو بتاؤ ؟ "

آذر اس کا کلاس میٹ اس کے سامنے بیٹھا کہہ رہا تھا -- -

"ہاں پوچھو ؟ "

آحان اپنا موبائل چھوڑ کے اسے دیکھنے لگا ---

عنازیہ نے کبھی کہا تم سے کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے ؟" - "

آحان نے چونک کے اسے دیکھا --

"کیوں ؟؟ "

نہیں مطلب ---"

کیا پتہ وہ ٹائم پاس کر رہی ہو --

اسے تمہارے فاڈر کا بھی پتہ ہے کہ مافیا میں ہے ---

وہ ایک عزت دار گھر کی بیٹی ہے --

"کیا وہ یا اس کی فیملی تم سے رشتہ جوڑنے کے لئے مانے گی ؟

تیر نشانے پہ لگا تھا --

آذر اسے ہی دیکھ رہا تھا --

جس کے چہرے پہ تفکرات تھے ---

یوں کرو --"

اسے یونی گراؤنڈ میں --

سب کے سامنے پروپوز کرو --

"دیکھو کیا کہتی ہے وہ ؟

آذر نے ایک اور شوشا چھوڑا --

" سب کے سامنے کیوں "

آحان اچنبھے سے اسے دیکھنے لگا --

وہ اس لئے کہ --- "

یونی کے پاپولر کپل ہو تم دونوں ---

سب کے سامنے پروپوز کرو گے ---

تو سب کے سامنے ہی جواب دے گی وہ ---

اب جن کو تم دونوں سے مسلہ ہے --

" ان کا منہ بھی بند ہو جائے گا

آحان نا سمجھی سے اسے دیکھتا سر اثبات میں ہلانے لگا ---

تو آذر کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی ---

اسی طرح آذر نے عنازیہ سے بھی کہا تھا --

جب پرپوز کرے تو فرسٹ ٹائم میں ہی اسے ہاں مت کہہ دینا تم --- "

تھوڑا تنگ کرو --

تھوڑا تڑپاو --

وہاں سے چلی جانا --

جب وہ تمہارے پیچھے آئے گا --

"تب ہاں کہہ دینا ---

عنازیہ ہنسنے لگی تھی --

واؤ --- "

" مطلب منی ہارٹ اٹیک

آذر بھی مسکرایا تھا --

" یس -- "

لیکن انجام سے بے خبر عنازیہ اس کی بات مان گئی تھی --

اور پل پل اس لمحے کا انتظار کرنے لگی --

کہ کب آحان اسے پروپوز کرے گا --

اور کب وہ اسے تنگ کرے گی ---



"گڈ نیوز فار یو --- "

عنازیہ جو جلدی جلدی ناشتہ کر رہی تھی --

اسے آفس کے لئے نکلنا تھا --

جب عالیار اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا تھا --

عنازیہ کے ساتھ رواحہ اور شمائم بھی متوجہ ہوئی تھیں --

"کیا ؟ "

وہ سوالیہ نظروں سے عالیار کو دیکھ رہی تھی ---

محتسب پکڑا گیا --- "

"گرلز ہاسٹل میں ہونے والے حادثات کے گینگ کا امپورٹنٹ بندہ

عالیار نے مسکراتے ہوئے بتایا --

رئیلی ؟؟ "

" واؤ

عنازیہ کے چہرے پہ خوشی پھیلی تھی ---

یس -- "

ابھی معارج کی کال آئی تھی ---

" لیکن اتنا ٹارچر ہونے کے بعد بھی اس نے اپنی زبان نہیں کھولی ----

عالیار کی بات پہ اسکے ہونٹ سکڑ گئے ---

"آبان سکندر تک پہنچا دے وہ ہمیں --- "

عنازیہ نے دانت پیستے کہا تھا --

" ہو جائے گا وہ بھی --- انشا اللہ "

عالیار نے اسے تسلی دی ---

شمائم جو انھیں ہی دیکھ رہی تھی ---

کہنے لگی --

" اس کے چہرے پہ ماسک ہوتا ہے -- اسے کوئی نہیں پہچانتا "

عنازیہ اور عالیار نے اسے دیکھا --

" وہ ماسک بھی اتر جائے گا اس کا --- "

اسے اچانک سے اس ماسک کے پیچھے ---
وہ آنکھیں یاد آئی تھی ----

اپنی گردن پہ اسکی سانسوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔ --

"عنزا ؟؟ "

عنازیہ نے چونک کے عالیار کو دیکھا --

"آر یو اوکے "

وہ پوچھ رہا تھا --

عنازیہ غائب دماغی سے سر اثبات میں ہلانے لگی ----

"میں چلتی ہوں آفس "

وہ اپنا بیگ لے کے اٹھنے لگی --

"میں چھوڑنے جاؤں تمہیں۔ آفس ؟ "

عالیار اس کی طرف دیکھتا بولا تھا --

" نہیں -- میں خود چلی جاؤں گی "

وہ مسکرانے کی کوشش کرتی بولی تھی ---

اور پھر چلی گئی ---

عالیار وہیں بیٹھ گیا ---

" ناشتہ ہی کر لیتے ہیں -- "

شمائم نے ناشتہ اس کی طرف بڑھایا تھا --

لیکن اس کو ذہن عنازیہ کے چہرے پہ پھیلے تفکرات میں الجھا ہوا تھا ---



"حدید جاگ رہے ہو ؟ "

انتسال اس کے کمرے میں آئی تھی ۔

وہ یونیورسٹی کے لئے تیار ہو رہا تھا --

" جی ---- "

" ایک بات کہنی تھی مجھے تم سے "

وہ ہچکچا رہی تھی --

" کہئیے -- "

وہ اپنے نوٹس ٹھیک کرتے بولا تھا --

" حدید ---- ان سے ایک بار بات کر لیتے تو اچھا تھا "

اس نے نرمی سے کہا تھا --

حدید نے لب بھینچ لیے تھے ---

امتسال اس کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی کو دیکھ رہی تھی --

" حدید --- "

" سن رہا ہوں "

اس کا لہجہ سرد تھا ---

حدید -- رات کو وہ بہت ٹوٹے ہوئے لگ رہے تھے --- "

جیسے بہت تھک چکے ہو ---

" میں نے ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے

"اور ہمارے آنسو ؟ "

حدید نے سر اٹھا کے اچانک کہا تھا ۔۔۔

امتسال نظریں چرا گئی ۔۔۔

ابی ۔۔ ہمارے آنسو بے وقعت تھے ؟؟ "

ہم بھی روئے تھے ناں ۔۔

ٹوٹے ہم بھی تھے ۔۔

تھک گئے تھے ہم اپنی زندگی سے لڑتے لڑتے ۔۔

کبھی بھی ۔۔۔

کبھی بھی ۔۔ ایک پل کے لئے بھی ۔۔

انھوں نے سوچا تھا کہ ہم کس حال میں ہیں ؟؟

آ کے پوچھا تھا کہ ہمیں کیا چاہئیے ؟؟

بس پیسہ لٹاتے رہے ۔۔۔

" میرے سامنے اس شخص کی وکالت نہ ہی کرے تو بہتر ہے

امتسال کو دکھ ہو رہا تھا ---

ایسے صبح صبح ناحق اپنے بھائی کا موڈ آف کر دیا ---

حدید سر جھٹک کے باہر نکلا تھا --

"ناشتہ کر لو "

امتسال اس کے پیچھے آئی تھی --

" بھوک نہیں ہے "

کہہ کے وہ اپنے شوز پہننے لگا --

" بھوکے پیٹ نکلو گے اب گھر سے "

امتسال دکھی ہو رہی تھی --

"کہا ناں بھوک نہیں ہے "

کہہ کے حدید گھر سے نکلا تھا ---

امتسال بجھے دل کے ساتھ --

ڈایینگ ٹیبل پہ آ کے بیٹھی تھی --

کیا ضرورت تھی یوں صبح صبح اس کا موڈ خراب کرنے کی --

وہ خود کو کوسنے لگی ---

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا تھا --

امتسال نے دیکھنے کی کوشش کی ---

حدید تھا --

وہ وہیں آ کے بیٹھ گیا تھا --

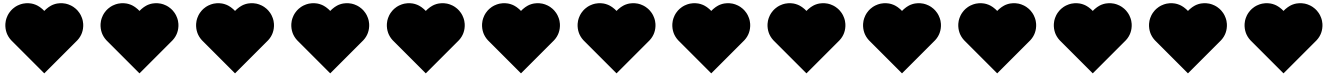
"لائیے دیں ناشتہ "

روٹھا روٹھا سا لہجہ --

امتسال آنکھوں میں آنسو لیے مسکرا پڑی تھی ---۔

اثبات میں سر ہلاتی وہ اس کا ناشتہ بنانے لگی ----

جبکہ حدید لب بھینچے نارمل ہونے کی کوشش کر رہا تھا --



خیام بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا --

آبان سکندر صوفے پہ بیٹھا --

ٹانگ پہ ٹانگ رکھے اسے دیکھ رہا تھا ---

"اگر محتسب نے منہ کھول دیا تو ؟؟؟ "

خیام اپنا خدشہ ظاہر کر رہا تھا --

" یہ سب فساد کرنے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا --- "

آبان کا لہجہ پرسکون تھا --

خیام نے گھور کے اسے دیکھا --

تیرا بھی نام آئے گا بیچ میں -- "

آبان سکندر ---

عنازیہ بس آبان سکندر کا نام سنتی ا رہی ہے اور

" وہ آبان سکندر کو ہی جانتی ہے --

آبان سکندر نے کندھے اچکائے تھے --

آئی لائک ہر اسٹائل --- "

مجھے ڈھونڈے گی --

ڈھونڈتی رہ جائے گی --

میں تو نہیں مل پاؤں گا اسے --

تیرا کچھ کہہ نہیں سکتا --

خیام انوار کو تو وہ اچھے سے جانتی ہے --

" نام بھی اور شخصیت بھی ---

وہ پرسکون انداز میں بیٹھا تھا --

خیام وہیں سر پکڑ کے بیٹھ گیا --

اوہ یار -- کیا کروں میں -- "

ملنے بھی تو نہیں جا سکتا ---

پوچھے گیں --

" تمہیں کیوں ملنا ہے اس سے

آبان سکندر گہرا مسکرایا تھا --

" ٹک ٹاک ۔۔ ٹک ٹاک ۔۔۔ ٹک ٹاک "

خیام نے گھور کے اسے دیکھا

"کیا کر رہا تو ؟ "

کاؤنٹ کر رہا ۔۔ "

"تیرا ٹائم بھی تو آنے والا ہے ناں ۔۔

آبان زیر لب مسکراتا بولا تھا ۔۔

" شٹ اپ "

خیام غرایا تھا ۔۔

" یو شٹ اپ "

آبان اسے کہہ کے ۔۔

آنکھیں موندے اب گہری سانس لے رہا تھا ۔۔۔

اپنا سینہ مسلتے اس نے سر اٹھا کے ادھر ادھر نظر دوڑائی --

تھوڑا سا آگے ہو کے --

ٹیبل سے سگریٹ اور لائٹر لے کے --

وہ جلانے لگا --

خیام سر تھامے بیٹھا ہوا تھا --

جبکہ وہ سگریٹ لبوں سے لگا چکا --

سر پھر سے صوفے کی پشت پہ ٹکا کے --

آنکھیں موندے اب اس کے نشے سے لطف اندوز ہو رہا تھا --

" نشہ --- نشہ ---نشہ "

اس نے گہرا سانس لیا --

ہر دکھ کا مداوا -- "

ہر اذیت کی دوا --

" ہر درد کا سکون ---

وہ دھیرے دھیرے --

بھاری ---

بوجھل آواز میں کہہ رہا تھا ---

"ول یو میری می عین ؟ "

" نو --- "

تمسخر اڑاتا لہجہ --

مذاق اڑاتا چہرہ --

"آئی رئیلی لو یو عالیار --- "

اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھی ----

آوازیں ----

ماضی --

حال---

اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی کبھی --

"آحان --- آحان رکو ناں --- "

دور کہیں سے آواز آئی تھی --

اس کا بازو تھامے وہ مسکرا رہی تھی ---

آبان نے اپنے ہاتھ کو دیکھا ---

جہاں اس کا لمس تھا --

" عین --- "

"آحان کی عین بولو ناں "

کھلکھلاتی ہوئی آواز ---

نرم سے نگاہیں --

مسکراتی آنکھیں --

--------

کچھ ٹوٹا تھا --

بکھرا تھا --

اندر سے چھن چھن کی آوازیں آ رہی تھی --

دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا ---

آنکھیں بھیگ گئی تھی --

سرخی مائل گرے آنکھوں میں درد ہلکورے لے رہا تھا --

آنسو ٹوٹ کے گر رہے تھے ---

ہاتھوں میں ارتعاش سا ہوا تھا --

خاموشی تھی کمرے میں --

مکمل خاموشی---

پن ڈراپ سائلنس --

لیکن

اس وجود کے اندر بربادی ہو رہی تھی --

کوئی چیخ رہا تھا ---

درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا ---

بے چینی سرایت کر رہی تھی ---

" کیوں ؟؟؟ کیوں ؟؟ "

سوال تھے --

جواب کوئی نہیں --

سوال پوچھنے تھے --

اسے سامنے بٹھا کے --

اس سے سوال کرنے تھے --

بہت سے سوال --

جن کا جواب جھوٹ بھی ہو --

اسے سننا تھا --

سچ سننا تھا --

اس نے سگریٹ اپنی مٹھی میں مسلی تھی ---

" تمہیں میرے ہر سوال کا جواب دینا ہوگا عنازیہ خان --- "

وہ اندر ہی اندر پلان بنا چکا تھا --

کہ اسے کیا کرنا ہے --

آنکھیں سرد تھی --

بلکل سرد ---



"ول یو میری می عین ؟؟ "

وہ اپنی خوبصورت آنکھیں ---

اس کے چہرے پہ جمائے ---

سوال کر رہا تھا ---

سب انھیں ہی دیکھ رہے تھے --

آذر بھی وہیں تھا --

عنازیہ نے مسکرا کے ان آنکھوں میں دیکھا تھا --

ایک پل کو دل چاہا --

آگے بڑھ کے ان آنکھوں پہ اپنے لب رکھ دیں --

اور کہے --

ہاں -- ہاں -- ہاں

قبول ہو -- قبول ہو -- قبول ہو --

لیکن پھر شرارت سوجھی تھی --

" نو --- "

اس نے کہا تھا

اور منہ موڑ کے وہاں سے جارہی تھی --

آحان کے چہرے پہ سایہ سا گزر کے معدوم ہوا تھا ---

دل ڈوب رہا تھا ---

آنکھیں ساکت ہو رہی تھی ---

تو کیا ؟؟

کیا میں مذاق تھا اس کے لئے -- ؟؟

کیا آذر سچ کہہ رہا تھا ؟؟؟

دھندلا گئے تھے منظر --

بے یقینی سی تھی آنکھوں میں --

" اوہ لوزر -- "

" احان از آ لوزر "

" ایک مافیا -- ایک ڈرگ ڈیلر کے بیٹے سے کون شادی کرنا چاہے گی "

" عزت دار گھر کی لڑکیاں تو بلکل بھی نہیں "

" عنازیہ اسکا مذاق بنا رہی تھی -- آئی کانٹ بلیو یار "

" میں کر رہی شادی اس سے -- کتنا کیوٹ ہے -- "

" ڈونٹ بی -- وہ ابھی ہرٹ ہے عنازیہ دھوکہ دے گئی -- "

اور ایسی بہت سی اور باتیں --

لیکن عین سے یہ امید تو نہ تھی --

وہ ایسا کرے گی اس کے ساتھ --

کیوں ؟؟

پیار میں تو کوئی کمی نہیں رہ گئی تھی --

بن موت مار دیا ہے --

کیسے رہ پاؤں گا --

سب کچھ نہ کچھ کہہ رہے تھے --

وہ سن رہا تھا --

سب کی باتیں سن رہا تھا --

لیکن

کہنے کے لئے الفاظ نہیں تھے --

کچھ نہیں تھا --

وہ پلٹا تھا --

اور پھر پلٹ کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ جا چکا تھا ---

--------

آحان کیوں نہیں آیا --- ناراض تو نہیں ہو گیا -- "

عنازیہ تو بھی ناں --

جا کے کہہ اسے کہ تو اس سے شادی کر رہی ہے --

"تنگ نہ کر --

یہ خیال آتے ہی وہ پیچھے مڑی تھی --

اور بھاگتی ہوئی وہاں تک گئی تھی --

جہاں کچھ دیر پہلے آحان اسے پروپوز کر رہا تھا --

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا --

وہ ہر طرف دیکھنے لگی --

سب ادھر ادھر ہو چکے تھے --

اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے --

"آحان --- آحان کہاں ہے ؟ "

وہ پوچھ رہی تھی کسی سے --

" وہ تو چلا گیا "

کوئی بتا رہا تھا --

"کہاں ؟ "

"پتہ نہیں -- یونی گیٹ سے باہر جا رہا تھا "

وہ یونیورسٹی گیٹ تک گئی --

وہاں بھی نہیں تھا --

روڈ کراس کر کے وہ کافی آگے تک گئی --

کہیں نہیں تھا آحان --

دھندلا سا منظر تھا --

"آحان "

بے چین آواز --

وہ وہیں گر گئی --

بے جان ہوتی ٹانگوں کے ساتھ --

"آحان "

-------------



اس نے ایک رپورٹ بنائی تھی --

اور ارحان علی خان کی وجہ سے وہ رپورٹ اپپروو بھی ہوگئ تھی --

جس میں ان تمام لڑکیوں کو جو گرلز ہاسٹل میں تھیں --

جنہیں خطرہ تھا --

ان سب کو عنازیہ کڑی سیکیورٹی کے تحت کسی اور جگہ شفٹ کر دیا تھا ---

ان کے لئے جگہ کا انتظام عنازیہ کے نگرانی میں ہوا تھا --

پولیس اہلکار وہاں چوبیس گھنٹے موجود رہتے تھے ---

کیمرے لگائے گئے تھے --

جن کے ذریعے ہمہ وقت لڑکیوں کی نگرانی کی جاتی تھی ---

سب لڑکیاں خوش تھی عنازیہ کے اس اقدام سے ---

ان کے گھر والے دعائیں دیتے نہیں تھکتے تھے عنازیہ کو --

پورے نیوز چینلز پہ عنازیہ کے اس اقدام کے چرچے تھے ----

وہ مسکرا رہی تھی ----

جبکہ خیام دور بیٹھا سخت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

ایک تو اس کی کوئی کمزور ہاتھ نہیں آ رہی تھی --

کہ وہ عالیار کو نیچا دکھا سکے سب کے سامنے ---

اس کے عزت کی دھجیاں اڑا سکے --

اور اوپر سے ---

اپنے اس اقدام سے اس کا چلتا بزنس بھی ڈاؤن کر چکا تھا ---

کتنی لڑکیوں کی عزتیں نیلام ہو چکی تھی اب تک ---

کتنی لڑکیاں بیچی جا چکی تھی ----

کتنی اپنی جان سے چکی تھیں --

اور جن لڑکیوں کی وجہ سے یہ سب ہو رہا تھا --

جن کا ہاتھ تھا ان سب میں --

جو خیام کے لئے کام کرتی تھی --

انھیں بھی اریسٹ کیا گیا تھا ---

اور کڑی نگرانی میں تھے ---

اور اب خیام کو اپنا سارا پلان برباد ہوتا لگ رہا تھا ----

وہ جو بہت بڑا ہاتھ مارنے والا تھا ---

اس کا یہ پلان بھی فلاپ ہو چکا تھا ----

' عنازیہ خان یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی '

وہ دل ہی دل میں اپنا غصہ اتار رہا تھا ----

ایک بہت بڑے پریس کانفرنس میں وہ انوائیٹیڈ تھی عالیار کے ساتھ ---

عنازیہ کسی کے سوال کا جواب دے رہی تھی --

اور

عالیار خان اسے جن نظروں سے مسکرا کے دیکھ رہا تھا ---

سب انھیں رشک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے --

" یار ہزبینڈ ہو عالیار خان جیسا -- "

ایک لڑکی نے اہ بھرتے کہا تھا --

دوسری بولی --

" کتنی محبت سے دیکھ رہا ہے اپنی بیوی کو یار "

" اتنی محبت کرتا ہے وہ اپنی وائف سے --- "

" یار عالیار خان جیسا ہزبینڈ چاہیئے مجھے "

ایک رپورٹر لڑکا جو کب سے بیٹھا ان لڑکیوں کی باتیں سن رہا تھا --

ان کی طرف تھوڑا جھک کے رازداری سے بولا --

" سامنے والی بھی تو عنازیہ خان ہونی چاہیئے ناں "

تینوں لڑکیوں نے گھور کے اسے دیکھا تھا --

تو وہ اپنی مسکراہٹ دباتا پیچھے ہو گیا تھا ---



نکاح کی تیاریاں عروج پہ تھی ---

ابھی بھی ---

حدید اور شمائم کو لیے --

امتسال اور عنازیہ شاپنگ پہ آئی ہوئی تھی ----

وہ دونوں اپنا سر کھپانے میں مصروف تھی --

اور یہ دونوں لو برڈز بنے ---

ایکدوسرے سے نظریں ملاتے --

پھر چراتے ---

مسکرا رہے تھے ----

آئی فیل لائک ---"

"کی کوئی انڈین مووی چل رہی ہے -- 1990

حدید ہی آخر بول پڑا تھا ---

شمائم نے اسے حیرت سے دیکھا تھا --

"کیوں ؟؟ "

یوں آنکھیں ملانا -- "

پھر چرانا ---

" اسٹرینج سا ہے

شمائم ہنس پڑی تھی --

" ہاں میرے لئے بھی "

حدید بھی ہنسنے لگا تھا ---

سب ان کے لئے چھوڑ کے -- "

"کیوں ناں ہم باہر چلیں ؟

وہ تھوڑا اس کی طرف جھک کے بولا تھا --

شمائم نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا --

" ناراض ہو جائے گی بھابی "

".. نہیں ہوتی "

حدید نے اسے تسلی دی تھی --

" میں بتا تو دوں "

وہ جانے لگی --

جب حدید نے اس کی کلائی پکڑ لی --

" بھابی کی چمچی چلو "

وہ اسے کھینچتا ہوا وہاں سے جانے لگا ---

عنازیہ نے ایک ڈریس پسند کر کے پیچھے دیکھا --

نہ شمائم تھی نہ حدید --

"یہ دونوں کہاں گئے ؟ "

امتسال بھی پیچھے مڑی تھی --

اور پھر ہنسنے لگی --

" دولھا دلھن بھاگ گئے "

عنازیہ کو بھی ہنسی آئی تھی --

حدید بھی کافی پہنچا ہوا ہے -- "

" ایویں میں اسے معصوم کہتی رہتی

چلو کوئی بات نہیں -- "

"یہی کہیں گئے ہونگیں آ جائے گیں

امتسال نے اسے تسلی دی --

اور عنازیہ بھی سر جھٹک کے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی ---

دونوں بوتیک سے باہر نکلی تھیں --

عنازیہ امتسال کی کسی بات پہ ہنس رہی تھی ----

جبکہ ان سے فاصلے پہ گاڑی میں بیٹھا --

آبان سکندر اس کی ہنسی دیکھ رہا تھا --

دل میں ہوک سی اٹھی تھی ---

وہ خوش ہے --

بے حد خوش ---

درد بڑھنے لگا --

تو وہ اپنا سینہ مسلنے لگا --

عنازیہ کو خود پہ کسی کی نظریں محسوس ہوئی تھی --

اس نے آس پاس نظریں دوڑائی --

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا ---

جسکا اسے لگتا کہ وہ پہچانتی ہے --

"کیا ہوا عنازیہ ؟ "

انتسال اسے پوچھنے لگی --

" نہیں -- نہیں کچھ نہیں "

وہ سر جھٹک کے پھر سے ادھر ادھر دیکھنے لگی ---

لیکن اپنا وہم سمجھ کے وہ پھر سے امتسال کی طرف دیکھنے لگی --

اور پھر دونوں دوسرے بوتیک کی طرف بڑھ گئی تھیں ---

آبان سکندر کچھ دیر وہیں گاڑی میں بیٹھا رہا تھا --

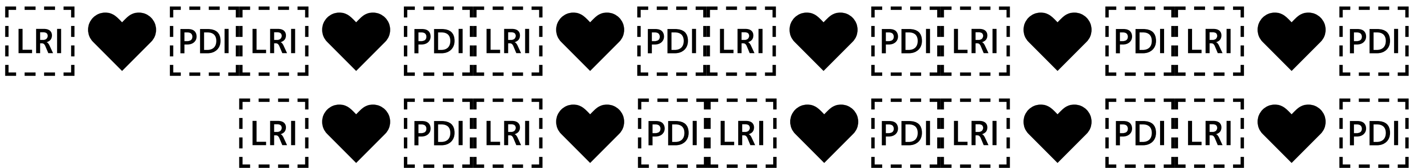
پھر گاڑی آگے بڑھا کے وہ وہاں چلا گیا تھا ---

اسے ایک امپورٹنٹ میٹنگ میں جانا تھا ۔

جانے کا بلکل بھی دل نہیں تھا اس کا --

لیکن جانا ضروری تھا --

تبھی اس کی گاڑی کا رخ اب آفس کی طرف تھا ---



ارحان کی کوئی پریس کانفرنس تھی --

جس کے بارے میں نیوز میں دکھا رہے تھے ---

اور رواحہ سب بھول کے ٹی وی دیکھ رہی تھی ----

اس کی نظریں ٹی وی اسکرین سے ہٹ نہیں رہی تھی --

لبوں پہ مسکراہٹ سجائے وہ ارحان علی خان کو دیکھ رہی تھی ---

ارحان ابھی ابھی گھر پہنچا تھا ---

رواحہ کو یوں محو دیکھ کے اس کے لب مسکرائے تھے ---

وہ اس کے قریب آیا تھا --

لیکن اس کی محویت ابھی بھی نہیں ٹوٹی تھی ---

ارحان نے کھنکھار کے گلا صاف کیا تھا -----

رواحہ نے گردن موڑ کے ایک نظر اپنے دائیں طرف کھڑے ارحان پہ ڈالی --

پھر ٹی وی پہ جما دی --

پھر دوبارہ سے اسے دیکھا --

اور بوکھلا کے ریموٹ ڈھونڈنے لگی ----

چوری پکڑی گئی تھی اسے چھپ چھپ کے دیکھنے کی ---

ٹی وی آف کر کے وہ اپنی جگہ سے ہی کھڑی ہو گئی --

ارحان اس کی کاروائی دیکھ کے زیر لب مسکرا دیا تھا ----

"...تم سے کچھ بات کرنی ہے "

" ہاں کریں "

وہ جلدی سے بولی تھی --

"یہاں نہیں --- روم میں -- "

وہ اطمینان سے بولتا اس کا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھنے لگا --

" ن--- نہیں --- یہیں کرے "

وہ ہاتھ چھڑانے لگی --

ارحان نے اسے آبرو اچکا کے دیکھا --

"آر یو شیور ؟ "

" یس --- یہیں کریں بات "

وہ نظریں چراتی کہنے لگی --

"چل رہی ہو یا اٹھا کے لے جاؤں ؟ "

ارحان کی بات پہ رواحہ پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگی ---

' یا اللہ کدھر جاؤں میں '

ارحان اسے سوچتا دیکھ کے آگے بڑھا تھا --

رواحہ ایکدم سے پیچھے ہوئی تھی --

" م--- میں --- میں چل رہی ہوں "

ارحان زیر لب مسکرا پڑا --

تو رواحہ سر جھکا کے اس کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا --

من من بھاری ہوتے قدموں کے ساتھ ---

وہ ارحان کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی ----

بیڈ روم میں پہنچ کے ---

ارحان دروازہ بند کر کے اس کی طرف مڑا تھا۔ --

"کہ کہیئے کیا کہنا تھا آپ کو "

رواحہ لرزتی پلکیں جھکائے پوچھ رہی تھی ---

وہ مسکرا کے اس کے قریب آیا تھا --

رواحہ بے اختیار پیچھے ہوئی تھی ---

ارحان نے اس کا ہاتھ کھینچ کے اپنے سینے سے لگایا تھا اسے ---

"کھا نہیں رہا میں تمہیں "

وہ گھمبیر لہجے میں سرگوشی کر رہا تھا ---

اور رواحہ کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو رہی تھی ----

" و--- وہاں ---- ب-- بیٹھ کے بات کرتے ہیں ناں "

وہ لڑکھڑاتی آواز میں کہہ رہی تھی --

ارحان اس کے بال سنوارنے لگا --

" لیکن مجھے تو ایسے ہی بات کرنی ہے تم سے "

رواحہ نے پلکوں کے جھالر اٹھا کے اسے دیکھا --

"ک-- کیوں ؟ "

ارحان کی آنکھوں میں تو کچھ اور ہی داستان تھی ---

لو دیتے جذبے تھے ---

وہ پھر سے پلکیں جھکا گئی ---

"جواب دوں اس کیوں کا؟ "

وہ مسکرا رہا تھا ---

ارحان نے جھک کے اپنے لب اسکی گردن پہ رکھے تھے ---

وہ تڑپ کے اسکے سینے میں سمٹ سی گئی ---

اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا تھا ----

جب کہ وہ اپنے محبت بھرے لمس بکھیر رہا تھا اس کی گردن پہ ---

بے حد نرمی سے ---

" ا--- ارحا----- "

وہ بول ہی نہیں پا رہی تھی --

ارحان نے رک کے اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھا تھا -- -

اس کی ٹھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھ کے ---

اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا -----

اس کے لرزتے لبوں کو اس نے مسکراتے دیکھا تھا ---

اور پھر نرمی سے اپنے لب رکھے تھے ---

اس کی سانسوں کو ارحان نے محسوس کیا تھا ----

وہ سمٹی سمٹائی سی ---

اس کے دل میں گھر کر رہی تھی ---

" رواحہ ---- "

اس نے مدھم سرگوشی کی تھی اس کے لبوں پہ --

رواحہ کے لئے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا ---

ارحان نے اس کے لبوں کو نرمی سے چھوڑا تھا ----

جبکہ وہ اپنی سانسیں بحال کرنے لگی- - - -

ارحان کی قربت کو جھیلنا اس نازک سی جان کے بس کا کام نہیں تھا --- -

ہئی -- کیسے جھیل پاؤ گی مجھے --- "

"جب مکمل تمہیں خود میں جذب کروں گا ----

جبکہ رواحہ کانپ رہی تھی ----

اس نے تھک کے اپنا سر ارحان کے سینے پہ ٹکا دیا تھا ---

ارحان نے مسکرا کے اسے باہوں میں بھر لیا تھا --

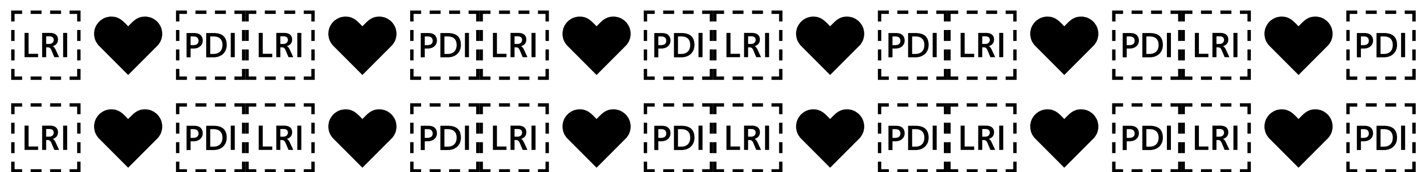
وہ اس لڑکی کو قبول کر رہا تھا --

دل سے ---

اب تو رواحہ کا خیال آتے ہی اسے بے چینی سی ہو جاتی --

دل بےاختیار اس کی چاہ کی رٹ لگاتا --- -

اور وہ بے خود سا اسے سوچے جاتا ---



"بیڈ نیوز ہے عالیار --- سمجھ نہیں آ رہی بھابی سے کیسے کہوں "

معارج عالیار کے آفس میں بیٹھا ---

سر جھکائے شرمندہ شرمندہ سا کہہ رہا تھا --- -

عالیار اسے ہی دیکھ رہا تھا --

"کیا ہوا ہے ؟ "

" محتسب کو کسی نے زہر بھرا انجکشن دے کے ختم کر دیا ہے "

معارج نے نظریں چراتے بتایا تھا --

"وہاٹ ؟ "

عالیار تفکر اور حیرت کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا --

ایسے کیسے --- "

"جیل کے اندر کون یہ سب کر گیا ؟؟

" اندر کا ہی کوئی بندہ ہے --- "

معارج کہہ رہا تھا --

تو اندر کا بندہ ہے --- "

اس کا پتہ کون لگائے گا ؟؟

"میں --- تم --- یا باہر کا کوئ بندہ ؟

عالیار نے تیز آواز میں کہا تھا -- -

ریلیکس عالیار --- "

" ویری سون پتہ چل جائے گا

معارج اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا ---

ابھی تک آپ لوگ یہ نہیں جان پائے کہ عنازیہ کے فیملی کا قاتل کون ہے ؟ "

ڈھونڈ نہیں پائے --

" ایک کلیو تک نہیں مل پایا ---

وہ غصے کی شدت سے چلا رہا تھا --

ایک بندہ ہاتھ لگا -- "

وہ بھی مار دیا گیا --

اندر کا بندہ ---

" ڈیم اٹ ڈس اندر کا بیٹا

اس نے غصے سے ہاتھ ٹیبل پہ مارا تھا ---

معارج کو شرمندگی ہو رہی تھی --

کہ وہ اپنے دوست کے کسی کام نہ آ سکا ---

وہ خاموش رہا --

عالیار نے ایک نظر اسے دیکھا --

پھر سر ہی جھٹک گیا ---

" ایم سوری "

وہ اپنی کنپٹی کھجاتا کہنے لگا --

" ہمم "

معارج نے اسے دیکھا --

نو عالیار -- "

تم سچ کہہ رہے ---

ہم کچھ نہیں کر پا رہے --

ایون میں کچھ نہیں کر پا رہا --

" ایم سوری

عالیار اسے دیکھے بنا سر اثبات میں ہلانے لگا --

معارج اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا --

" انشا اللہ اچھی نیوز کے ساتھ ہی آؤں گا "

عالیار بھی کھڑا ہو گیا تھا ----

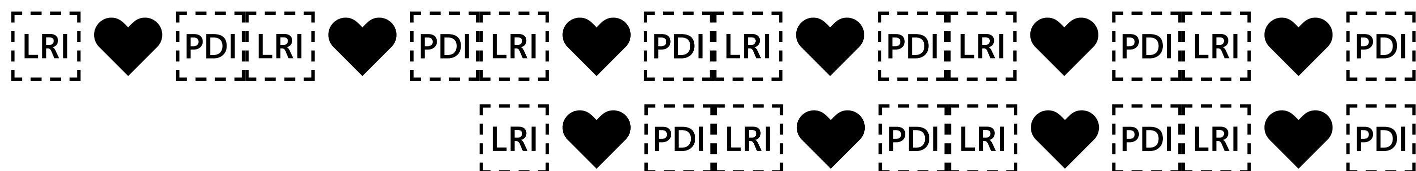
معارج کا مصافحے کے لئے بڑھا ہاتھ ---

اس نے تھام لیا۔۔۔

الوداعی کلمات کے بعد معارج جا چکا تھا۔۔۔

اور عالیار وہیں بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ سب وہ کیسے بتائے گا عنازیہ کو۔۔

کی ایک بار پھر سے وہ اس کے سامنے ہار چکا ہے۔۔۔۔



عالیار اپنے ہی سوچوں میں گم تھا۔۔۔

جب عنازیہ اس کے پاس بیٹھ کے۔۔۔

اپنے کندھے سے اس کے کندھے کو جھٹکا تھا۔۔

وہ چونک کے اسے دیکھنے لگا ---

"ہہ ؟؟ کیا ہوا ؟ "

عنازیہ نے پہلے اسے شرارت بھری گھوری سے نوازا ---

پھر کہنے لگی --

"میرے پیار میں کیا کیا تم نے ؟ "

عالیار اس اچانک سوال پہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا --

اب دیکھو ناں --- "

کسی نے تاج محل بنایا ---

کسی نے محل کھڑا کیا ---

کسی نے اپنی نس کاٹی ---

کسی نے چائے بنائی ---

کسی نے پیزا آرڈر کیا --

"تم نے کیا کیا ؟

عالیار اس کی شرارت دیکھ کے مسکرا پڑا ---

میں نے اپنی عنزا کو پوری دنیا کے سامنے پروپوز کیا -- "

"بھول گئی ؟

عنازیہ مسکرا پڑی --

اسے یاد آیا کس طرح سے --

عالیار نے اس کے آفس آ کے ---

اس کے آن ائیر شو پہ ہی ---

انٹرویو کے دوران اس سے پوچھا تھا --

"شادی کرے گی مجھ سے ؟ "

"جی ؟؟"

عنازیہ حیران ہوئی تھی --

شادی کر لیں مجھ سے -- "

ایم ہینڈسم -- گڈ لوکنگ --

" خوش بھی رکھوں گا بہت

اس کی بات پہ عنازیہ بوکھلا گئی تھی تب --

اتنا پاپولر بندہ اسے پروپوز کر رہا آن ائیر ---

اور ابھی یاد کر کے وہ ہنس رہی تھی ---

عالیار نے اسے بانہوں میں بھر لیا ----

عنازیہ مسکرا دی تھی ---

اسے وہ لمحہ یاد آیا تھا --

جب عالیار نے پھر سے اسے پروپوز کیا تھا ---

اس کے کیبن میں آ کے --

اور وہ رو پڑی تھی --

عالیار پریشان ہوا تھا --

"کیا ہوا ہے آپ کو ؟؟ "

اور اس نے اسے آحان کا بتایا تھا تب ---

اور عالیار مسکرا دیا تھا ---

آپ کو چاہنے لگا ہوں عنازیہ خان -- "

شادی تو آپ سے ہی کروں گا --

لیکن تب --

جب آپ کو یہ احساس ہو کہ آپ کو بھی مجھ سے محبت ہو گئی ہے --

" شدت کی محبت ---

عجیب لمحے تھے وہ بھی --

تھوڑی خوشی لیے --

تھوڑے دکھ بھرے ---

وہ سر جھٹک کے عالیار کی بانہوں میں ---

سمٹ کے مسکرا پڑی ---

" عالیار --- "

" ہمم "

وہ عالیار کی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی ---

میں نے تمہیں اتنا کچھ کہا -- "

"کبھی نفرت نہیں ہوئی مجھ سے ؟

عالیار مسکرا پڑا --

جب تم غصے میں میرے قریب آتی -- "

اور پھر میں تمہیں بانہوں میں بھر لیتا --

تب تم سب غصہ بھلا کے --

مجھ میں ہی پناہ ڈھونڈتی ---

اس لمحے مجھے محسوس ہوتا --

یہ ہمارا لمحہ ہے --

" میرا اور تمہارا لمحہ ---

عنازیہ مسکرانے لگی ---

عالیار کی پناہوں میں وہ سب بھول ہی تو جاتی تھی --

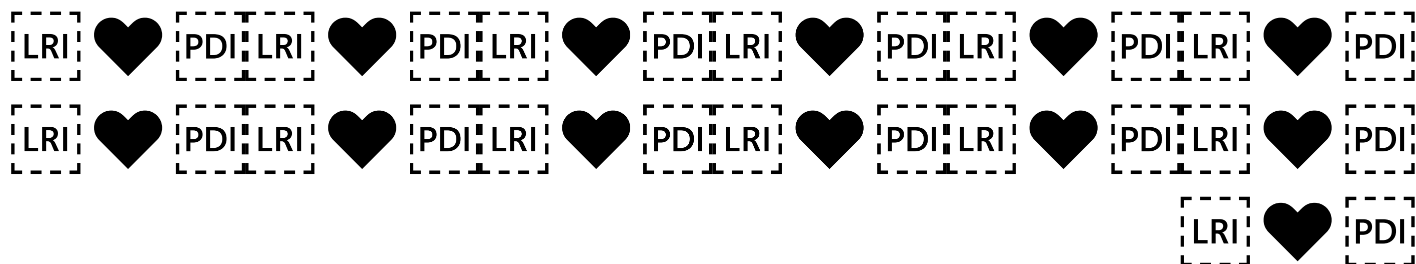
اپنے سب دکھ --

تمام غم --

عالیار نے اسے سمیٹا تھا ---

ہمیشہ کی طرح ---

اس کے ہر دکھ کا مداوا بنا تھا وہ ---



اور

آج وہ دن تھا --

جس کا بے چینی سے انتظار تھا --

حدید کو --

کیونکہ شمائم اس کی منکوحہ بننے جا رہی تھی --

نکاح کے بندھن میں بندھ رہے تھے دونوں ---

نکاح کے بندھن میں بندھے --

وہ دونوں بے حد خوش تھے --

دونوں نے مسکرا کے ایک دوسرے کو دیکھا تھا ----

تاشفین ان کے قریب آئے تھے --

انتسال بھی ساتھ تھی --

شمائم نے اٹھ کے ان سے دعا لی ---

حدید لب بھینچے یونہی بیٹھا رہا --

انتسال نے منت بھری نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا --

وہ سر جھٹک کے کھڑا ہو چکا تھا --

" مبارک ہو "

کہہ کے وہ حدید کو گلے لگانا چاہتے تھے --

لیکن حدید نے روک دیا -- -

تاشفین شرمندہ سے ادھر ادھر دیکھنے لگے ----

وہ اسٹیج سے اترے تھے ---

اور باہر کی سمت جا رہے تھے ---

عنازیہ اور امتسال نے انھیں تھکے کندھے جھکائے --

جاتے ہوئے دیکھا تھا ---

امتسال نے ایک نظر عنازیہ کو دیکھا تھا ---

اور پھر ان کے پیچھے باہر آئی تھی --

سمجھ نہیں آ رہی تھی --

کیسے آواز دے انھیں --

کس نام سے آواز دیں ---

وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے ---

گاڑی بھی آگے بڑھ چکی تھی --

امتسال وہیں کھڑی رہی --

اور انھیں جاتا دیکھتی رہی --

وہ انھیں کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی --

جاسم اسے ڈھونڈتا وہیں آیا تھا --

اس کی کمر پہ ہاتھ رکھ کے اسے خود سے لگایا --

امتسال نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی --

"کیا ہوا جاسم کی جان "

وہ نفی میں سر ہلانے لگی ۔۔۔۔

" میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا ۔۔۔ چلو اندر چلتے ہیں "

وہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی ۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی ۔۔

لیکن فنکشن ابھی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا ۔۔

عنازیہ سب کو مسکرا کے دیکھتی ۔۔

اپنے کلچ سے اپنا موبائل نکالنے لگی ۔۔

جب اسے میسج نظر آیا تھا۔۔

کوئی نمبر تھا ۔۔

اسے باہر بلایا گیا تھا ۔۔۔

مدد چاہیئے تھی اسے --

وہ سامنے سب کو دیکھنے لگی --

عالیار ---ارحان -- رواحہ -- شمائم --- حدید --- امتسال -- جاسم اور باقی سب دوست احباب --

خوشیاں منا رہے تھے --

وہ ایک نظر ان پہ ڈال کے باہر کی طرف بڑھ گئی تھی ---

عمارت کے پیچھے جاتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی --

کہ کون ہو سکتا ہے --

ہاسٹل کی کوئی لڑکی ہوگی شاید ---

یہی سوچ رہی تھی --

جب اچانک اندھیرے میں کسی نے زور سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا --

پہلے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا--

وہ اس کے سینے سے جا لگی --

کانوں میں سرگوشی ہوئی --

" مائی لیڈی "

اور پھر اس کے ناک پہ رومال رکھا تھا --

وہ خود کو اس کی جکڑ سے نکالنے کی کوشش کرتی رہی --

لیکن پھر بے سدھ ہو کے اس کے بازوؤں میں جھول گئی تھی --



ادھر ادھر نظر دوڑاتے --

اسے پہلا خیال یہی آیا تھا --

عنازیہ کہاں گئی ؟؟

وہ ادھر ادھر اسے ڈھونڈتا ہال سے باہر کی طرف نکلا تھا ----

وہاں بھی کہیں نہیں تھی ---

جب ایک ویٹر کی اندر جاتے ہوئے اس پہ نظر پڑی --

"سر آپ میم عنازیہ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ ؟ "

عالیار نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

اور اثبات میں سر ہلایا تھا --

سر ابھی میں نے کچھ دیر پہلے انھیں -- "

" بلڈنگ کی بیک سائیڈ پہ جاتے دیکھا تھا ---

" اوکے تھینک یو "

ویٹر اندر جا چکا تھا --

جبکہ وہ عنازیہ کو ڈھونڈتا بلڈنگ کے بیک سائیڈ پہ گیا تھا --

لیکن وہاں کہیں نہیں تھی عنازیہ --

" عنزا --- عنزا "

اس نے آواز دی تھی --

لیکن جواب موصول نہیں ہوا تھا --

اس کی نظر نیچے پڑے کلچ اور موبائل پہ گئی ---

اس کے ڈریس کا بھاری بھرکم دوپٹہ بھی وہیں زمین بوس تھا --

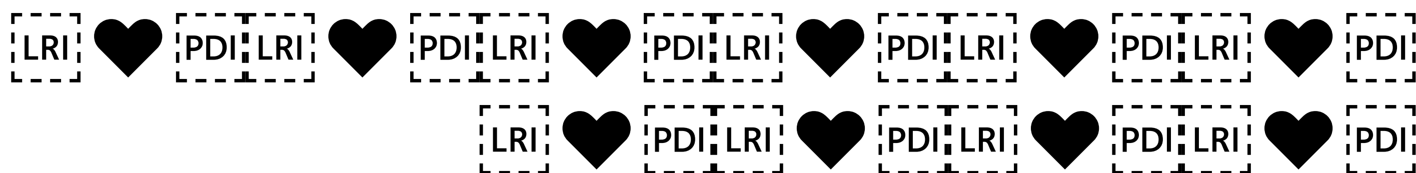
وہ تیزی سے آگے بڑھا --

ان چیزوں کو ہاتھ میں لے کے --

وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بھاگنے لگا --

"عنزا ۔۔۔ عنزا ۔۔۔۔ عنزا "

وہ چلایا تھا ۔۔۔۔



اسے ہوش آ رہا تھا ۔۔۔۔

آبان سکندر اس کی آنکھوں پہ ۔۔۔

بلیک کلر پٹی باندھ کے اسے بیڈ پہ لٹایا تھا ۔۔۔۔

اس نے آہستگی سے اپنے ماتھے کو ہاتھ لگایا ۔۔۔

اس سے پہلے وہ اپنی آنکھوں سے وہ پٹی ہٹاتی ۔۔

آبان نے آگے بڑھ کے اسے جلدی سے بٹھایا تھا --

اور پھر اس کے ہاتھ پیچھے لے جا کے باندھے تھے --

عنازیہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی --

کچھ نظر بھی تو نہیں آ رہا تھا اسے --

اوپر سے کسی کے ہاتھوں کا لمس ---

" دور ہٹو -- کون ہو تم --- "

وہ چلائی تھی ---

آبان گہرا مسکرایا تھا --

" یور موسٹ فیورٹ مانسٹر "

اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی ---

"آبان سکندر "

اس نے دانت پیسے تھے --

"یس --- کیسے پہچانا ؟ "

وہ اس کے کان کے پاس اپنی سانسیں چھوڑتا سرگوشی کر رہا تھا ---

وہ اس سے دور ہونے لگی ---

کتے اپنی شکل کیوں نہیں دکھاتا تو مجھے --- "

" اتنا بزدل ہے تو

وہ غرائی تھی --

آبان کو اس کے جرات کی داد دینی پڑی --

ڈر تو اس کے وجود میں تھا ہی نہیں- --

میری قید میں -- "

" مجھ پہ ہی غرا رہی ہو

وہ اطمینان سے وہیں بیڈ پہ لیٹا ---

اسے دلچسپی سے دیکھتا کہہ رہا تھا ----

میرے ہاتھ بندھے ہیں--- "

" ورنہ بتاتی تمہیں میں ----

اس نے پھر سے دانت پیستے کہا تھا --

جبکہ وہ گہرا مسکرایا تھا ----

ایسے ہی تو آپ سے نہیں ٹکراتا میں --- مس عنازیہ خان -- "

" کچھ تو ہے جو میں آپ کی طرف کھینچا چلا آتا ہوں

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اس کے ریڈ لپ اسٹک سے سجے لبوں کو دیکھ رہا تھا --

جو ادھر ادھر پھیل بھی چکا تھا ---

اس نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کے --

اس کے لبوں کو اپنے انگلی کی پور سے چھوا تھا ----

عنازیہ بدک کے دور ہوئی تھی --

اپنی ٹانگیں چلا کے اسے مارنے کی کوشش کرنے لگی --

" دور رہو مجھ سے ذلیل ---- "

آبان کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی --

وہ اس کے کان کے پاس جھکا تھا --

میرے چھونے سے -- "

"کسی کی یاد نہیں آتی آپ کو ؟؟؟

مدھم سرگوشی کرتا وہ اب اس کے لبوں کو پھر سے دیکھ رہا تھا ---

" تیرے باپ کی یاد آئے گی کیا --- دور ہٹو مجھ سے "

آبان بیڈ سے اتر کے پیچھے ہوا تھا --

پیچھے تو میں کب کا ہوچکا -- "

" عنازیہ خان

ٹوٹے لہجے میں کہتا ---

وہ وہیں صوفے پہ جا کے بیٹھ گیا ---

عنازیہ ادھر ادھر سر گھما کے --

کچھ محسوس کرنے کی کوشش کرنے لگی --

ہیلو ؟؟؟ "

"او ہیلو --- یہیں ہو ؟

ہمم یہیں ہوں -- "

" ابھی گیا بھی نہیں میں مس کرنے لگ گئی مجھے

وہ پھر سے شیطانیت پہ آیا تھا --

تبھی اسے غصہ دلانے کے لئے بولا تھا ---

" شٹ اپ --- "

وہ چلائی تھی --

آبان سکندر ہنسنے لگا تھا ---

میں چلتا ہوں --- "

" کچھ کام ہیں -- رات تک آؤں گا ---

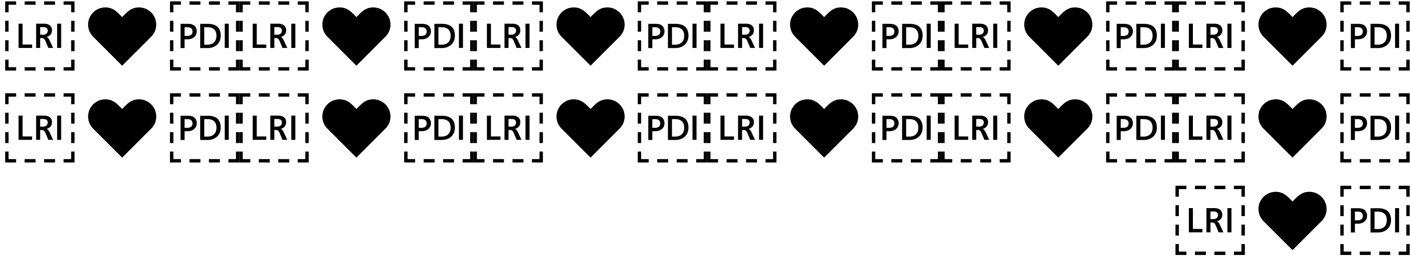
کہہ کے وہ کمرے سے نکل چکا تھا ---

عنازیہ وہیں یونہی بیٹھی رہی تھی ---

آبان سکندر بھاڑ میں جاؤ ---- ہاتھ کھولو میرے --- "

" ڈیم اٹ

لیکن وہ ان سنی کرتا جا چکا تھا ----



بھونچال سا آگیا تھا اس گھر کے مکینوں پہ --

عنازیہ کڈنیپ ہوگئ ہے --

لیکن کس نے کیا ہے کڈنیپ ؟؟

یہ کسی کو نہیں تھا معلوم ---

ارحان نے اپنے اثر و رسوخ استعمال کر کے ---

ہر طرف پولیس ---

اپنے بندے پھیلائے ہوئے تھے --

لیکن کہیں سے پروف نہیں مل رہا تھا ---

کہ کڈنیپر کہاں لے کے گیا ہے عنازیہ کو ---

عالیار خان غم و غصے سے نڈھال وہیں لاونج میں بیٹھا ہوا تھا ---

ان کی خوشیوں کو غم کے سائے چمٹ گئے تھے -----

ادھر خیام حیران و پریشان کمرے میں ٹہل رہا تھا ---

آبان سکندر وہیں بیٹھا ---

اسے کمرے کے چکر لگاتے دیکھ رہا تھا ---

عنازیہ کا اور کون دشمن ہو سکتا ہے --- "

" جو یوں اسے غائب کر دیا ہے ---

آبان سر جھٹک کے ہلکا مسکرایا تھا ---

خیام اس کے پاس آ کے بیٹھا تھا --

آبان کچھ کر یار -- "

پتہ کروا --- عنازیہ کو کون لے گیا --

وہ میرا شکار تھی---

"کون چھین کے لے گیا اسے مجھ سے ---

آبان غور سے اسے دیکھ رہا تھا ----

" میں تجھے کوئی ڈیٹیکٹر لگتا ہوں جو میں پتہ کرواؤں --- "

" دوست ہوں تیرا یار "

خیام منہ بنا کے بولا تھا ---

اچھا ہے اب نظر نہیں آئے گی کہیں ---- "

" موت کی خبر بھی مل جائے اسکی ---- تو زیادہ سکون ہوگا

آبان نے سرد لہجے میں کہا تھا --

خیام اسے دیکھے گیا --

مطلب اسے بھی کوئی امید نہیں۔ رکھی جا سکتی کہ مدد کرے گا ---

وہ اپنی جگہ سے اٹھا --

" میں آفس جا رہا --- "

"رات کے ٹائم۔افس ؟ "

آبان نے اچھنبے سے اسے دیکھا --

" تجھ سے مطلب --- "

کہہ کے وہ کمرے سے نکل چکا تھا ---

آبان سکندر نے سر صوفے کی پشت پہ ٹکایا --
آنکھیں موندی تو وہ چہرہ آنکھوں پہ بوجھ بن کے آن گرا تھا --

صبح سے بھوکی ہے --

کچھ کھایا بھی نہیں --

ہاتھ بھی باندھے ہیں --

آنکھیں بھی ---

پیاس لگی ہوگی اسے ---

بہت سی باتیں اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہی تھی ---

دل عجیب سا ہو رہا تھا ---

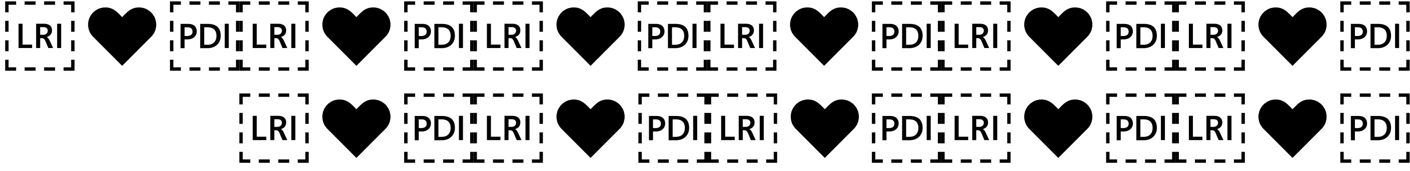
پٹ سے آنکھیں کھول کے وہ ٹائم دیکھنے لگا --

رات کے نو بج رہے تھے --

اور وہ صبح کا آٹھ کا اسے چھوڑ کے باہر نکلا تھا -----

" شٹ --- "

وہ جلدی سے اٹھ کے باہر نکلا تھا ----



عالیار تھکا تھکا سا کمرے میں آیا تھا ---

دل غم سے پھٹنے کو تھا ---

آنکھیں بھی غمزدہ تھی ---

کل سے عنازیہ کو ڈھونڈ رہے تھے --

لیکن عنازیہ کہیں نہیں تھی ---

کمرے میں اس کی خوشبو رچی بسی تھی --

اور وہ بے اختیار سا چاروں طرف اسے ڈھونڈ رہا تھا --

عنزا کہاں ہو میری جان۔ --"

کہاں ہو ؟؟؟

"کہاں سے ڈھونڈ کے لاؤں تمہیں میں ---

وہ وہیں بیٹھا رو رہا تھا --

پھوٹ پھوٹ کے وتا اپنی عنازیہ کے کھو جانے کا غم منا رہا تھا ---

" عالیار ---"

آواز پہ اس نے اچانک سے سر اٹھا کے دیکھا تھا --

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا ---

" عالیار "

پھر سے آواز آئی تھی --

اس نے پاگلوں کی طرح آواز کی سمت دیکھا ---

لیکن وہاں بھی نہیں تھی وہ --

"مجھے بھول تو نہیں جاؤ گیں عالیار ؟ "

اس کی گھبرائی ہوئی سی آواز کمرے میں گونجی تھی --

پتہ کیا --- "

مجھے ڈر لگ رہا ہے --

" یہاں بہت اندھیرا ہے

عالیار نے دھندلائی آنکھوں سے دیکھا --

وہ وہیں کونے میں ڈبکی بیٹھی ہوئی تھی --

میں آ رہا ہوں -- "

" میں آ رہا ہوں عنزا --

لیکن وہ پرچھائی بھی غائب ہو چکی تھی ---

"

--

"

" عالیار میرے پاس آؤ "

" مجھے اپنی پناہوں میں کر لو عالیار "

ہر طرف سے عنازیہ کی آوازیں گونج رہی تھی --

وہ ایکدم سے چلایا تھا --

" عنزا --- "

ارحان دروازہ کھولتا اندر آیا تھا --

اپنے بھائی کو یوں تڑپتا دیکھ کے ---

اس کا دل ہی کٹ کے رہ گیا --

وہ جلدی سے آگے بڑھا تھا --

" عالیار --- "

اسے باہوں میں بھر لیا --

عنزا --- "

ارحان عنزا --

پلیز عنزا کو بچا لو --- پلیز ---

" میری عنزا کو بچا لو

وہ رو رہا تھا --

اس کے بازوؤں میں عالیار تڑپ رہا تھا ----

اس گھر کے تمام مکین عنازیہ کے لئے دکھی تھے --

پریشان تھے --

لیکن کوئی راہ نہیں سجھائی دے رہی تھی ---

بس کرو عالیار --- "

میرے بھائی --

" مل جائے گی عنازیہ انشا اللہ ---

"کیسے -- کیسے -- کب "

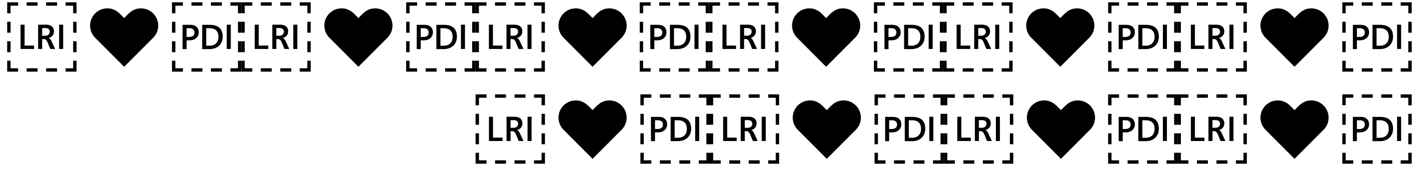
وہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہا تھا --

اس کی محبت --

اس کی بیوی کڈنیپ ہوئی تھی --

وہ غائب تھی --

نہیں مل رہی تھی ---



اس کی آنکھوں پہ ابھی بھی بلیک کلر کی وہ پٹی بندھی ہوئی تھی ---

اس کے ہاتھ بھی پیچھے بندھے ہوئے تھے ---

اور آبان سکندر ---

وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا -----

اس کے لب ہلکا سا مسکرائے تھے ----

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کے ---

اپنے انگوٹھے سے اس کے لبوں کو رب کیا تھا ---

عنازیہ کسمسا کے پیچھے ہوئی تھی۔ -

" ڈونٹ ٹچ می کتے "

آبان سکندر کچھ نہیں بولا ---

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کے اس کے ہاتھ کھولے تھے پہلے --

وہ مچلی تھی ---

لیکن اس کے کان کے پاس جھک کے اس نے سرگوشی کی ---

" ہششششش مائی لیڈی "

اس کے سامنے پھر سے بیٹھ کے ---

اس نے اب اس کی آنکھوں سے وہ کالی پٹی ہٹائی تھی ----

عنازیہ نے دھندلائی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھا ---

اس کی آنکھیں پہلے چندیائی تھی ---

لیکن پھر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کے اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی ---

"آحان ۔۔۔۔ "

"تو میں تمہیں یاد ہوں ؟ "

زخمی مسکراہٹ اس کے لبوں پہ تھی ۔۔۔

" پوری یونیورسٹی کے سامنے جس کا مذاق بنایا تھا تم نے ۔۔۔۔ "

عنازیہ نے نفی میں سر ہلایا تھا ۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا ۔۔۔

"تم۔ زندہ ہو آحان ؟؟؟ "

وہ حیرت سے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا اس نے اس شخص کو ۔۔۔

اس کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ ابھر کے معدوم ہوئی تھی

پوری دنیا کے سامنے عالیار خان کا ہاتھ تھام کے تم اس سے محبت کا اظہار کرتی ہو "

-- اور میں ----

میرا ہاتھ تھامنے کے بجائے تم نے مجھے سب کے سامنے مذاق بنایا -- میری محبت کو

" رسوا کیا --- میرا تماشا بنایا

!!! وہ آج ٹوٹ گیا تھا جانے کیوں

آج وہ کھول کے رکھ رہا تھا خود کو اس کے سامنے ---

سوال بھی تھے بہت سے تھے ناں ---

اسے جواب بھی تو چاہئیے تھا ---

"آحان تم ---- تم ---- تم آبان سکندر نہیں ہو سکتے ---- "

وہ غائب دماغی سے اسے دیکھتی کہہ رہی تھی ---

" میں سب کچھ ہو سکتا ہوں عنازیہ خان --- سب کچھ ----- "

آبان سکندر تلخ سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کہہ رہا تھا ----

"آج تو جواب چاہیئے مجھے --- کیوں کیا وہ سب تم نے میرے ساتھ --- کیوں ؟ "

وہ جنونی سا ہو گیا تھا ---

" میں نے کچھ نہیں کیا آحان -- میں آئی تھی تم نہیں تھے "

وہ اسے غور سے دیکھتی کہہ رہی تھی ---

" جھوٹ مت بولو مجھ سے "

وہ چلایا تھا --

میں جھوٹ نہیں بولتی --- یہ تم بھی جانتے ہو اچھی طرح سے آحان ---- تمہیں " میرے سچ سے ہی محبت تھی ---- میں تمہیں تنگ کر رہی تھی --- تبھی تو کہا تھا اور وہاں سے گئی تھی --- م--- مجھے لگا تم میرے پیچھے آؤ گے --- وجہ پوچھو گے ---- لیکن تم نہیں آئے تھے --- اور جب میں وہاں دوبارہ پہنچی تو تم نہیں تھے --- میں

یونیورسٹی گیٹ تک آئی --- تم نہیں تھے ---- تمہیں ڈھونڈا --- ہر ایک سے پوچھا لیکن تم نہیں تھے---

اور پھر ایک دن پتہ چلا ---

ک --- کہ آیان مر گیا ہے --

" اس کے پلین کریش ہو گیا ہے

اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا --

اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا --

اس کے سامنے بیٹھا شخص آحان ہے --

"

عنازیہ کی آنکھیں بھیگی تھی ---

آحان خان---

یونیورسٹی کا ہونہار اسٹوڈنٹ --

جو جرنیلسٹ بن کے تہلکہ مچا دیتا ----

وہ یہاں ہے ---

ایک ڈرگ ڈیلر ---

ایک سیریل کلر ---

" تم مجھے چھوڑ گئی تھی عنازیہ "

وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

چھوڑنا ہوتا تو تب چھوڑ دیتی جب مجھے پتہ چلا کہ تمہارے فادر ایک ڈرگ ڈیلر ہے آحان " --- میں نے تمہیں کبھی نہیں چھوڑا تھا --- اور تم ؟؟؟ یہ بن گئے ؟؟؟ ملک کے سب سے بڑے جرنلسٹ بننے چلے تھے ناں تم ----

ڈرگ ڈیلر بن گئے ---

مافیا بن گئیے ----

معصوم لڑکیوں کے قاتل --

"کیوں آحان ؟

وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی --

جبکہ وہ چلایا تھا

اسٹاپ کالنگ می آحان --- آحان -- "

" ایم آبان سکندر ---- آبان سکندر

عنازیہ استہزائیہ ہنسی تھی -----

کیوں ؟؟؟ یہی سب کیوں ؟؟ "

" اتنے ظالم کیسے بن سکتے ہو تم

"اور تم ؟؟ "

وہ اب اس کے قریب ہو کے اسے اپنی اذیت بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا ---

تم عالیار خان سے محبت کر بیٹھی --- "

شادی کر لی ---

" اس کا ہاتھ تھامے پوری دنیا کے سامنے اس کی محبت میں آہیں بھرتی ہو -----

" عالیار خان کی بیوی ہوں میں "

وہ آبان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہہ رہی تھی ---

" لیکن مجھے تکلیف ہوتی ہے --- تم سمجھتی کیوں نہیں ہو بہت تکلیف ہوتی ہے "

وہ بوجھل لہجے میں کہہ رہا تھا ----

تم بزدل ہو آحان --- بے انتہا بزدل ---- معصوم لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اتارنا "

" بہادری نہیں --- بزدلی ہے آبان سکندر تم ایک بزدل انسان ہو

وہ اسے غصہ دلا گئی تھی --

" بس "

اس کے دونوں کندھوں پہ ہاتھ گاڑے تھے جیسے اس نے ---

عنازیہ لب بھینچے اسے دیکھ رہی تھی --

جب خیام وہاں آیا تھا ---

آبان کو اس کے بے حد قریب دیکھ کے ---

وہ بنا سوچے سمجھے قریب آیا تھا ---

"آبان --- "

اور اسے کھینچ کے عنازیہ سے دور کیا تھا ---

جبکہ عنازیہ اب حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی --

آج کیا کچھ کھل رہا تھا اس کے سامنے ---

کیا کر رہے تھے تم --- "

تو وہ کڈنیپر تم ہو آبان سکندر --

مجھے شک تھا تبھی تمہیں فالو کرتا آیا تھا ----

"کہا تھا ناں عنازیہ سے دور رہو

خیام نے تیز لہجے میں کہا تھا ---

" شٹ اپ خیام -- تو مجھے بتائے گا اب کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں --- "

آبان اسے تیز نظروں سے گھور رہا تھا ---

" تجھ سے کہا تھا جو کرنا ہے کر --- عنازیہ سے دور رہ -- اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا "

خیام اب بھی غصے میں تھا --

جبکہ آبان ہنسنے لگا ---

"میں تو پھٹکوں گا --- کیا کر لے گا تو ؟ "

"جان لے لوں گا تیری میں -- قتل کردوں گا "

وہ چلایا تھا --

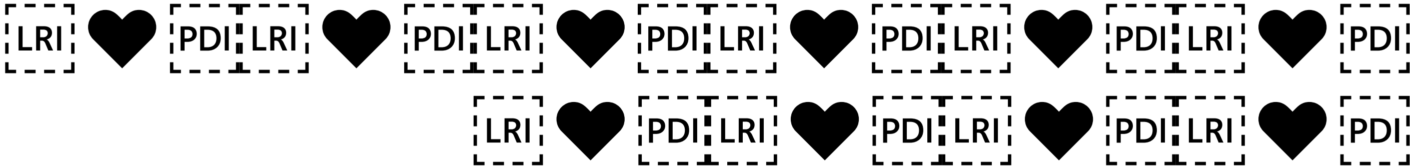
"جیسے عنازیہ کی فیملی کا قتل کیا تھا --- ویسے ہی ؟ "

وہ ہنستے ہنستے بولا تھا ---

عنازیہ ساکت آنکھوں سے اب خیام کو دیکھ رہی تھی------

جبکہ خیام بے اختیار عنازیہ کی طرف مڑا تھا ---

اس کی حیران آنکھوں کو اسنے لب بھینچے دیکھا تھا ---



انتسال نے دروازہ کھولا ---

تو سامنے تاشفین ارحم کو دیکھ کے حیران رہ گئی---

"آپ ؟؟"

وہ ہلکا سا مسکرائے تھے ---

"آئیے پلیز"

انتسال نے انھیں راستہ دیا تھا اندر آنے کے لئے ---

وہ جھجھکتے ہوئے اندر آئے تھے ---

" بیٹھئے "

اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا ---

تاشفین وہیں جا کے بیٹھ گئے تھے----

انتسال بھی وہیں دوسرے صوفے پہ بیٹھ چکی تھی ---

کن اکھیوں سے وہ تاشفین کو دیکھنے لگی ---

جو پر سوچ نظروں سے سامنے دیکھ رہے تھے ---

انتسال کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کچھ --

گلا کھنکھار کے انھیں اپنی طرف متوجہ کیا تھا --

وہ چونک کے اسے دیکھنے لگے ---

"کیسی ہو انتسال ؟ "

"میں ٹھیک ہوں --- آپ کیسے ہیں ؟ "

وہ دھیمے سے مسکرائے تھے --

" میں بھی ٹھیک ہوں --- کیا ہو رہا ؟ جاب کیسی جا رہی آپ کی ؟ "

وہ دھیمے لہجے میں پوچھ رہے تھے --

" اچھی جا رہی ہے "

تاشفین سر اثبات میں ہلانے لگے ---

"جاسم کیسا ہے ؟ "

" ٹھیک ہے "

اس نے دھیرے سے بتایا ---

"آپ بھی حیران ہو رہی ہوگی کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں "

انتسال انھیں دیکھ کے رہ گئی --

" ن--- نہیں تو ---- "

"حدید کیسا ہے ؟؟ "

انھوں نے دھیرے سے پوچھا --- -

" ٹھیک ہے وہ بھی --- اپنے روم میں ---- "

"…. ابی میری فائل کدھر رکھی ہے-- میں کب سے "

کمرے سے باہر نکلتے حدید امتسال سے کہہ رہا تھا --

لیکن تاشفین پہ نظر پڑتے ہی وہ وہیں رک گیا --

اور کڑی نظروں سے تاشفین کو گھورنے لگا --

" یہ یہاں کیوں آیا ہے "

اس کا لہجہ سرد تھا --

امتسال نے جلدی سے تاشفین کو دیکھا --

جن کے چہرے پہ سایہ سا گزرا تھا ---- 

" حدید آؤ میں فائل ---- "

امتسال اٹھنے لگی ---

جب حدید نے اسے روک دیا ---

اور تاشفین کو دیکھنے لگا ---

کیوں آئے ہو ؟؟ "

کیا سوچ کے آئے ہو ؟؟

ایک نکاح کے لئے دعوت کیا دے دی --

"راستہ مل گیا یہاں آنے کا ؟

وہ غرا رہا تھا --

تاشفین بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے ---

امتسال حدید کو روکنے آگے بڑھی تھی --

حدید -- "

" یہ ہمارے ----

کیا ہے یہ ہمارے ؟؟ "

" میں اس کو کچھ نہیں مانتا

حدید اس کی بات کاٹ کے تیز لہجے میں بولا ---

کیا دیکھنے آئے ہو اب ؟؟؟ "

کیا لینے آئے ہو ؟؟؟

کیا دیکھنا باقی ہے اب ؟؟

" دفع ہو جا----

امتسال نے اسے تھپڑ مار دیا تھا --

باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے ---

حدید نے بے یقینی سے اپنی بہن کو دیکھا تھا ---

امتسال شرمندہ سی ہو گئی --

کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنا چاہا ---

لیکن وہ ایک تیز اور سرد نظر تاشفین پہ ڈال کے ---

وہاں سے جانے کے لئے مڑا --

امتسال اس کے پیچھے دوڑی تھی --

" حدید--- "

لیکن حدید نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا ----

اور دروازے سے باہر نکل گیا --

امتسال وہیں کھڑی رہ گئی --

" ایم سوری میری وجہ سے یہ سب "

تاشفین کندھے جھکائے اس کے پاس آئے تھے --

امتسال سر جھکائے خاموشی سے کھڑی رہی --

اس کی آنکھیں بھر آئی تھی ---

تاشفین کچھ دیر اس کے جھکے سر کو دیکھتے رہے --

" ہو سکے تو معاف کر دینا مجھے بیٹا --- "

کہہ کے وہ بھی دروازے سے نکل کے چلے گئے۔ --

اب وہاں وہ تھی --

اور دکھوں کا بسیرا تھا ---

وہ وہیں نیچے گر گئ --

اپنے ہاتھ کو بے یقینی سے دیکھتی رہی --

اور پھر پھوٹ پھوٹ کے رو پڑی ---

آج پہلی بار اس نے حدید پہ ہاتھ اٹھایا تھا ----

اسے دکھ ہو رہا تھا ---



عنازیہ ساکت آنکھوں سے اب خیام کو دیکھ رہی تھی ---

دل کی دھڑکن جیسے رک گئی تھی ----

وجود بے جان سا ہو گیا تھا ----

خیام نے اچانک رک کے عنازیہ کو دیکھا تھا ---

اس کی بےیقین آنکھوں میں وہ نفرت دیکھ رہا تھا ---

" عنازیہ "

وہ اس کے پاس آیا تھا ---

" یہ --- یہ جھوٹ بول رہا ہے --- جھوٹا ہے "

جبکہ آبان کہہ رہا تھا --

نہ کر --- میں جھوٹا ہوں --- تو نے ہی تو بتایا تھا کل -- یاد کر ---- یاد آیا ؟؟؟ "

دردناک موت کے گھاٹ اتارا تھا انھیں ----

اس کی چھوٹی بہن کی عزت سے کھیلے تھے تم ---

یاد کر --- اس کے باپ کو ---

اس کی ماں کو اور اس کے بھائی کو مار کے --

ان کی آنکھوں کے سامنے تو نے اسکی چھوٹی بہن کو --

" اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا ---- یاد کر -----

آبان کہہ رہا تھا

اور عنازیہ کے کان سن ہو چکے تھے ----

" یہ جھوٹ بول رہا ہے --- اس کی مت سنو "

خیام گڑبڑا گیا تھا ---

اور عنازیہ رشتوں کے اس نئے پہلو کو دیکھ کے حیران تھی --

ساکت تھی ---

منجمد تھی ---

وہ سوالیہ نظروں سے خیام کو دیکھ رہی تھی ---

" شیم آن یو خیام ----- "

آبان سکندر پھر سے بولا تھا ---

"کیوں --- کیوں خیام ؟؟ "

خیام نے بے بسی سے اسے دیکھا ---

ان سب کا قصور ہی بتا دو ؟؟؟ "

میں ان کے قاتلوں کو ڈھونڈتی رہی اور میرے اپنوں کا قاتل میرے سامنے ہی تھا --

"کوئی اور نہیں- --- میرا اپنا دوست خیام ---

وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

"کیسے ری ایکٹ کروں --- ایم شاکڈ ----- میں --- میں تو"

اس نے اپنے آنسو بے دردی سے صاف کیے تھے ---

ایک تھپڑ اس کے منہ پہ مارا تھا --

"کیوں کیا تم نے ؟؟؟"

اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑی تھی --

میرے اپنوں کو کیوں مارا خیام ---- کیا قصور تھا ان کا ؟؟؟ اور اور میری چھوٹی سی " بہن --- اس کے ساتھ حیوانیت کرتے تمہارے ضمیر نے تمہیں ملامت نہیں کیا ؟؟؟ " تمہیں دردناک موت دوں گی میں خیام انوار ---- پوری دنیا کے سامنے ---- تمہیں

" بس "

اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے ---

اسے دیوار سے پن کر دیا تھا اس نے ---

اور اپنی وحشت زدہ آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

چپ کرو --- بہت بولتی ہو---- ہاں کیا میں نے وہ سب --- "

تمہارے باپ کو قتل کیا میں نے ---

تمہاری ماں تڑپ کے آئی تھی --- اسے بھی مار دیا میں نے ---

اور پھر تمہارا بھائی آیا تھا

مجھ مارنے ---

اسے بھی مار دیا ---

تمہاری وہ چھوٹی سی بہن ---

شیطان سوار تھا مجھ پہ ---

تب سوچا موت سے بھی بڑی سزا ہونی چاہیئے ان تینوں کے لئے ---

تو تمہاری چھوٹی سی بہن کو ---

" ان کی آنکھوں کے سامنے ---

عنازیہ سے اور سنا نہیں گیا ----

اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی ---

جبکہ خیام نے اس کا منہ دبوچ لیا ---

نا نا --- عنازیہ خان ابھی کہاں --- نفرت کرتا ہوں ان سب سے میں --- آج بھی "

"کرتا ہوں ----- تمہیں میں اس نفرت کی بھینٹ نہ چڑھا سکا ----- جانتی ہو کیوں ؟

وہ اس کی نفرت بھری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ---

کیونکہ تمہیں اذیت میں دیکھ کے سکون ملتا تھا مجھے --- "

ارے وہ محبت والے ایموشنل سینز --- وہ تو سب بہانہ تھا ---

سب کو یہ دکھانا تھا کہ میں معصوم سا خیام ---

عنازیہ کی محبت میں پاگل ہو رہا ہوں ---

خاموش محبت میں مبتلا ہوں ---

ہمدردی بھی سمیٹنی تھی ناں سب کی ---

عالیار خان کی عزت بھی نیلام کرنی تھی ---

بٹ ---

ہر بار تم اسے بچا لیتی ---

سب کو ---

ایون اس ذلیل آبان کو بھی یہ باور کرایا کہ میں تو دل و جان سے تم پہ فدا ہوں ----

جانتی ہو کیوں ؟؟؟

چلو چھوڑو جان کے کیا کرو گی ؟؟

ویسے اب تمہیں کون بچائے گا مجھ سے --- ؟؟؟

" عالیار خان ؟؟؟

وہ ہنسنے لگا ---

ہاسٹل کی ہر لڑکی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا میں نے --- "

جو جو بھی میرے ہاتھ لگی تھی ---

ان کی ویڈیوز بنائی --

انھیں ننگا کیا ---

انھیں موت کے گھاٹ اتارا ---

آہ عنازیہ آہ --

سرور سا ملتا تھا ---

جب جب میں کرتا یہ ---

لیکن تم --- تم نے انھیں سیکیورٹی دی ---- تب سے --- تبھی سے عنازیہ تمہیں سزا دینے کی آگ میں جل رہا ہوں میں --- "

عنازیہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی --

اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی ---

عنازیہ نے ایک نظر آبان سکندر پہ ڈالی تھی --

جس کی نگاہیں سرد تھی --

اور پھر پلٹ کے خیام کو دیکھنے لگی --

تمہارے ساتھ اب میں سب کروں گا --- "

وہ سب ---

جو تمہارے غرور کو پاش پاش کردیں --

اور پھر تمہاری ویڈیو اسی نیوز چینل پہ دوں گا --

جہاں تم اور میں جاب کرتے ہیں ---

یہاں تم زندہ لاش بنو گی ---

میری خواہش بھی پوری ہو جائے گی ---

وہاں عالیار خان برباد ہو جائے گا --

بدلے کا بدلہ --

" مزے کا مزہ

خیام سفاکیت سے کہہ رہا تھا ---

" دور ہٹو مجھ سے ذلیل انسان ---- "

وہ اپنا زور لگا کے چلائی تھی ---

" بکواس بند کرو "

وہ اس سے بھی زور سے چلایا تھا --

ساتھ ہی کندھے سے اس کی شرٹ پھاڑی تھی---

عنازیہ کی آنکھوں میں خوف دیکھ کے خیام گہرا مسکرایا تھا ---

عنازیہ نے ایک آس بھری نظر سے آبان کی طرف دیکھا تھا --

اور وہی لمحہ تھا ---

جب آبان سکندر کو لگا ---

وہ اس کی وہی عین ہے ---

وہ آس بھری بھیگی آنکھیں-----

جیسے عنازیہ کو یقین ہے کہ آج بھی وہ اسے بچا لے گا ---

اور اس نے آس ٹوٹنے نہیں دی تھی --

وہ اس کے قریب آیا تھا ---

خیام جو اس کی شرٹ دوسرے کندھے سے بھی پھاڑنے لگا تھا --

آبان نے اسے دبوچ کے اسے عنازیہ سے دور پھینکا تھا --

" چھوڑو اسے "

خیام لڑکھڑاتا کھڑا ہو گیا تھا ---

آبان سکندر عنازیہ کے سامنے کھڑا تھا ---

اور سرد آنکھوں سے خیام کو دیکھ رہا تھا ---

" ارے تیرا بھی دل آگیا ہے اس پہ -- چل بھائی کے بعد تیری باری -- تجھے بھی موقع ملے گا "

عنازیہ بے جان وجود کو سنبھالے کھڑی تھی آبان کے پیچھے ---

دیوار سے لگی----

بے یقین آنکھیں ---

"بکواس بند کر اپنی "

آبان دھاڑا تھا ----

" ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ہلے تو تیرا قتل میں خود کروں گا "

جبکہ خیام قہقہہ لگانے لگا --

دیکھ آبان --- "

دونوں انجوائے کرتے ہیں ناں ---

مزے لوٹنے کا تو یہی موقع ہیں --

" تم -- میں -- اور یہ ذلیل عورت -----

خیام کے چہرے پہ خباثت تھی --

عنازیہ نے بےاختیار آبان کی شرٹ پیچھے سے مٹھی میں بھینچی تھی ----

" میرے ہاتھوں قتل ہونے سے بہتر ہے تو چلا جا ادھر سے --- "

آبان دھاڑا تھا --

"مجھے مارے گا --- تو مجھے مارے گا -- "

پھر رک کے خونخوار نظروں سے آبان کو دیکھنے لگا تھا

سامنے سے ہٹ آبان ---- میرے اور اس کے بیچ تو مت آ --- دیکھ تجھے بھی موقع "
" دوں گا --- لیکن پہلا چانس میرا ہے

" جا یہاں سے خیام --- چلا جا --- اپنے ہاتھ تیرے خون سے نہیں رنگنا چاہتا میں "

آبان یونہی کھڑا چلایا تھا ----

"آبان دیکھ -- سامنے سے ہٹ جا"

" خیام دفعہ ہو ادھر سے ----- "

لیکن آبان کی بات نظرانداز کرتے وہ اس کی طرف لپکا تھا ----

آبان نے ریوالور نکال کے اس پہ گولیاں چلائی تھی ---

وہ جانتا تھا اگر وہ اس سے لڑنے بھی لگ جائے ---

وہ پھر سے عنازیہ کو چھونے کی کوشش کرے گا ---

اور اچانک سے کچھ تو ہوا تھا ----

جو وہ نہیں چاہتا تھا کہ چھونا تو کیا ---

اس کی بری نظر بھی عنازیہ پہ پڑے ---- -

خیام کے سینے میں وہ تین گولیاں اتار چکا تھا ---

وہ وہیں خون سے لت پت گرتا گیا ------

وہ عنازیہ کی طرف مڑا تھا ---

جو اپنی پھٹی شرٹ سے ---

اپنے جسم کو چھپائے کھڑی تھی ---

آبان نے نظریں چرائی تھی ----

اپنی شرٹ اتار کے اسے پہنانے لگا ----

اور وہ کانپی تھی ---

" م--- میں نے کچھ نہیں کیا --- مجھے بچا لو آحان ----- م--- مجھے "

" ہئی ریلیکس ۔۔۔۔۔ عنازیہ ریلیکس ۔۔۔۔۔ "

آبان نے اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنایا ۔۔۔۔

" میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا ۔۔۔ ہششش ریلیکس "

" وہ ۔۔۔ وہ "

عنازیہ شاکڈ میں تھی ۔۔۔۔

" وہ دیکھو ۔۔۔ کچھ نہیں کر سکتا وہ ۔۔۔ "

عنازیہ نے خون سے لت پت خیام کی باڈی کو دیکھا ۔۔۔۔

اور پھر اچانک ہذیانی انداز میں چلانے لگی ۔۔۔۔

" میرے اپنوں کا قاتل ہیں ۔۔۔ "

وہ رو رہی تھی چلا رہی تھی ۔۔

اس نے مارا سب کو ۔۔۔ "

" میرے اپنوں کا مارا اسنے --

وہ رو رہی تھی --

چیخ رہی تھی --

خیام کی سانسیں اب بھی چل رہی تھی ---

وہ نیم جان سا سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا ---

وہیں گرا تڑپ رہا تھا ---

آبان نے لب بھینچ لیے ---

ریوالور اس کے ہاتھ میں دیا تھا ---

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے ---

آبان نے اس کے دونوں ہاتھ ریوالور پہ رکھے ---

اور اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں پہ دباو ڈالا ---

تاکہ اس کے ہاتھوں کی لرزش کو کم کر سکے ----

وہ ابھی بھی زندہ ہے عنازیہ --- ختم کردو اس کی سانسیں --- "

"لے لو بدلہ اپنوں کا

وہ اس کی پشت پہ کھڑا سرگوشی میں کہہ رہا تھا ---

اور ساتھ ہی ٹریگر پہ --

عنازیہ کی انگلیوں پہ اپنی انگلیاں رکھ کے --

دباؤ بڑھایا ----

عنازیہ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی ----

اور آگے پیچھے گولیاں چل گئی تھی ----

اس کے نیم جان وجود نے ایک دو جھٹکے لیے --

اور پھر ساکت ہو گیا ---

جبکہ عنازیہ وہیں گر گئی تھی ----

رو رہی تھی ---

چلا رہی تھی ----

سسک رہی تھی ---

وہ اپنے فیملی کے قاتل تک پہنچ چکی تھی ---

ان معصوم لڑکیوں کو اذیت دینے والے تک پہنچ چکی تھی ----

وہ مر چکا تھا --

لیکن پھر بھی درد تھا ----

تکلیف تھی --

اذیت تھی ---

جسے وہ دوست سمجھی تھی --

اس کی عزت کا لٹیرا بننے نکلا تھا --

اس کی بہن کی عزت کا لٹیرا بنا تھا وہ --

اس گرلز ہاسٹل کی معصوم لڑکیوں کا لٹیرا --

اتنا گندہ تھا وہ --

اس کے ماں باپ بھائی کا قاتل بنا تھا وہ ---

آبان اسے دیکھ رہا تھا ---

وہ اسے باہوں میں بھر کے --

اس کے درد چننا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا ---

کہ وہ اس قابل نہیں ----

کہ وہ عنازیہ کے بکھرے وجود کو سمیٹ سکے -----

میں کتنی بدنصیب ہوں --- "

" مما --- بابا --- میں کتنی بدنصیب ہوں

اس کے آنسو آبان کو اپنے دل پہ گرتے محسوس ہو رہے تھے --

اچانک سے کیا ہوا تھا ---

سب کدورتیں مٹ گئی تھی --

سب غصہ ---

وہ پہلے والا آحان بننے چلا تھا --

آحان خان---

عنازیہ خان پہ جان چھڑکنے والا آحان خان ---

اسے اپنی منزل بنانے والا آحان خان --

عنازیہ کو اپنی زندگی بنانا چاہتا تھا --

وہی آحان ---

لیکن ---

اب تو کچھ بھی ممکن نہیں تھا --

وہ عنازیہ کے قابل تھا ہی کب ----

وہ وہیں ڈھے گیا تھا -----

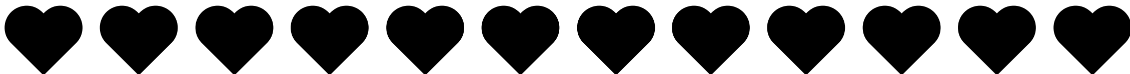
عنازیہ کے سسکتے وجود کو دیکھ رہا تھا ---

اور وہ خود بلکل ساکت ---

بلکل سرد ---

نڈھال سا ---

!!! بلینک مائنڈ



خیام کی باڈی ملی ہے ---"

"اس کے سینے میں کسی نے چھ کی چھ گولیاں اتار کے مارا ہے

اشعر نے جیسے دھماکہ کیا تھا امتسال پہ --

"وہاٹ ؟؟"

امتسال حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی --

"کہاں ؟؟؟"

شہر سے کچھ فاصلے پہ --

سڑک کے کنارے ---

اور

" ساتھ میں یہ ملا ہے --

اس نے ایک پیپر امتسال کی طرف بڑھایا تھا ---

وہ اچھنبے سے دیکھنے لگی --

"گرلز ہاسٹل کی لڑکیوں کی عزت پامال کرنے والے کا عبرتناک انجام ---- "

امتسال حیرت سے گنگ رہ گئی تھی --

"یہ --- یہ "

وہ صدمے سے کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی --

اسے یاد آیا --

کس طرح سے گرلز ہاسٹل کے ہر میٹر میں وہ زچ ہوتا تھا --

عنازیہ کو منع کرتا ٹانگ اڑانے سے --

اور

جب --- جب عنازیہ نے انھیں بچایا تھا تو خیام جن نظروں سے عنازیہ کو دیکھ رہا تھا --

امتسال کو لگا تھا تب کہ شاید عالیار کی وجہ سے ہے --

کیونکہ وہ عنازیہ کو پسند کرتا ہے --

اور

جب وہ ایک شام کو اس عمارت سے باہر نکل رہی تھی --

جہاں عنازیہ نے گرلز ہاسٹل کی لڑکیوں کو پناہ دی تھی ---

تب وہاں خیام تھا ---

جو سرد نگاہوں سے اس عمارت کو دیکھ رہا تھا ---

لیکن اب اسے سب یاد آ رہا تھا --

"امتسال ؟؟ "

اشعر نے اسے آواز دی تھی --

امتسال چونکی تھی --

کیا ہوا ؟" ۔ "

۔ خیام اتنا ذلیل انسان تھا ۔۔"

" یقین نہیں ہو رہا

اشعر نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا ۔۔۔

اور جس حالت میں ملی ہے ۔۔ "

" مت پوچھوں ۔۔

" عنازیہ کا کچھ پتہ چلا ؟؟؟ "

امتسال پریشان سی پوچھ رہی تھی ۔۔۔

اشعر نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔

امتسال نے اپنے لب کاٹے تھے ۔۔۔

"نیوز کب دیں ؟؟ "

اشعر پوچھ رہا تھا --

امتسال پر سوچ نظروں سے اس پیپر کو دیکھ رہی تھی --

"آج شام --- "

اور اگر نیوز ہی غلط ہوئی -- "

"کوئی الزام ہوا تو ؟؟

اشعر اپنا خدشہ ظاہر کر رہا تھا --

" نہیں ہے الزام "

اسے وہ لڑکی یاد آئی تھی --

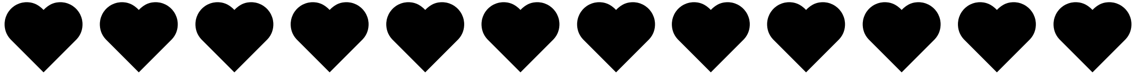
جو کہہ رہی تھی اس نے اس شخص کو دیکھا ہوا ہے --

جو ان کے ساتھ یہ گھناؤنا کام کرتا ہے ---

"تو آبان سکندر کون ہے ؟؟ "

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی --

"اور عنازیہ کسکے پاس ہے ؟؟؟ "



" کچھ پتہ چلا عنازیہ کا ؟؟؟ "

رواحہ ارحان کو دیکھتے ہی پوچھنے لگی --

اس نے سر نفی میں ہلایا تھا --

نہیں -- "

" بٹ ویری سون ہم پہنچ جائیں گے

رواحہ پریشان سی وہیں بیٹھ گئی --

شمائم تو رو رہی تھی --

عنزا بھابی --- "

"کہاں ہونگی -- کس حال میں ہونگی

رواحہ نے اسے گلے لگایا ---

" بس میری جان --- "

"عالیار کہاں ہے ؟؟ "

ارحان کے پوچھنے پہ رواحہ نے نفی میں سر ہلایا تھا ---

" رات سے گھر نہیں۔ آئے عالیار بھائی "

ارحان نے ایک ٹھنڈی سانس بھری --

اور باہر کی طرف چل دیا ---

اسے یقین تھا وہ اس وقت کہاں ہوگا ---

اور اس کے اندازے کے مطابق عالیار ---

اسے بار میں ہی مل گیا تھا --

جو ایک کونے میں بیٹھا ---

ٹیبل پہ سر رکھے اپنی ہی سوچوں میں گم تھا ---

وہ وہیں اس کے پاس آ کے بیٹھ گیا --

" عالیار --- "

" بھائی --- "

عالیار سر اٹھا کے اسے دیکھنے لگا --

اپنے بھائی کی حالت دیکھ کے اس کا دل پہ کٹ کے رہ گیا ---

بھائی --- "

"عنزا کہاں ہے ؟؟

ارحان نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا ---

" مل جائے گی --- "

"کب ؟ "

وہ ارحان کے ہاتھ جھٹک کے پھر سے حرام مشروب پینے لگا ---

عالیار کیا کر رہے ہو --- "

" چھوڑو اسے

جبکہ وہ آنسو بھری آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگا --

اور کر بھی کیا سکتا ہوں --- "

ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہوں ---

میری --- میری بیوی گم ہو گئی ہے

اور میں کچھ نہیں کر پا رہا --

" اس سے بڑی بدنصیبی اور کیا ہوگی میری

وہ بھرائی آواز میں کہتا ---

پھر سے پینے لگا ---

ارحان نے لب بھینچ لیے تھے ---

سچ ہی تو تھا ---

کوئی کچھ نہیں کر پا رہا تھا --

کوئی اسے ڈھونڈ نہیں پا رہا تھا --

کوئی کلیو بھی نہیں مل رہا تھا ---

عنزا --- "

یاد آ رہی ہو یار --

کہاں ہو تم --

آ جاؤ پلیز ---

دیکھو رو رہا ہوں یار --

" پلیز آجاؤ پلیز عنزا

وہ یونہی ٹیبل پہ سر رکھے ---

روتے ہوئے بھاری آواز میں بڑبڑا رہا تھا ---

جب ارحان علی خان کے موبائل پہ کال آئی تھی ---

" ہیلو --- "

عالیار کو دیکھتا وہ موبائل کان سے لگا چکا تھا ---

لیکن دوسری طرف کی بات سن کے وہ حیرت سے عاکیارکو چہرے کو دیکھنے لگا --

" وہاٹ ----- "

وہ تقریباً چلایا تھا ---



" تو ان سب کے پیچھے خیام تھا --- "

عالیار چلایا تھا ---

میں کیوں نہ پہچان پایا اسے --- "

" کیوں نہ بچا پایا عنزا کو ---

وہ پاگل ہو رہا تھا --

ارحان علی خان کے لئے اسے سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا ---

تو --- تو "

عنزا کہاں ہے ؟؟

ما۔۔۔ مار دیا اس نے عنزا کو ۔۔

مار دیا ۔۔۔۔۔۔

عنزا نہی۔ ۔۔۔

" نہیں ۔۔۔۔ نہیں عنزا نہیں مر سکتی

وہ خود ہی بولے جا رہا تھا ۔۔

ارحان نے اسے کندھوں سے تھام لیا ۔۔

" عالیار کالم ڈاؤن ۔۔۔۔ "

کیسے کالم ڈاؤن بھائی ۔۔ "

کیسے ؟؟؟

میری بیوی کو مار دیا ۔۔۔

اس سے پوچھو --

پوچھو اس سے میری بیوی کو کہاں پھینکا ہے ---

" رمشا کو کہاں پھینکا ہے

وہ وہیں نیچے بیٹھتا چلا گیا --

رونے میں شدت آگئی تھی --

ابھی تو ملی تھی اسے عنزا --

ابھی تو مکمل ہوئے تھے دونوں --

پھر یہ سب کیسے ---

کیوں --- کیوں ؟؟؟ "

عنزا ---

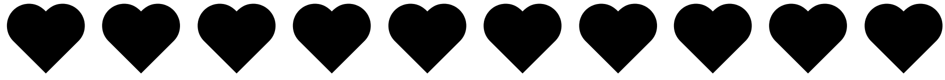
عنزا ابھی تو میں نے مکمل تمہیں۔ محسوس بھی نہیں کیا تھا ---

کہاں چلی گئی تم ---

" عنزا --- کہاں ڈھونڈوں تمہیں ---

وہ ٹوٹے لہجے میں کہہ رہا تھا ---

ارحان علی خان وہیں کھڑا اپنے بھائی کو ٹوٹتا بکھرتا دیکھ رہا تھا ---



وہ لڑکی ارمش تھی --

وہ خیام کو پہچان گئی تھی --

اس کی آنکھوں میں وحشت تھی --

ڈر تھا --

خوف --

وہ نفرت سے اس تصویر کو دیکھ رہی تھی ---

بہت ذلیل ہے یہ --- "

بہت گندے کام کرواتا تھا یہ ہم سے ---

اس کے لئے موت سے بھی بدتر سزا ہونی چاہیئے تھی ---

" موت سے بھی بدتر

وہ نفرت سے پھنکاری تھی --

اس کی آواز کانپ رہی تھی ---

انتسال نے دکھ سے اسے دیکھا تھا ---

اور باقی سب لڑکیوں کو --

جن کے چہروں پہ خوف و ہراس تھا ----

"آبان سکندر کون ہے ؟؟ "

ارمش اسے دیکھتی رہی --

اسے ہم نے کبھی نہیں۔ دیکھا -- "

بس نام ہی سنتے رہتے تھے --

یہ بھی ماسک پہن کے آتا تھا ہمارے پاس --

لیکن ایک رات وہ میرے پاس آیا تھا --

میرے وجود کے دھجیاں اڑانے ---

بہت تکلیف دی تھی اس نے مجھے -- -

میں درد سے چلاتی رہی ---

روتی رہی --

چیختی رہی ---

" لیکن اس پہ اثر نہیں ہو رہا تھا --

امتسال نے جھرجھری لی تھی- -

اتنا سفاک انسان --

اتنی سفاکیت --

وہ کانپ ہی گئی تھی ---

نوچتا تھا وہ --- "

انسان کے روپ میں شیطان تھا وہ --

" درندہ ---

امتسال نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا ---

" اللہ کرے ہماری عنازیہ آپی بھی جلدی سے مل جائے --- "

وہ اس کے گلے لگتی بولی --

"آمین۔ "

امتسال نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا تھا ---

عنازیہ نے ان سب لڑکیوں کو بچایا تھا ---

اور وہ درندہ بھی اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا ---

لیکن خود عنازیہ کہاں تھی --

معلوم نہیں تھا یہ کسی کو ---



عنازیہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی --

جب آحان کافی کے دو کپس لے کے آیا تھا --

ایک عنازیہ کو دے کے خود بھی وہیں فاصلے پہ بیٹھ گیا---

باہر شدت کی بارش ہو رہی تھی --

آئان نے کھڑکی کے اس پار دیکھا تھا برستی پھوار کو --

پھر نظریں عنازیہ کے چہرے پہ رک گئی تھی ---

وہ کچھ سوچ رہی تھی ---

آحان اسے دیکھے گیا ---

عنازیہ کو اپنے چہرے پہ اس کے نظروں کی تپش محسوس ہوئی ---

تو چونک کے اسے دیکھنے لگی --

وہ جلدی سے نظریں چرا گیا تھا ---

"کیوں چنا یہ راستہ آحان ؟ "

آبان نے اسے نظر بھر کے دیکھا --

چہرے پہ کرب تھا ---

بہت تلخ یادیں ہیں --- "

جتنا کریدوں ---

" اتنی ہی تکلیف سے گزروں گا

عنازیہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی ---

تم جرنلسٹ بن جاتے آحان -- "

بھلے مجھ سے دور چلے جاتے --

میری طرف پلٹ کے نہ آتے ---

مجھ سے نفرت کرتے ---

" لیکن یہ گناہ کی زندگی تو نہ گزارتے

اسکی آواز بھرا گئی تھی --

موت کو گلے لگانا آسان نہیں تھا ناں --- "

تم تو جا چکی تھی --

اپنے کسی ریچ --- ہینڈسم --- ویل ایجوکیٹیڈ کزن کے پاس

سوچا گناہوں میں پڑ جاؤں --

" موت آسان ہو جائے گی

ایسا کہتے ہوئے آبان کی آنکھیں جلنے لگی تھی ---

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

کون کزن آحان ؟؟؟ "

میں تو تمہیں ڈھونڈ رہی تھی ---

ہر جگہ -- ہر طرف --

تم کہیں نہیں ملے مجھے ---

اور پھر مجھے آذر نے ایک دن بتایا کہ تم ---

" تم ----

اس نے اپنے آنسو پیے ---

تم مر چکے ہو آحان --- "

" تمہارے پلین کا کریش ہو گیا ہے

آحان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ---

"آذر ؟؟؟ "

" ہاں "

عنازیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

" تو مطلب ہم ٹریپ ہو چکے تھے "

آحان نے اپنا سینہ مسلتے ہوئے کہا تھا ---

آنکھوں میں جلن تھی --

سینے میں جیسے کچھ جل رہا تھا ----

عنازیہ کی سوالیہ نظریں اس پہ تھی ---

ہمیں الگ کرنے کے لئے --- "

پلان بنایا گیا --

" ٹریپ ہو گئے ہم اپنی ہی بے وقوفی میں

اس نے زخمی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے کہا تھا ---

عنازیہ کی آنکھیں حیرت سے بھر گئی تھی ---

"آذر نے ہی کہا تھا کہ تم اپنے کسی کزن سے "

اس سے آگے آحان سے کچھ بولا نہ گیا ---

عنازیہ کی نظریں آحان پہ تھی ---

بربادی کا ماتم کرتی آنکھیں ---

کیوں ؟؟؟ یہ سب کیوں ؟؟؟ "

میں سمجھتی رہی سب تک کہ تم --- تم زندہ ہی نہیں ہو ---

اس دن ماسک کے پیچھے سے تمہاری آنکھوں کو دیکھ کے ایسا لگا تھا کہ یہ آنکھیں تو آحان کی ہیں --"

وہ اس کی آنکھوں کو غائب دماغی سے دیکھ رہی تھی --

"یاد آتا تھا کبھی ؟؟ "

وہ بے اختیار پوچھنے لگا ---

عنازیہ نے سر جھکا کے --

اپنی گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی ---

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

بہت یاد آتے تھے -- "

بے حد ---

تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی میں نے --

اتنا کہ میں خود کو بھی بھول گئی تھی ---

مجھے تمہیں ڈھونڈنا تھا کسی بھی طرح سے---

" لیکن پھر پتہ چلا تم مر چکے ہو

اس نے نظریں اٹھا کے آبان کو دیکھا --

اس کے چہرے پہ کرب پھیلا ہوا تھا --

عنازیہ کی آنکھیں بھیگی تھی ---

پھر عالیار آیا میری زندگی میں --- "

اور وہ میرے ہر دکھ کا ازالہ بنا ---

تمہاری یادوں نے جو زخم دیے تھے --

وہ مرہم بن کے آیا تھا ان زخموں پہ --

وہ جانتا تھا کہ میں تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں ---

لیکن وہ پھر بھی ساتھ دیتا رہا --

یہاں تک کہ میں تھک گئی ---

" لیکن وہ میرے ساتھ رہا ہمیشہ---

اس کے چہرے پہ نرم مسکراہٹ تھی عالیار کے ذکر پہ --

"بہت چاہتی ہو عالیار کو ؟ "

آس بھری نظروں سے وہ عنازیہ کو دیکھ رہا تھا ---

عنازیہ نے نظریں جھکا دی --

اور سر اثبات میں ہلایا تھا ---

چھن سے سب ٹوٹا اس کے اندر ----

اسے لگا جیسے وہ بے جان وجود کے ساتھ اس کے سامنے بیٹھا ہے ---- 

مشکل ہوتا ہے ناں --

اپنی محبت کو کھونا ---

جس سے آپ محبت کرے وہ کسی اور سے محبت کرتا ہو ---

بے حد تکلیف دہ ہوتا ہے ---

"تم نے شادی نہیں کی ؟ "

وہ اچانک سے پوچھنے لگی --

وہ نفی میں سر ہلانے لگا --

"کیوں ؟ "

آبان نے اس کے سوالیہ نظروں میں دیکھا ---

تمہاری محبت نے -- "

"مجھے کسی اور کا ہونے ہی نہیں دیا

عجیب جتاتا ہوا سا انداز تھا --

عنازیہ نظریں چرا گئی ---

اب ان کے بیچ خاموشی چھا گئی تھی ----

عجیب معنی خیز سی خاموشی ----

کمرے میں عجیب سوگواریت تھی ---

عنازیہ کی نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں۔ ہو رہی تھی --

اور

آبان اس پر سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا ---

دل کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی --

جیسے پھٹنے کو ہو دل --

جیسے دماغ کی شریانیں سکڑ رہے ہو ---

اس نے ہچکی لی تھی ---

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

وہ گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے رو رہا تھا --

"آحان "

اسکے رونے میں اب کے شدت آئی تھی ----

درد تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا --

"آحان "

وہ اس کے قریب ہوئی تھی ---

کیوں عین --- ؟؟؟ "

میں ہی کیوں ؟؟؟

ہم ہی کیوں ؟؟؟؟

میری محبت سچی تھی --

تمہارے لئے فیلنگز میں کوئی کھوٹ نہیں تھا --

"پھر کیوں ؟

وہ روتے ہوئے اسے دیکھنے لگا --

مجھے بھی بھول گئی تم --- "

سب بھول گئی تم --

کسی اور کی قربت میں سب بھول گئی تم ---

محبت بھول گئی ---

اتنی جلدی بھول گئی سب ؟؟؟

اتنا ان امپورٹنٹ تھا میں عین ---

اتنا عام سا شخص تھا میں --

کہ سب بھول گئی تم۔ ---

" اتنی جلدی

وہ رو رہا تھا --

شکایت کر رہا تھا ---

آنکھوں میں شکایت تھی --

لہجے میں شکوے تھے ---

میں گنہگار بن گیا -- "

سمگلر بن گیا --

ڈرگ ڈیلر بن گیا --

ڈرگز بیچتا ہوں ---

قتل بھی کیے ہیں ---

لوگوں سے اس کی سانسیں بھی چھینی ہے ---

تمہاری یاد حد بڑھتی ---

تو ڈرگز پیتا --

نشہ کرتا --

لڑکیوں کے ساتھ اپنی راتیں گزارتا -- -

تمہاری یادوں کو نوچنے کے لئے --

اور تم عین ؟؟؟

تم محبت کر بیٹھی کسی اور سے --

" اس کی قربت میں مجھے بھول گئی --

عنازیہ لب بھینچے اسے دیکھ رہی تھی --

" عالیار خان میرا شوہر ہے آحان "

"آہ ------ "

وہ ٹھنڈی سانس بھر کے اٹھا تھا --

کمرے میں ٹہلنے لگا ---

عجیب بے چینی تھی اس کے اندر ---

عنازیہ اسے دیکھ رہی تھی ----

وہ رک کے عنازیہ کو دیکھنے لگا --

اس نے گھبرا کے نظریں جھکا دی --

اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی ---

" اٹھو "

اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تھی --

عنازیہ اسے دیکھنے لگی --

" اٹھو ۔ "

وہ دھاڑا تھا --- ۔

عنازیہ بوکھلا کے کھڑی ہو گئی تھی --

اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا تھا --

منجمد کردینے والی سرد آنکھیں ---

آ--- آحان ک-- کیا ہوا "۔ "

آحان اس کے قریب آنے لگا --

عنازیہ بوکھلا کے پیچھے جانے لگی تھی --

یہاں تک کہ وہ دیوار سے لگ گئی ---

آبان دیوار پہ ہاتھ رکھ کے اسے دیکھنے لگا ---

عنازیہ کو اسکی آنکھوں سے خوف آیا تھا ---

"ڈر لگ رہا ہے مجھ سے ؟ "

اس نے سرگوشی میں پوچھا تھا --

"آ---- آحان پلیز --- "

وہ ممنائی تھی ---

"ڈر لگ رہا ہے مجھ سے ؟ "

وہ دھاڑا تھا -- -

عنازیہ نے آنکھیں ہی بند کر لیں ----

" ہاں --- "

آہستہ سے آواز میں کہا تھا --

کیوں ؟؟؟ "

" محبت نہیں کرتی مجھ سے تم ؟؟ کیوں ؟؟

وہ پست آواز میں پوچھ رہا تھا --

لہجہ ٹوٹا ہوا تھا --

آبان نے ہاتھ بڑھا کے --

اسکے چہرے پہ اپنا ہاتھ رکھنا چاہا ---

لیکن عنازیہ رونے لگ گئی --

" پلیز آحان --- مجھے اذیت مت دو پلیز "

آبان نے اس کے گالوں کو چھوا --

نہیں دے رہا اذیت --- "

" اپنی اذیت کم کر رہا ہوں

عنازیہ نے آنکھیں بند کر لی تھی ---

آبان اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھونے لگا --

اس کے لبوں کو چھو کے وہ اس کے گردن پہ ہاتھ پھیر رہا تھا --

عنازیہ کو جھرجھری سی ہوئی تھی اسکے چھونے سے ---

عین -- "

"میرے چھونے سے تمہیں کچھ نہیں ہوتا کیا ؟

"آحان پلیز میں اب کسی کی بیوی ہوں پلیز "

عنازیہ نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا --

عین سکون دے دو مجھے پلیز عین --- "

" اپنے وجود کا سکون

وہ اسے بانہوں میں بھرتا بولا تھا --

عنازیہ نے خود کو چھڑانے کے لئے اسے دھکا دینے کی کوشش کی --

لیکن اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی ---

عنازیہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی ---

پ--- پلیز --- "

" مجھے گنہگار مت کرو پلیز آحان --

اس نے دھیرے سے عنازیہ کو چھوڑ دیا تھا --

اور خود لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل چکا تھا ---

عنازیہ وہیں بیٹھ کے رونے لگی --

زندگی کس موڑ پہ لے آئی تھی اسے --

کس کو اسکے سامنے لا کھڑا کردیا تھا ----

آحان خان --

اس کی پہلی محبت ---

اور عالیار خان --

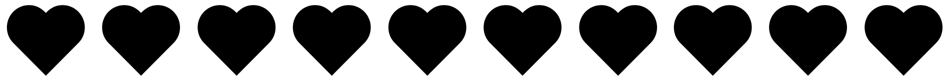
اس کا شوہر ---

" یا اللہ مجھے گناہ جیسے فعل سے بچائیے -- میری مدد فرمائیے "

وہ اللہ سے پناہ مانگ رہی تھی ---

رو رہی تھی ---

اور باہر کھڑا آبان اپنی بےاختیاری پہ خود کو کوس رہا تھا ---



عالیار اپنے کمرے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا --

اس کی ہمت جواب دے چکی تھی --

عنازیہ کہاں ہے ؟؟؟

کس حال میں ہے ؟؟

زندہ ہے بھی کہ نہیں ؟؟

کچھ علم نہیں تھا --

ارحان علی خان اپنے اثر و رسوخ استعمال کر رہا تھا --

لیکن ابھی تک عنازیہ کو ڈھونڈنے میں ناکامی کا ہی سامنا تھا انھیں ---

عنزا کہاں ہو تم -- "

"کہاں ہو

وہ درد سے کراہا تھا ----

ایک آہ سی نکلی تھی اس کے اندر سے ---

ارحان بھی پریشان سا تھا ---

رواحہ اس کے پاس آ کے بیٹھی تھی ---

" ارحان --- "

اس نے دھیرے سے آواز دی تھی --

ارحان نے چونک کے اسے دیکھا تھا --

"ہمم - "

"کوئی کلیو ملا ؟ "

رواحہ کے پوچھنے پہ اسنے نفی میں گردن ہلائی تھی --

وہ بن ماں باپ کی بچی ہے --- "

بہت دکھ اٹھائے ہیں اس نے --

اگر عالیار اسے نہ سنبھالتا تو وہ ٹوٹ کے بکھر چکی ہوتی ---

ابھی تو دونوں خوش تھے ۔۔

" پھر سے ایک ہو گئے تھے ۔۔ اور اچانک سے یہ سب

اس کا لہجہ دکھ سے بھرا ہوا تھا ۔۔۔

" اللہ تعالیٰ کی ذات بہت مہربان ہے ۔۔ انشا اللہ مل جائے گی ہمیں ہماری عنازیہ "

" ان شاءاللہ "

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ۔۔

پھر اسے غور سے دیکھنے لگا

"تم نے کھانا کھایا ؟ "

وہ نظریں جھکا گئی ۔۔

آپ نے بھی تو نہیں کھایا ۔۔ "

" میں کیسے کھا لیتی

ارحان نے اس کا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا ---

ملازم سے کہہ کے کھانا لگواؤ --- "

" ساتھ میں کھاتے ہیں

ارحان کی بات پہ وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھی تھی --

اس کمرے سے باہر نکل گئی --

ارحان ٹھنڈی سانس بھر کے اپنی جگہ سے اٹھا --

اس کا ارادہ عالیار کے کمرے میں جانے کا تھا ---

اسے کھانے کے لئے آمادہ کرنا تھا اس نے --



آبان سکندر کچن میں کھڑا فریج سے حرام مشروب نکال کے پینے کا سوچ رہا تھا ----

عنازیہ نے ناگواری سے اسے ایسا کرتے دیکھا --

وہ جو اس حرام مشروب سے نفرت کرتا تھا --

اب وہ متواتر پیتا تھا ---

سر جھٹک کے وہ اسے دیکھنے لگی --

جو اسے منہ سے لگائے پی رہا تھا --

"آحان "

وہ اس کی آواز پہ چونک کے اسے دیکھنے لگا ---

"آؤ -- "

وہ بوتل پاس رکھ کے وہیں بیٹھ گیا تھا --

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا -- -

مجھے گھر جانا ہے -- "

" عالیار پریشان ہو رہا ہوگا

عنازیہ کی بات پہ ---

آبان کے ہاتھ کی گرفت بوتل پہ سخت ہوئی تھی --

چہرے پہ سختی در آئی تھی ---

لب بھینچ لیے تھے اس نے --

"کتنا ڈھونڈا ہوگا اس نے مجھے --- تم مجھے میرے ---- "

چھن کی آواز آئی تھی --

بوتل اس کے ہاتھ میں ٹوٹ چکی تھی ---

"آحان --- "

اس نے خوفزدہ نظروں سے اس کے زخمی ہاتھ کو دیکھا ---

جہاں سے خون کی پھوار نکلی تھی ---

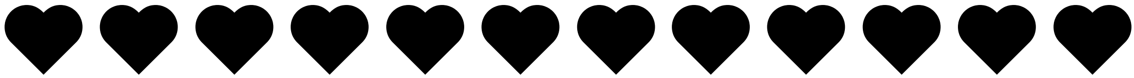
لیکن وہ اپنے زخم کی پرواہ کیے بنا ---

اپنی جگہ سے اٹھا --

کرسی کو لات مارتا --

وہ سرد تاثرات کے ساتھ اس کی طرف بڑھا تھا --

عنازیہ اپنی جگہ ساکت اسے دیکھ رہی تھی ---



مانا بکھرا ہوں میں ابھی

میں نے خواب پروئے تھے ---

تیری سانسوں میں گم ہوں ابھی

میری چاہت ادھوری ہے ----

وہ اچانک دیوار سے لگی تھی --

اور وہ اس پہ جھکا اسے کڑے تیوروں سے دیکھ رہا تھا --

اس کی خوبصورت آنکھیں ---

جو کبھی مسکراتی تھی ---

ابھی وحشت زدہ تھی ---

عنازیہ دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی --

"اس کا خیال ہے تمہیں----- اور میرا ؟؟ "

اس نے کاٹ دار لہجے میں کہا تھا --

بیوی ہوں میں اس کی ---"

"فکر ہے مجھے اس ---

وہ کہہ رہی تھی ---

جب آبان نے اس کا منہ دبوچ لیا --

عنازیہ کی آنکھیں بھیگی تھی --

وہ جو اتنا نرم دل تھا --

کہ اسے دکھ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا --

آج وہ یوں اس سے سرد لہجے میں بات کر رہا تھا ---

آحان --"

"یو آر ہرٹنگ می ---

وہ بھرائی آواز میں بولی تھی ---

اس نے عنازیہ کا چہرہ چھوڑ دیا تھا ---

اس کے خون آلود ہاتھ سے عنازیہ کے چہرے پہ بھی خون کے دھبے لگے تھے --

" ... سوری "

وہ دھیمے لہجے میں کہتا ---

پھر سے فریج کی طرف بڑھا تھا --

اور دوسری بوتل نکال کے --

وہ وہیں کھڑا غٹا غٹ پینے لگا --

عنازیہ اسے بھرائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی----

اس کے ہاتھ سے خون کے قطرے نیچے گر رہے تھے --

لیکن اسے کہاں پرواہ تھی --

"آحان تمہارا ہاتھ --- "

عنازیہ نے کہنے کی کوشش کی --

" ٹھیک ہو جائے گا --- "

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا --

اپنے من پسند نشے سے بھرا سگریٹ اس نے لے کے سلگایا تھا ---

عنازیہ کے پہلو سے ہوتا --

وہ لاونج میں جا کے صوفے پہ بیٹھ گیا ---

اور

آنکھیں موندے وہ اب سگریٹ پی رہا تھا ---

عنازیہ کو اس سے خوف محسوس ہو رہا تھا اب ---

جو محبت شدت کی کرتے ہیں --

وہ نفرت بھی شدت کی کرتے ہیں --

وہ کچھ دیر وہاں کھڑی ---

اس کے خون آلود ہاتھ کو دیکھتی رہی ---

پھر کچن میں جا کے ---

اس نے فرسٹ ایڈ باکس ڈھونڈا ---

وہ لے کے وہ آبان کے پاس آئی تھی --

"آحان --- "

اس نے کوئی جواب نہیں دیا ---

"آحان -- "

شاید سو چکا تھا ---

وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تھی ---

اس نے آہستگی سے ابان کے ہاتھ کو تھاما ----

وہ تھوڑا کسمسایا تھا ---

لیکن نشے میں ہونے کی وجہ سے --

وہ یونہی پڑا رہا ---

عنازیہ نے اس کے ہاتھ کو روئی کے ساتھ صاف کیا --

کئی جگہوں پہ کٹ لگے تھے ---

اس کا دل ہی کٹ گیا اتنے زخم۔دیکھ کے ---

ڈھونڈ کے اس نے مرہم لگائی اس کے ہاتھ پہ ---

اور پھر بینڈج کرنے لگی --

جب آبان کسمسایا تھا --

" عین --- تم عین ہو ناں "

وہ نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ---

مجھے سلا دو -- "

" برسوں کا جاگا ہوں --

وہ ٹوٹے لہجے میں کہہ رہا تھا --

عنازیہ اسے ہی خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی --

وہ عنازیہ کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا --

اپنے بینڈج لگے ہاتھ کو دیکھتا رہا --

عنازیہ سہمی سی بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی ---

" عین ---- عین --- "

اس کی بوجھل آواز ابھری تھی --

"ہ--- ہاں؟؟ "

عنازیہ نے اسے جواب دیا --

" ڈر لگ رہا ہے تمہیں مجھ سے عین ؟؟ "

وہ پھر سے بولا تھا --

عنازیہ خاموش رہی تھی --

" مت ڈرو اپنے آحان سے "

وہ پھر سے بولا تھا ---

میں بہت رویا ہوں عین -- "

" بہت زیادہ رویا ہوں ---

وہ دھیرے دھیرے بتا رہا تھا ---

تم بہت یاد آتی ہو عین -- "

بہت یاد آتی ہو ---

ادھورا ہو گیا ہوں تم بن ---

بہت ادھورا ---

" نیم جان ---

عنازیہ کی آنکھیں بھیگی تھی --

---

" عین --- "

وہ پھر سے بولا تھا --

" ہممم "

وہ اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹتے بولی تھی --

تم رو رہی ہو عین ؟ "

" مت رو تم عین ---

وہ اپنا سینہ مسلنے لگا --

" میرے مرنے پہ رونا بہت سارا "

کہتے کہتے وہ کھانسنے لگا ---

عنازیہ گھبرا کے اسے دیکھنے لگی --

"آحان ---"

میں ٹھیک ہوں ---"

لیکن میری موت پہ رونا پلیز --

کوئی تو ہو میری موت پہ رونے والا ---

"رو گی ناں عین ؟

وہ کہہ رہا تھا --

" سو جاؤ آحان --- میں یہیں ہوں "

اس نے دھیرے سے کہا تھا --

آبان نے اس کا ہاتھ ---

اپنے بالوں میں دے دیا --

عنازیہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی ---

اور وہ آنکھیں موند گیا تھا --

پرسکون سا تھا ---

عنازیہ اسے دیکھ رہی تھی --

اس کے چہرے کی چمک ماند پڑ گئی تھی --

اس کی آنکھوں کے گرد حلقے سے بنے تھے ---

اس کے بال بکھرے سے --

اس کے ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے ---

اس نے آنکھیں پھیر لیں ---

اسے یہاں سے جانا تھا ---

عالیار اسے ڈھونڈ رہا ہوگا --

اس نے سوچا ---

اسے یہاں سے جانا تھا کسی بھی طرح ---

لیکن وہ خوفزدہ تھی آحان سے ---

اس کی نظر سامنے ٹیبل پہ آحان کے موبائل پہ پڑی تھی ---

اس نے چپکے سے ایک نظر آحان کے سوئے وجود پہ ڈالی ---



موبائل ہاتھ سے گر چکا تھا اسکے ----

پھٹی آنکھوں سے وہ اپنے سامنے بیٹھے حدید کو دیکھ رہی تھی ---

حدید کی نظر اپنی بہن کے سفید پڑتے چہرے پہ پڑی ---

تو پریشانی سے اس کے پاس آ کے بیٹھ گیا --

" ابی -- آر یو او کے ؟؟؟ "

وہ پھر بھی سرد نگاہوں میں حیرت لیے اسے دیکھ رہی تھی ---

" ابی کیا ہوا ہے "

" مار دیا تم نے اس شخص کو "

وہ سرد لہجے میں بولی تھی ---

"یہی تربیت کی تھی تمہاری میں نے حدید ؟ "

حدید لب بھینچے اس سے نظریں چرانے لگا ---

, کیوں گئے تھے تم وہاں ؟؟؟

جانتے ہو کیا کر آئے ہو ؟؟

ہاسپٹل میں پڑا ہے وہ شخص --

" موت اور زندگی کے بیچ

حدید نے چونک کے اپنی بہن کو دیکھا --

" ہارٹ اٹیک ہوا ہے انھیں -- "

حدید کا دل کانپا تھا ---

جبکہ امتسال رو رہی تھی ---

اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی --

"کہاں جا رہی ہو ابھی ؟ "

حدید اسے دیکھنے لگا --

امتسال نے ایک تیز نظر اس پہ ڈالی --

ہاسپٹل -- "

" تم بیٹھ کے یہاں اپنی انا کا جشن مناؤ

کہہ کے وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئ ---

حدید کو دکھ ہو رہا تھا اب ---

وہ اس کے بنگلے گیا تھا --

جہاں اس نے تاشفین ارحم کو بہت باتیں سنائی ---

اور اس کے جاتے ہی تاشفین کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا ---

-----

امتسال جب ہاسپٹل پہنچی --

تو وہاں تاشفین کی سیکنڈ وائف نرمین موجود تھی ---

امتسال نے ایک نظر اسے دیکھا --

اور پھر تھوڑا فاصلے پہ --

دیوار سے لگ کے کھڑی ہو گئی تھی --

نرمین جو پریشانی سے ٹہل رہی تھی۔ --

اب رک کے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ---

حورین۔ --

ان کی بیٹی غصے سے امتسال کو دیکھ رہی تھی --

اور کچھ کہنا باقی رہ گیا تھا کیا -- "

" جسے سنانے تم آگئی اس بدتمیز کی بجائے

نرمین نے اسے بازو سے پکڑ کے روکا تھا۔ ---

جبکہ امتسال نے ان سنی کر دی تھی۔ --

وہ سامنے دیوار کو ایسے دیکھ رہی تھی۔

جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو ---

" ممی چھوڑیے مجھے "

حورین جھنجھلائی تھی --

یہ وقت ان باتوں کا نہیں۔ ہے حورین --- "

" جاؤ بنچ پہ جاکے بیٹھ جاؤ

نرمین نے اسے سختی سے کہا تھا --

" لیکن ممی ۔ "

وہ اب بھی غصیلی نظروں سے امتسال کو دیکھ رہی تھی --

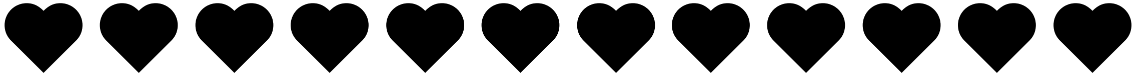
" حورین --- "

نرمین نے اسے تنبیہ کی --

تو وہ منہ بنا کے --- ۔ غصے میں تن فن کرتی اس بنچ پہ جا کے بیٹھ گئی تھی --

نرمین نے ایک نظر امتسال پہ ڈالی ---

اور پھر اپنی جگہ پہ جا کے بیٹھ گئی --



ابان سو رہا تھا ----

عنازیہ کی نظریں اس کے موبائل پہ ہی تھی ---

جو اس نے ٹیبل پہ رکھی تھی ----

وہ آہستہ سے کھسکی تھی ---

اور آبان کا سر اس کی گود سے صوفے پہ رکھا تھا ---

وہ تھوڑا کسمسا کے سوگیا تھا ----

کانپتے دل کے ساتھ ---

وہ آہستگی سے اٹھی اور موبائل کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی ---

اس کی نظریں آبان کے چہرے پہ تھی ---

وہ سو رہا تھا ----

اس نے موبائل اٹھایا ---

اور دھیرے دھیرے چلتی دوسرے کمرے میں گئی تھی ---

اپنی پھولی سانسیں بحال کی --

دل ابھی تک کانپ رہا تھا ---

ہاتھوں کی لرزش واضح تھی ---

وہ جلدی سے عالیار کا نمبر ملانے لگی ---

کان سے لگایا ---

تو رنگ جا رہی تھی ---

"پک اپ دی فون عالیار پلیز"

زیر لب بار بار دہرا رہی تھی ----

" ہیلو --- "

عالیار کی بھاری آواز اس کے کان سے ٹکرائی تھی ---

" ہ---- "

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ---

اس کے منہ پہ بھاری ہاتھ رکھا تھا آبان نے پیچھے سے آ کے ---

ساتھ ہی موبائل اس کے ہاتھ سے لے کے اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی ----

اس کی گردن کی پشت پہ اپنی گرم سانسیں چھوڑی تھی اسنے ---

عنازیہ کا پورا وجود ہی کانپ گیا تھا ---

آبان سکندر سے دھوکا ۔۔ "

"جانتی ہو انجام کیا ہے اسکا ؟

اس نے بوجھل سرگوشی کی تھی ۔۔۔

عنازیہ نے ہمت مجتمع کر کے ۔۔

خود کو اسکی گرفت سے آزاد کیا تھا ۔۔۔

اور اب مڑ کے اسے سرد نگاہوں سے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

تم آبان سکندر نہیں آحان خان ہو ۔۔۔ "

" اور میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے جو تم نے مجھے باندھ کے یہاں رکھا ہوا ہے ۔۔۔۔

وہ چلائی تھی ۔۔۔

میں عالیار خان کی بیوی ہوں ۔۔ "

مجھے اسکے پاس جانا ہے ۔۔۔

تم سے میرا تعلق نہیں ہے کوئی آحان خان ---

" سالوں پہلے تم خود یہ تعلق ختم کر کے گئے تھے ---

چٹاخ کی آواز آئی تھی ---

آحان کا بھاری ہاتھ عنازیہ کے گال پہ پڑا تھا ---

وہ لڑکھڑا کے نیچے گری تھی ---

تم اس سے طلاق لو گی --- "

تم میری نہ بن سکی تو تم اس کی بھی نہیں بنو گی --

"آئی سمجھ

وہ اس کی طرف اپنی شہادت کی انگلی سے وارن کرتا دھاڑا تھا ----

عنازیہ جو حیرت سے ---

اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی ---

اب نفرت کی چنگاڑیاں جل رہی تھی اس کی آنکھوں میں ---

قابل رحم ہو تم آحان خان -- "

ترس آتا ہے تمہاری حالت پہ ----

اتنا گر گئے ہو تم کہ ایک عورت پہ ہاتھ اٹھانا بھی تمہیں غلط نہیں لگ رہا ----

" مر چکا ہے تمہارا ضمیر ---

وہ بھی بے خوف غرائی تھی ---

عالیار خان سے میں محبت کرتی ہوں ---- "

بےپناہ محبت ---

اس سے طلاق لینے سے پہلے میں ---

اسی عمارت سے کود کے اپنی جان دے دوں گی ----

" اس کی محبت میرے رگ رگ میں ہیں- --- اور میں

" بس "

اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی --

آحان نے اسکے بال کھینچے تھے ---

اس پہ جھک کے --

اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کیا تھا ----

ایک لفظ نہیں ---- "

بس ---

" چپ --- ایکدم چپ ---

اس کی آنکھوں میں وحشت سی تھی ---

عنازیہ درد سے کراہی تھی ---

" چھوڑو میرے بال --- "

آحان کچھ دیر اسے دیکھتا رہا --

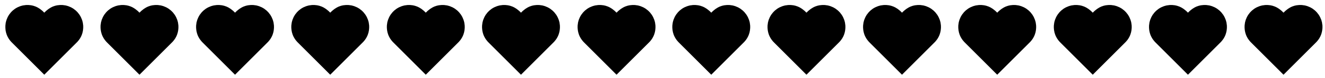
پھر جھٹکے سے ---

اسے دھکا دے کے وہ کمرے سے نکل گیا تھا ---

جبکہ عنازیہ کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی بھیگنے لگی تھی ---

اب وہ یہاں سے کیسے جا پائے گی عالیار کے پاس ---

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی--



" ہیلو ----- ہیلو ---- ہیلو --- "

لیکن کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی --

عالیار نے اچھنبے سے موبائل کو دیکھا ---

اس کے دماغ میں اچانک سے خیال آیا تھا ---

" عنزا --- "

اس نے جلدی سے نمبر ملایا --

لیکن نمبر بند جا رہا تھا اب ---

ایک بار ---- دو بار --- تین بار ---

نمبر بند تھا ---

اسے بے چینی ہونے لگی تھی ---

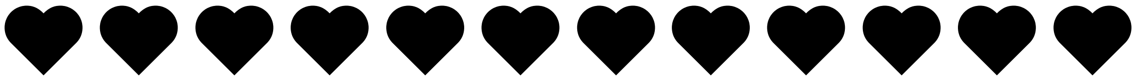
وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کے کمرے سے نکل گیا --

اسے جلد سے جلد آفس پہنچنا تھا ---

اسے نمبر ٹریس آؤٹ کرنا تھا ----

اسی طرح سے وہ عنازیہ تک پہنچ سکتا تھا ---- گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بھی اس نے نمبر ملایا تھا --

لیکن نمبر بند جا رہا تھا ----



ڈاکٹرز باہر آئے تھے ---

وہ تینوں ان کے پاس گئے تھے ---

آپریشن از سکسیزفل --- "

" ہی از آؤٹ آف ڈینجر ناؤ

سینیئر ڈاکٹر نے بتایا تھا ---

انھوں نے شکر کا کلمہ پڑھا ---

"کیا ہم مل سکتے ہیں ان سے ؟؟"

نرمین پوچھ رہی تھی ---

فی الحال نہیں ----"

"آپ باہر سے دیکھ سکتی ہیں انھیں ---

ڈاکٹر نے معذرت کے ساتھ کہا تھا ---

" تھینک یو ڈاکٹر "

وہ مسکرائی تھی ---

تو ڈاکٹرز بھی آگے بڑھ گئے ---

حورین اس کی طرف مڑی تھی --

ہو گئی تسلی ؟؟"

"یا دکھ ہو رہا کہ زندہ کیوں بچ گیا یہ شخص ؟؟؟

امتسال نے ایک نظر اسے دیکھا ---

اس کی آنکھیں نم تھی ---

وہ اس روم کی طرف دیکھ رہی تھی --

جہاں تاشفین ارحم مشینوں کے بیچ جکڑا لیٹا ہوا تھا ---

تم سے کہہ رہی -- "

" جاؤ یہاں سے

اس نے امتسال کو دھکا دیا تھا ---

امتسال نے اس کا وہی ہاتھ پکڑ کے زور سے جھٹکا تھا --

" اسٹے ان یور لیمٹس "

سرد لہجے میں اس نے کہا تھا ---

" حورین بی ہیو "

نرمین نے اسے تنبیہی انداز میں کہا --

حورین غصے سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی ---

وہاٹ مام ----"

" یہ دونوں بہن بھائی قا---

"آئی سیڈ شٹ اپ حورین "

اس کی بات کاٹ کے نرمین دبی دبی آواز میں چلائی تھی --

"گھر جاؤ تم ابھی "

" وہاٹ --- "

وہ بےیقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی ---

"آئی سیڈ گو --- "

حورین پاؤں پٹختی وہاں سے گئی تھی ---

نرمین نے امتسال کو دیکھا ---

کچھ سوچ کے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھنا چاہا ---

" تم دیکھ لو اپنے بابا کو جا کے "

لیکن امتسال نے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکا تھا ---

نرمین خاموش رہی ---

امتسال آگے بڑھ کے شیشے کے پار تاشفین ارحم کو دیکھنے لگی ---

آنسو اس کے گال بھگونے لگے ---

ایم سوری ---- "

" ایم سوری --- میں --- میں

اس کا گلا رندھ گیا ---- 

کھبی احساس ہی نہیں جاگنے دیا آپ نے ہمارے وجود میں۔ -- "

ایک باپ ہونے کا احساس آپ نے کھبی جگایا ہی نہیں ہمارے اندر ---

میری زبان ہمیشہ لڑکھڑاتی ہی رہی ---

" با -------

وہ لب بھینچ گئی ---

" با ----- باباکہنے کے لئے "

دبی دبی سسکیاں ابھری تھی ---

نرمین اس کی پشت دیکھ رہی تھی ---

کتنے دکھ ملے تھے امتسال کو --- حدید کو ---

صرف اس کی بے جا ضد کی وجہ سے ---

ان سے ان کا بابا چھین لیا تھا اس نے ---

اور اب جب پچھتاؤے دستک دے رہے تھے ---

تو وہ بچے بڑے ہو چکے تھے اب ---

اپنا اچھا برا سمجھنے لگے تھے ---

اس شخص سے دور ہو چکے تھے ----

نفرت کرتے تھے ---



یاد رہے گا وہ دور محبت

کیا خوب ترسے ہیں ہم اک شخص کے لیے

عنازیہ کچن میں کھڑی اپنے لئے گلاس میں پانی ڈال رہی تھی ---

جب کچن کے دروازے پہ آحان کھڑا اس کی پشت دیکھتا رہا ---

پھر آہستہ روی سے چلتا اس کے قریب آیا ----

اس کا چہرہ سائیڈ سے دیکھنے لگا ---

عنازیہ اسے نظرانداز کر کے پانی پی رہی تھی -----

اس کے گال پہ ابھی تک آحان کی انگلیوں کے نشان تھے ----

اسے دکھ ہوا تھا ---

وہ اپنے لب کاٹنے لگا ---

دھیرے سے ہاتھ بڑھا کے اس کے گال کو چھونا چاہا ----

جب عنازیہ نے اتنی زور سے اس کا ہاتھ زور سے جھٹکا تھا ----

کہ ناخواستہ آحان کے چہرے پہ تھپڑ پڑ گیا تھا -----

پہلے تو اس کا دل ڈوبا تھا ---

لیکن پھر بھی لب بھینچے اسے دیکھتی رہی ---

" اپنے گندے ہاتھ مجھ سے دور رکھو آبان سکندر "

اس نے چبا چبا کے ہر لفظ بولا تھا ----

آحان دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا ---

اس نے آج پہلی بار اسے آحان نہیں کہا تھا بلکہ آبان سکندر کہا تھا ----

عنازیہ منہ موڑ کے جانے لگی ---

" عین ---- "

اس نے دھیمے لہجے میں بلایا تھا ---

عنازیہ جھٹکے سے اس کی طرف مڑی تھی ---

اور سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

ڈونٹ ڈئیر ------ "

ڈونٹ ڈئیر آبان سکندر ---

" میرا نام عنازیہ خان ہے

لہجہ بھی سرد اور کاٹ دار تھا ---

ایم سوری عین پلیز --- ایم سوری ---- مجھے نہیں سمجھ میں آیا --- پلیز عین پلیز "

---

اٹس آحان----

" مجھے آحان کہو --- آبان نہیں پلیز

وہ بیچینی سے کہہ رہا تھا ---

تم آبان سکندر ہو --- "

ایک ظالم ----

لوگوں کے خون سے رنگے ظالم اور سفاک حیوان ----

آحان خان کسی پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا ---

اور میں عین نہیں ہوں ---

" یہ حق تم کھو چکے ہو

وہ سختی سے بولی تھی ---

آحان تڑپ کے اس کے قریب آیا تھا ---

" عین پلیز --- "

قریب مت آنا آحان ----- "

" ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمہیں قتل کر دوں گی میں ---

وہ وہیں رک گیا ---

لب بھینچے اسے دیکھنے لگا ----

عنازیہ منہ موڑ کے وہاں سے نکل چکی تھی ----

" ڈیم اٹ --- "

اس نے اپنی ہاتھ کو دیکھا تھا ---

جس ہاتھ سے اس نے عنازیہ کو تھپڑ مارا تھا ----

ماضی کی یادیں دستک بن کے آئی تھی ---

" عین تنگ نہیں۔ کرو یار "

اسے اپنی آواز سنائی دی تھی ---

اور پھر عنازیہ کی ہنسی کی کھنک ---

آحان بہت دل کرتا --- "

تمہیں تنگ کرنے کو ---

" مارنے کو ---

"ارے کیوں ؟ "

آحان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پیار آ رہا تم پہ "

عنازیہ کھلکھلائی تھی ۔۔

"توپیار آنے پہ مارتے ہیں کیا اس بندے کو ؟ "

وہ حیرت سے بولا ۔۔۔

" ہاں ناں ۔۔۔ تم بھی مارنا مجھے "

وہ مزے سے بولی تھی ۔۔۔

" نہیں ۔۔ "

آحان ناراضگی سے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

"کیوں ؟ "

کیونکہ میں آحان خان ہوں --- "

عین کا آحان خان ---

تم سے عشق کر بیٹھا ہوں ---

تم سے پل پل محبت میری خواہش ہے عین ---

" ہاتھ اٹھانے کا میں سوچ بھی نہیں۔ سکتا تم پہ ---

وہ کہہ رہا تھا ---

آنکھوں میں محبت کو جہان بسائے ---

اور وہ مسکرا کے دیکھ رہی تھی ---

لیکن وہ بس یادیں ہی تھی اب ----

اس نے آگے بڑھ کے دروازے میں اپنا ہاتھ دیا تھا ----

اور ساتھ ہی بار بار دروازہ بند اور کھول رہا تھا ---

اس کا ہاتھ زخمی ہوا تھا ---

خون کی پھوار نکلی تھی --

لیکن وہ چلا رہا تھا ---

اور بار بار وار کر کے اپنے ہاتھ کو زخمی کر رہا تھا ----

آحان کی آواز پہ وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے آئی تھی ---

اور آحان کو دیکھ کے اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی ---

"آحان --- "

وہ چلائی تھی --

اس کے پاس آ کے اس نے آحان کو ایسا کرنے سے روکا تھا ----

"کیا کر رہے ہو --- "

وہ اس کا خون آلود ہاتھ تھام کے چلائی تھی ---

تو اور کیا کروں میں --- "

" اور کیا کروں میں عین ----

وہ اس سے ہٹ کے روتے ہوئے چیخا ---

" اسی ہاتھ سے --- "

اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا تھا --

اسی ہاتھ سے تمہیں۔ تھپڑ مارا تھا ناں میں نے تمہیں۔ ---- "

عین کاٹ دو میرا یہ ہاتھ پلیز ---

درد کا احساس مجھے بھی ہو ---

میں کتنا برا ہوں ---

کتنا بد بخت ہوں ---

کتنا سفاک --- کتنا کم ظرف ہوں ---

"کیسے ---- کیسے تم پہ ہاتھ اٹھایا میں نے --- کیسے

وہ پھر سے آگے بڑھا تھا ہاتھ دروازے میں دینے کے لئے ---

لیکن عنازیہ نے اسے روک دیا ----

" نہیں آحان پلیز --- "

عین نفرت کرتی ہو ناں تم مجھ سے --- "

"ہے ناں عین ؟؟

وہ وحشت بھری آنکھوں سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا --

عنازیہ نے نفی میں سر ہلایا---

" نہیں --- "

جھوٹ مت بولو -- "

ابھی کہا کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو ----

میں بہت برا ہوں ---

میں مر رہا ہوں عین ---

میں سسک سسک کے مر رہا ہوں ---

روز -----

روز خود کو مارنے کی کوشش میں ہوتا ہوں --- ۔روز موت کو اپنے قریب لانے کے لئے ڈرگز پیتا ہوں ---

لیکن ---

لیکن عین موت نہیں آتی مجھے ---

تم بن ---

تم بن ادھورا ہوں عین ---

بے حد ادھورا ---

نامکمل ---

" ناکارہ ----

وہ وہیں بیٹھ کے رو رہا تھا ----

کاش میں اس دن تمہیں چھوڑ کے نہ جاتا --- "

کاش لوگوں کی باتوں پہ دھیان نہ دیا ہوتا ---

کاش تمہارے پیچھے آ جاتا ---

تم سے پوچھ لیتا ---

" کاش ---

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے رو رہا تھا ---

بین کر رہا تھا ----

عنازیہ کو اس کی حالت پہ ترس آ رہا تھا ---

وہ کبرڈ سے فرسٹ ایڈ باکس لے کے آئی ---

اس کے پاس وہیں بیٹھ کے باکس کھولنے لگی ---

نرمی سے اس کا خون آلود ہاتھ تھاما ----

اور اس کا زخم صاف کرنے لگی ---

آحان یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا ----

جبکہ عنازیہ اپنے کام میں مصروف رہی ----

اس نے نظر اٹھا کے احان کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی ---

لیکن اسے معلوم تھا کہ آحان اسے ہی دیکھ رہا ہے ---

وہ بینڈج کر رہی تھی اب ---

آحان نے دوسرا ہاتھ بڑھا کے اس کے گال پہ موجود ---

اپنے انگلیوں کے نشان کو چھونا چاہا ---

عنازیہ نے جلدی سے خود کو پیچھے کیا تھا ---

"آحان پلیز --- "

آحان زخمی ہنسی ہنسنے لگا ---

"اتنی بھی اجازت نہیں اب مجھے ؟ "

عنازیہ خاموش رہی ----

اپنا کام ختم کر کے وہ اٹھنے لگی ---

"نفرت کرتی ہو ناں ؟ "

اس کی درد بھری آواز ابھری تھی ---

عنازیہ اسے دیکھ کے رہ گئی ---

" نہیں کرتی نفرت "

وہ بس اتنا ہی بولی ---

"کتراتی کیوں ہو مجھ سے --- ؟ "

وہ پھر سے بولا تھا ---

آحان اٹھو یہاں سے --- "

" وہاں جا کے بیٹھو ---

اس نے لاونج کی طرف اشارہ کیا تھا --

" پہلے میرے سوال کا جواب دو --- "

وہ بضد تھا --

" دیتی ہوں جواب --- ادھر چلو پہلے --- "

وہ دھیرے سے اٹھ کے صوفے پہ جا کے بیٹھا تھا ----

عنازیہ بھی اس کے پاس کچھ فاصلے پہ بیٹھ گئی ---

آحان --- "

" میرے اور تمہارے بیچ کا رشتہ اب ختم ہو چکا ہے

" نفرت کرتی ہو تبھی -- "

عنازیہ بے چارگی سے اسے دیکھنے لگی ---

میری شادی ہو چکی ہے اب عالیار سے --- "

میں اس کی ذات سے منسوب ہوں اب ---

" میرے لئے دوسرے مرد کو سوچنا --- چاہنا گناہ ہے اب ---

وہ اسے سمجھا رہی تھی --

"محبت ختم ہو چکی ہے اب عین ؟؟ "

اس کی آنکھیں بے چین تھی --

عنازیہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا --

تم میرے لئے اب ایک عام مرد ہی ہو آحان --- "

" باقی مردوں جیسے ----

اسنے دھیرے سے کہا ----

آحان زخمی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ----

عنازیہ نے نظریں چرائی تھی ----

کیسے ہو جاتی ہے دوسری محبت عین ؟؟ "

"عورت کو دوسری محبت کیسے ہو جاتی ہے ؟؟؟

وہ پھر سے ٹوٹے لہجے میں بولا تھا ---

عنازیہ نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا تھا ----

لیکن احان اپنی جگہ سے اٹھ کے کمرے میں چلا گیا تھا ----

اور زور سے دروازہ بند کیا تھا ---

وہیں دروازے سے ٹیک لگائے وہ بیٹھا رو رہا تھا ---

کیسے ہو گئی دوسری محبت ؟؟؟ "

"کیسے ؟؟؟

اور باہر بیٹھی عنازیہ اس کو سسکتا ---

ہچکیوں سے روتا سن رہی تھی -----

راستے بدل چکے تھے اب ----

اسکے تمام راستے اب عالیار خان سے منسوب تھے ---

آحان خان اس کے لئے ایک عام مرد تھا ----

اور یہ راستہ اس نے خود چنا تھا ---

آحان خان نے ---

وہیں بیٹھی اس نے بھی سسکی لی تھی ---

عالیار پلیز --- کہیں سے آ جاؤ --- "

" کہیں سے تو ڈھونڈ لو مجھے پلیز عالیار ---

اس نے پھر سے بھیگی نظروں سے بند دروازے کو دیکھا تھا ---

وہ شمائم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ---

اس کی آنکھیں نم تھی --

لہجہ بھیگا ہوا تھا- --

" ش--- شمائم میں میں قاتل ہوں اس کا "

" کس کا حدید ؟؟؟ "

شمائم کی سوالیہ نظریں اس پہ تھی --

وہ --- وہ تاشفین ارحم --- "

" ہ--- ہاسپٹل میں ہے

وہ اٹک اٹک کے بتانے لگا ---

شمائم کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی ---

بابا ہاسپٹل میں ہے ؟؟ "

"کیا ہوا ہے انھیں ؟

حدید اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا --

میری وجہ سے ہوا سب --- "

" میں نے انھیں بہت کچھ کہا ----

ہاسپٹل چلتے ہیں --- "

" بابا ٹھیک ہونگے یو ڈونٹ ووری

شمائم اسے اٹھانے لگی --

"تم اس شخص کو بابا کیوں کہتی ہو شمائم ؟؟ "

اس کے سوال پہ شمائم رک کے اسے دیکھنے لگی ---

وہ تمہارے بابا ہے حدید -- "

تو میرے بھی بابا ہوئے --

اور ویسے بھی میں نے تو کبھی مما بابا کو دیکھا ہی نہیں ----

" تم لکی ہو جو تمہارے بابا زندہ ہے حدید

وہ ایکدم سے رونے لگ گیا ---

میں نے مار دیا انھیں--- "

مار دیا اس شخص کو ------

" میں قاتل ہوں

وہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہا تھا ----

م---- میری وجہ سے ہاسپٹل ہے وہ شخص --- "

" مر گیا -------

موبائل کی بپ بجی تھی ---

شمائم دیکھنے لگی انتسال تھی --

" نہیں --- "

حدید نے موبائل اسکے ہاتھ سے پرے کیا تھا ---

وہ ---- وہ "

مت سنو کال ----

ابھی کہے گی کہ وہ --- وہ شخص مر چکا ہے ---

مت سنو کال ---

" دور رہو اس سے

وہ ہذیانی سا ہو رہا تھا ---

شمائم اسے پریشانی سے دیکھ رہی تھی ---

حدید ریلیکس --- "

کچھ نہیں ہوا ---

"کال سن لینے دو مجھے ----

" نہیں --- نہیں پلیز شمائم "

وہ روتے ہوئے اسکی منت کرنے لگا --

میں-- میں ابی کا کیسے سامنا کروں گا --- "

وہ پوچھے گی مجھ سے --

میں کیا کہوں گا ----

"کیا کہوں گا میں ---

کال اب نہیں آ رہی تھی ---

شمائم اسے تسلی دینے لگی ---

لیکن حدید اچانک سے اس کے گلے لگا تھا ---

وہ کانپ رہا تھا ---

شمائم پہلے حیران ہوئی تھی ---

دھیرے سے اس کے گرد اپنے بازو پھیلائے ---

ایک ڈھال کی طرح اسے اپنی پناہوں میں لے لیا تھا اس نے ----

حدید --- "

وہ تمہارے بابا ہے ---

تم جتنا بھی انکار کرو لیکن اس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتے تم حدید ---

کہ وہ تمہارے بابا ہے ---

تم ان سے ناراض ہو ---

غصہ ہو ---

خفا ہو ---

کیونکہ تم انھیں اپنے بابا تسلیم کرتے ہو آج بھی ---

تبھی ہرٹ ہوئے ہو ---

وہ غلطی کر چکے ہیں ---

تم دونوں کو اکیلا چھوڑ کے وہ غلطی کر چکے ہیں --

تسلیم بھی کرتے ہیں ---

لیکن حدید تم ان کو بار بار ہرٹ کر رہے ہو -- ۔تو کیا فرق رہ گیا تم میں اور ان میں ؟؟؟

حدید رشتوں سے ہم منہ نہیں موڑ سکتے کبھی ---

کبھی بھی نہیں --

رشتوں کو پھر سے اپنا لینے میں دیر بھی نہیں۔ کرنی چاہیے ---

ان کو بڑھا ہاتھ تھام لو حدید ---

ان کا سہارا بنو حدید ---

" ماں باپ کا دکھ ان سے پوچھو جن کے ماں باپ نہیں ہے ----

آنسو اس کی گال پہ پھسلا تھا --

حدید کی کپکپاہٹ اب کم ہوئی تھی ---

"تو --- تو کیا وہ زندہ ہے شمائم ؟ "

شمائم اثبات میں سر ہلانے لگی ---

" ہممممم ---- "

امتسال کی کال آ رہی تھی ---

جسے شمائم نے ریسیو کر لیا تھا----

آحان کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی وہ تذبذب کا شکار تھی ---

اندر جائے یا نہیں۔ ----

کچھ سوچ کے اس نے دروازہ کھولا تھا ---

اور اندر آگئی تھی ---

جہاں آحان گھٹنوں میں سر دیے بیٹھا ہوا تھا ----

اس کا زخمی ہاتھ دیکھتی وہ لب کاٹنے لگی تھی ----

کچھ سوچ کے وہ آگے بڑھی تھی ---

اس کے سامنے دو زانو ہو کے بیٹھی تھی وہ اب ---

"آحان -----"

" جاؤ یہاں سے "

اس نے یونہی سر جھکائے کہا تھا ---

"کیسے ہو گئی تمہیں دوسری محبت ؟؟؟ "

وہ اب سر اٹھا کے اسے دیکھ رہا تھا --

عنازیہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا تھا ---

کتنا درد پھیلا تھا اس کے چہرے پہ ---

مرد بے وفا ہوتے ہیں --- "

پوری دنیا میں ایک جملہ رٹا رٹایا ہوا ملا ہے سب کو --

کہ مرد بے وفا ہوتے ہیں --

اور عورت وفا کی مورتی ---

تم نے --- تم نے کیسے کر لی دوسری محبت ؟؟؟

"کیسے ہوگئی دوسرے مرد سے محبت ؟؟؟

عنازیہ لب سیے اسے دیکھ رہی تھی ----

عین ---- عین نہیں کرتی تم مجھ سے محبت ؟؟؟ "

تم بھول گئی مجھے ؟؟

وہ --- وہ احساس ---

جسے محبت کہتے ہیں ---

بھول گئی اس احساس کو ---

"کیسے بھول گئی ---

وہ خود ہی بولے جا رہا تھا ---

عنازیہ خاموش تھی ---

" جواب دو "

وہ چلایا تھا ---

عنازیہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی --

" کیونکہ عالیار تمہارے دیلے زخم پہ مرہم بن کے آیا تھا میری زندگی میں "

آحان ایکدم ہنسنے لگا ---

پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہا تھا ---

عنازیہ کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہی ہوا تھا ----

بہانہ اچھا ہے ---- "

بہانہ بہت اچھا ہے ---

یوں کہو عین ---

یوں کہو کہ ----

نہیں عین نہیں۔ ---

عین بلکل بھی نہیں ---

عین تو ---

عین تو محبت کرتی تھی مجھ سے ---

میرے سامنے تو --

مسز عنازیہ خان ہیں --

" عالیارخان کی عنازیہ

عنازیہ دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

باہر سے سائرن کی آواز آئی تھی ---

دونوں نے چونک کے کھڑکی کی طرف دیکھا تھا ---

اور اچانک سے آواز آئی تھی --

"آبان سکندر ---- "

ارحان علی خان اور عالیار خان نے اپنے اثر ورسوخ سے آخر کار آبان سکندر کے ٹھکانے کا پتہ لگا لیا تھا ---

وہ فارم ہاؤس میں تھا ---

اپنے بنگلے سے وہ وہاں جا چکا تھا ---

اور ابھی پورے فارم ہاؤس کو چاروں طرف سے پولیس نے گھیر لیا تھا ---

عالیار خان بھی وہیں موجود تھا ---

آبان سکندر پولیس نے چاروں طرف سے تمہیں گھیر لیا ہے --- بہتری اسی میں ہے "
"کہ باہر آ جاؤ

اور اندر عنازیہ ---

اپنے سامنے بیٹھے آبان سکندر کو دیکھ رہی تھی --

اس کے ہاتھوں کی لرزش واضح تھی ---

اچانک اٹھ کے وہ کمرے کا چکر لگانے لگا ----

کھڑکی کے پاس جا کے تھوڑا سا پردہ ہٹا کے اس نے دیکھا تھا --

پولیس اس کے فارم ہاؤس کے چاروں طرف تھیں --

وہ پھر اس طرف آیا تھا ---

" سرنڈر کردو خود کو آحان --- تمہاری سزا کم ہو جائے گی "

عنازیہ نے سنجیدگی سے کہا تھا --

وہ رک کے اسے دیکھنے لگا --

" نہیں -- وہ لوگ مجھے مار ڈالیں گے -- میرے گناہ ہی اتنے ہیں کہ وہ لوگ مجھے معاف نہیں کریں گیں -- مار ڈالیں گے --- آبان سکندر ان کے ہاتھوں نہیں مرنا چاہتا "

وہ نفی میں سر ہلاتے بولا تھا --

" تم آبان سکندر نہیں آحان خان ہو ۔۔۔ "

" ایک کام کرو ۔۔ تم اٹھو "

وہ اسے کھڑا کرتے بولا تھا ۔۔۔

عنازیہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

آحان نے ریوالور لا کے اس کے ہاتھ میں دیا تھا ۔۔۔

اور پھر اپنا ہاتھ بھی رکھ کے ۔۔۔

ریوالور اپنے دل کے مقام پہ رکھا تھا ۔۔۔

عنازیہ حیرت سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی ۔۔۔

" چلاؤ گولی عین۔ ۔۔ "

عنازیہ بدک کے پیچھے ہونا چاہتی تھی ۔۔ لیکن آحان کی گرفت مضبوط تھی ۔۔

" یہ ۔۔ یہ کیا "

" چلاؤ گولی -- ڈیم اٹ "

وہ چلایا تھا --

" میں نہیں کر سکتی ایسا آحان "

وہ خوفزدہ تھی --

آحان اچانک سے رونے لگ گیا --

تو میں کیا کروں عین --- "

کیا کروں ؟؟؟ تم بتاؤ --

مجھے نہیں مرنا ان کے ہاتھوں ---

مجھے تمہارے ہاتھوں مرنا ہے -- پلیز عین ---

پلیز ہاتھ جوڑتا ہوں میری سانسیں ختم کردو پلیز ---

مجھے ان کے ہاتھ مت پہنچنے دو پلیز --

" میں شکست کھا کے نہیں مرنا چاہتا پلیز عین

وہ رو رہا تھا --

عنازیہ بھی رونے لگی تھی ---

وہ جیسا بھی تھا ---

وہ کبھی اس شخص سے محبت کر چکی تھی --

ہم لڑکیاں موو آن کر لیتی ہے ---

کیونکہ ہمیں موو آن کرنا سکھا دیا جاتا ہے ---

ہم مردوں۔ کی طرح چیخ چیخ کے ---

اپنی محبت کا ماتم نہیں کر سکتی ----

ریوالور نیچے گرا تھا ---

آحان نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا ---

مجھے معاف کردو عین۔۔۔ "

میں نے تمہیں ہرٹ کیا۔۔

تکلیف پہنچائی ۔۔

تمہیں قید کر کے رکھا ۔۔۔

مجھے معاف کردو ۔۔۔

میں بگڑ گیا تھا ۔۔۔

بہت بگڑ گیا ۔۔۔

" م۔۔ مجھے لگا ۔۔۔ مجھے لگا

وہ ہچکیاں لے رہا تھا ۔۔۔

یار ۔۔۔ "

بہت محبت کی تھی تم سے ۔۔۔

تمہیں اپنانا چاہتا تھا لیکن ---

" تمہیں تکلیف دے بیٹھا --- مجھے معاف کردو

عنازیہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی --

وہ آحان خان سے آبان سکندر اس کی وجہ سے بنا تھا ---

وہ ایسا نہیں چاہتی تھی --

وہ تو اسے تنگ کر رہی تھی --

اور

آحان خان ----

آحان پلیز -- پلیز خود کو سرنڈر کردو پلیز --- "

تمہیں کچھ نہیں ہوگا ---

میں -- میں بچا لوں گی تمہیں ---

میں --- میں خود تمہیں نکال لاؤں گی پلیز ---

" پلیز آحان ----

وہ ہچکیاں لیتی بول رہی تھی ---

جبکہ آحان نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا --

نہیں رہنا چاہتا میں زندہ --- "

" موت بھی تمہارے ہاتھوں سے چاہتا ہوں میں ----

وہ نیچے جھکا تھا --

ریوالور اٹھانے ---

جب آواز پھر سے گونجی تھی ---

مطلب وہ لوگ اندر آ چکے تھے ---

عنازیہ نے خوفزدہ نظروں سے دروازے کی طرف دیکھا تھا --

آحان پھر سے ریوالور اس کے کانپتے ہاتھوں میں دے چکا تھا ---

اور

اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ مضبوطی سے رکھتا ---

اب کی بار ریوالور اپنی کنپٹی پہ رکھی تھی ---

" چلاؤ گولی عین "

اس کی بوجھل بھرائی آواز ابھری تھی ---

عنازیہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی --

اس کا دل جیسے کسی گہری کھائی میں گرتا محسوس ہو رہا تھا اسے ---

"آحان ----- "

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھا ---

" ایک بار آنکھیں کھول دو پلیز آحان "

وہ بھرائی آواز میں بول رہی تھی --

" نہیں عین پھر موت مشکل ہو جائے گی میرے لئے "

وہ خود پہ ضبط کرتا بولا تھا --

" پلیز آحان "

آحان نے ایک ہاتھ ---

ریوالور پہ دھرے اس کے ہاتھوں پہ رکھا تھا --

دوسرا ہاتھ اس کی کمر پہ رکھ کے ---

اپنی آنکھیں کھول دی تھی ----

ان آنکھوں میں کیا کچھ تھا ---

عنازیہ کا دل کٹ گیا تھا --

وہ مرنے جا رہا تھا ---

وہ انسان جو جرنلسٹ بن کے ---

ملک میں تہلکہ مچانا چاہتا تھا---

آج وہ انسان مر رہا تھا --

عنازیہ کے ہاتھوں مرنا تھا اس نے ---

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ----

دروازہ کھلا تھا ---

اور ٹریگر پہ عنازیہ کی انگلی پہ اپنے انگوٹھے کا دباؤ ڈالا تھا اس نے ---

اور گولی چلی تھی ---

آحان کا بے جان وجود اس کے قدموں میں گرا تھا --

ریوالور بھی نیچے گری تھی ---

وہاں پولیس افراد نے اس پہ اپنے گن ٹھانء تھے ----

" نہیں ۔۔۔۔ "

عنازیہ چلائی تھی ۔۔۔۔

" نیچے کرو سب ۔۔۔ کوئی بھی گولی نہیں چلائے گا "

عالیار بھی وہیں تھا ۔۔۔۔

وہ عنازیہ کو دیکھ رہا تھا ۔۔

جس کے چہرے اور کپڑوں پہ آحان کے خون کے چھینٹے تھے ۔۔۔

اور آحان نیچے پڑا تھا ۔۔

سانسوں کی ڈور ٹوٹ چکی تھی ۔۔۔

وہ جیت گیا تھا ۔۔

عنازیہ کے ہاتھوں سے اس کی موت ہوئی تھی ۔۔۔۔

برائی اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی ۔۔۔

لیکن اس برائی کی شروعات کوئی نہیں جانتا تھا ---

بس عنازیہ خان جانتی تھی --

وہ کیوں برا بنا تھا ---

وہ کیوں برائی میں پڑ گیا تھا ----

شاید کوئی جاننا بھی نہیں چاہتا تھا ---

اپنے گرد ہم برائی کو دیکھتے ہیں ---

اسے ختم کرنے کی کوشش نہیں۔ کرتے ---

بس یہی چاہتے ہیں

وہ برا ہے --

اس برے کو سزا ملنی چاہیئے اس کے برائی کی ----

اصلاح نہیں کرتے اس کی ---

آحان خان ----

جو جرنیلسٹ بننا چاہتا تھا ----

لیکن وہ آبان سکندر بن گیا تھا ---

اس نے نظر دوڑائی ---

بیڈ شیٹ اٹھا کے پھر سے اس کے پاس آئی تھی --

دل میں ہوک سی اُٹھی تھی ---

درد سا پھیلا تھا ---

اس نے اپنی دھندلائی آنکھیں جھپکی تھی --

بار بار ---

وہ پھر سے آخری بار کے لئے اس چہرے کو دیکھنا چاہتی تھی --

بیڈ شیٹ اس کے بے جان وجود پہ ڈالی تھی اس نے ---

عالیار اس کے پاس آیا تھا ---

" عنزہ "

عنازیہ اس کے سینے سے لگی تھی ---

" تم ٹھیک ہو ناں "

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ---

دو پولیس اہلکار آگے بڑھے تھے ---

" نہیں -- "

عنازیہ چلائی تھی --

دور رہو اس سے --- "

کوئی بھی ہاتھ نہیں لگائے گا اسے --

"کوئی بھی نہیں تم میں سے ---

سب وہیں رک گئے ---

"عنزا ؟؟ "

عالیار اسے دیکھ رہا تھا --

عنازیہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا ---

اور سر نفی میں ہلایا تھا --

عالیار نے بھی کچھ نہیں کہا --

اور اس کی خواہش کا احترام کیا گیا ---

عالیار نے ان کی طرف دیکھا تھا --

اور انھیں اشارے سے باہر جانے کو کہا تھا --

وہ باہر جا چکے تھے ---

وہ اب عنازیہ کے بھیگے چہرے کو دیکھ رہا تھا ---

''آحان ----''

اس نے بھرائی آواز میں کہا تھا ---

عالیار نے حیرت سے اس چادر کے نیچے چھپے وجود کو دیکھا تھا --

اور پھر عنازیہ کو --

وہ رو پڑی تھی --

عالیار نے نرمی سے اسے باہوں میں بھر لیا ---

اپنا سارا درد آنسوؤں کی صورت ---

وہ عالیار کے سینے پہ انڈیل رہی تھی ---

اور عالیار بھی اس کے لئے ڈھال ہی بنا تھا --

اس کا سہارا --

"بارش میں کیوں بھیگ رہی ہو امتسال ؟ "

نزمین کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی ---

کافی دیر ہو گئی تھی اسے یوں بارش میں بیٹھے ہوئے --

ایک نظر اس پہ ڈال کے ---

وہ پھر سے سامنے دیکھنے لگی ---

نزمین نے ٹھنڈی سانس بھری تھی ----

وہ بھی وہیں آ کے بیٹھ گئی تھی اس کے قریب --

ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی ---

امتسال کا اجلا اجلا سا چہرہ دیکھنے لگی ----

کیا ہو جاتا اگر وہ اسے بھی بیٹی کا درجہ دے دیتی ---

ایک ماں کی طرح اسے گلے سے لگا لیتی ---

کتنے دکھ رقم تھے اسکے معصوم سے چہرے پہ ----

باپ تک چھین لیا تھا ان سے ---

معافی --- "

لفظ بہت چھوٹا ہے امتسال میرے کیے ہوئے ہر ظلم کے لئے ---

" ان کا کوئی مداوا ممکن ہی نہیں ----

وہ کہنا شروع ہوئی تھی ---

ایک ماں کی طرح تم دونوں کو گلے سے لگا لیتی --- "

تو شاید آج ہم سب ساتھ خوش ہی ہوتے ---

لیکن ----

لیکن میں بہک گئی تھی امتسال ---

تاشفین تم لوگوں کا ہو جائے گا ہمیشہ کے لئے ---

میں کہاں ہونگی --

میرا مقام کہاں ہوگا ---

"ڈر گئی تھی -----

وہ کچھ دیر رکی تھی --

انتسال کا چہرہ بےتاثر تھا ----

انتسال --- "

تم سے تمہارا بچپن چھین لیا ---

تمہاری خوشی چھین لی ---

تمہارے بابا چھین لیا میں نے ---

" ایک بیٹی سے اس کا مان چھین لیا میں نے ---

امتسال صبر کے گھونٹ پیتی اسے سن رہی تھی ----

" میں --- میں "

" بس کیجئیے "

امتسال نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا --

چھوڑ دیجئیے میرا پیچھا --- "

میں خاموش ہوں تو کیا ؟؟؟

میری روح زخمی کر رہی ہے آپ --

اذیت دے رہے ہیں آپ کے الفاظ مجھے ----

آپ نے ٹھیک کیا جو بھی کیا ---

" مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ----

وہ اپنی بات کہہ کے کھڑی ہو گئی تھی --

"لیکن میں اپنے ضمیر کے سامنے شرمندہ ہوں "

نرمین نے پست آواز میں کہا تھا ---

انتسال کچھ دیر وہاں کھڑی اپنے لب کاٹتی رہی ---

پھر سر جھٹک کے ہاسپٹل کے احاطے کی طرف بڑھ گئی ----

الفاظ ---

الفاظ شرمندگی ---

الفاظ معافی ---

الفاظ ندامت ---

الفاظ محبت ---

یہ سب وقت پہ ہو تو ہی اچھے لگتے ہیں --

اور جب صدیاں بیت جائے ---

اور ازالے کا وقت نکل جائے۔ ۔

تب ۔۔

ہاں تب ۔۔۔ الفاظ بے معنی ہو جاتے ۔۔۔

اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں ۔۔

امتسال کے لئے بھی نزین کے الفاظ ۔۔۔

بس الفاظ ہی تھے ۔۔

بے معنی ۔۔۔

بےتاثر ۔۔۔

وہ شیشے کے پار تاشفین ارحم کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

اسے لگا وہ دیکھ رہے ہیں ۔۔۔

انھیں ہوش آ چکا ہے ۔۔۔

اور جب وہ امتسال کو دیکھ کے مسکرائے تھے ---

تب اس کا دل جیسے ڈوب کے ابھرا تھا ---

انھیں ہوش آگیا تھا --

لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی --

نئے نام --

نئے رشتے سے کیسے بلائے گی انھیں-----

###########

جاسم --- حدید اور شمائم ایک ساتھ ہاسپٹل آئے تھے ----

امتسال ابھی تک باہر ہی تھی ---

وہ اندر نہیں جا پا رہی تھی ----

" امتسال --- "

جاسم نے آگے بڑھ کے اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنا لیا ---

وہ بھیگی آنکھوں سے جاسم کو دیکھنے لگی ---

اس کی نظر سامنے حدید اور شمائم پہ پڑی ---

حدید شرمندہ سا تھا ---

امتسال نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ---

حدید نے آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ تھام لیا ---

"ابی --- "

وہ رو رہا تھا چھوٹے بچے کی طرح --

وہ چھوٹا سا بچہ ہی تو تھا امتسال کے لئے ---

امتسال نے اسے گلے لگا لیا ---

" ایم سوری ابی --- "

" ہششششش --- "

امتسال بھیگی آنکھوں سے اسے چپ کروا رہی تھی --

مجھے سمجھ نہیں آئی ابی --- "

وہ سب بول دیا ---

" ایم سوری ---

وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا --

" جانتی ہوں میری جان "

امتسال کہہ رہی تھی ---

شمائم کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی ---

جاسم بھی مسکرا رہا تھا انھیں دیکھ کے ---

کمرے سے نکلتی نزمین کی نظر ان پہ پڑی --

تو وہیں رک گئی ---

انھیں آج دکھ ہو رہا تھا ---

ان دو بہن بھائی کو یوں سسکتا دیکھ کے ----

شمائم کی نظر اس پہ پڑی ---

تو نزمین مسکرانے کی کوشش کرنے لگی ----

پھر قدم آگے بڑھا کے ان کے پاس آئی تھی ---

"تاشفین تمہیں بلا رہے ہیں --- "

دونوں بہن بھائی نے اسے دیکھا --

تو وہ نظریں چرا گئی --

" تم دونوں کے بابا تمہیں بلا رہے ہیں "

اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا --

حدید امتسال کو دیکھنے لگا --

تو امتسال نے اثبات میں سر ہلایا تھا ----

اس نے شمائم کی طرف دیکھا ---

اس نے بھی مسکرا کے اثبات میں سر ہلایا تھا ----

" م--- میں برا ہوں ابی "

وہ ٹوٹے لہجے میں کہہ رہا تھا ---

امتسال نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا تھا --

" میرا بھائی بہت اچھا ہے --- "

وہ دونوں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے ---

نزین کو آج صحیح معنوں میں ان کے لئے دکھ ہو رہا تھا --۔

اگر یہی دکھ چند سال پہلے ہوا ہوتا ---

تو شاید بن ماں باپ کے نہ پلے ہوتے یہ دونوں ---

وہ دونوں کمرے میں آئے تھے ---

وہیں کھڑے تھے ---

قدم آگے نہیں بڑھا پا رہے تھے ----

تاشفین کی نظر ان پہ پڑی ---

توآنکھیں بھیگی تھی ---

" اپنے بابا کے سینے سے نہیں لگو گے میرے بچے "

کہنے کی دیر تھی ---

دونوں باپ کی شفقت کو ترسے ہوئے ---

ان کے قریب گئے تھے ----

اور آہستگی سے ان کے سینے سے جا لگے تھے ---

وہ دونوں رو رہے تھے ---

تاشفین نے ان دونوں کو بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا تھا ----

وہ بھی رو رہے تھے ---

میرے بچے --- "

" میری جان ---

وہ ان دونوں کا ماتھا چوم رہے تھے ---

" مجھے معاف کردے پلیز "

حدید روتے ہوئے بولا تھا ---

" میرا بچہ -- آپ اپنے بابا کو معاف کردو "

تاشفین روتے ہوئے بولے تھے ---

" ب----- با------ بابا"

حدید ہچکچا کے بولا تھا ---

" با با"

امتسال بھی بولی تھی ---

اور تاشفین کے اندر جیسے سکون پھیلا تھا --

" بابا کی جان "

وہ تینوں ہنس رہے تھے ---

رو رہے تھے --

مسکرا رہے تھے ---

شیشے کے اس پار وہ تینوں کھڑے اس خوبصورت ملاپ کو دیکھ رہے تھے۔ --

ان کی آنکھیں بھی نم تھی ---

جب حورین آئی تھی وہاں ---

دروازے کے پاس کھڑی ہو کے اس نے جب یہ منظر دیکھا ---

تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی ----

اور وہی ہوا تھا --

جو عنازیہ نے چاہا تھا ---

کسی بھی میڈیا چینل کو اس بات کی اجازت نہیں دی گئی تھی --

کسی بھی رپورٹر ---

کسی بھی جرنیلسٹ کو۔ --

نیوز یہی تھی بس --

کہ آبان سکندر نے خودکشی کر لی ہے ---

برائی کو انجام مل چکا تھا لیکن ---

وہ ----

آحان خان کو دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتی تھی ---

دل کے کسی کونے میں آج بھی اس آحان خان کے لئے احترام تھا ---

جس سے وہ کبھی محبت کرتی تھی ---

وہ اس احترام --

اس محبت کا مان تو رکھ سکتی تھی ناں ----

اتنا تو حق تھا اس شخص کا شاید عنازیہ پہ ---

وہ برا تھا۔ --

غلط تھا۔ --

معاشرہ نے اسے غلط قرار دیا تھا --

کیوں ؟؟؟

کیونکہ جس شخص کا باپ برا ہو --

اس کی اولاد اچھی کیسے ہو سکتی ہے ---

کیا ایسا ہی ہے ؟؟؟

ہم انسانوں کو کب تک اس کے آباؤ اجداد سے پہچانے گیں ؟؟

کیا اس انسان کی اپنی شناخت نہیں۔ ہوتی ؟؟

آحان خان ایک ڈرگ ڈیلر کا بیٹا تھا --

لیکن وہ خود اس کے خلاف آواز اٹھانا چاہتا تھا --

ایک جرنیلسٹ بن کے --

لیکن اس کی آواز دبائی گئی ---

اور وہ خود بھی دب گیا ---

ان آوازوں پہ کان دھرے ---

وہ بھی ان تاریکیوں میں ڈوبنے کے لئے قدم آگے بڑھائے تھے --

اور ---

اور اس کا ایمبیشن ؟؟؟

اس کی خواہش ؟؟؟

اس کی محبت ؟؟؟

سب کا گلا گھونٹ دیا تھا اس نے۔ --

عنازیہ خاموشی سے سامنے پڑے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی ---

خیام اپنے انجام کو پہنچا تھا ---

برائی کا انجام یہی ہوتا ہے ---

اس کی خواہش کے مطابق خیام کی لاش کو ---

سڑک پہ پھینکا تھا --

آحان خان نے --

تاکہ ہر گزرتا بندہ دیکھ لیں ایسے شخص کا انجام ---

اس کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیلی تھی ---

کتنی عجیب بات ہے ---

کتنا مان ہوتا ہمیں کبھی کبھی کچھ لوگوں پہ ---

جنہیں ہم دوست کہتے ہیں --

کولیگ کہتے ہیں --

اور

پھر پتہ چلتا ہے ---

وہی ہماری زندگیاں تباہی کرنے کے در پہ ہے ---

وہی ہمارے اپنوں کا قاتل ہے ---

اس کے اپنوں کو موت کے گھاٹ اتار کے ---

وہ کس دیدہ دلیری سے اسکے ساتھ رہ رہا تھا۔ --

اور وہ ----

اسے کبھی خیام کے وجود سے اس کے اپنوں کے خوں کی بو ہی محسوس نہیں ہوئی ---

کبھی ان معصوم لڑکیوں کے خون کی بو محسوس نہیں۔ ہوئی --

ان کی عزتیں نیلام کرتا رہا --

اور

عنازیہ خان ----

آنکھیں بند کیے تھی ---

اپنے ارد گرد سے ---

اسے آبان سکندر کی تلاش تھی ----

لیکن

وہ شیطان اس کے ساتھ تھا --

اسے وہ نہ پہچان سکی --- -

خیام انوار ---

تم ہار گئی عنازیہ خان --- "

یہاں آ کے تم ہار گئی ---

" اس شیطان کو تم اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ کے نہ اتار پائی

وہ خود کلامی کے انداز میں بڑبڑائی تھی ---

" میں ہار گئی ---- "

واؤ امیزنگ ---"

" محبتیں بانٹی جا رہی ہے

حورین کی آواز پہ وہ سب چونکے تھے --

نرمین بھی اس کے قریب آئی تھی --

" حورین "

" اسٹاپ اٹ مما پلیز "

وہ سرد لہجے میں بولی تھی --

نظریں ابھی تک ان تینوں پہ تھی --

حوریں بیٹا --"

پاس آؤ میرا بچہ --

" یہ دونوں تمہارے بہن بھائی۔ --

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتے ---

حورین نے بدتمیزی سے ان کی بات کاٹی تھی ---

نہیں ہیں میرے کچھ یہ دونوں -- "

" مجھ سے میرا سب چھیننے آئے ہیں یہ دونوں ---

" حورین چپ کرو "

نرمین آگے بڑھی تھی --

آگے مت آئیے مما آپ --- "

آپ سب ملے ہوئے ہیں --

مجھ سے میرا سب چھیننے کے لئے آپ سب ملے ہوئے ہیں ---

" مجھے اکیلا کر دینا چاہتے ہیں آپ --

وہ چلا رہی تھی ---

تاشفین کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا ---

نرمین کی نظر پڑی تھی --

تو حورین کو کھینچتی ہوئی باہر لے جانے لگی ---

تمہارے بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں --- "

" چلو باہر

باہر آ کے حورین نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا تھا ---

حورین بی ہیو -- "

وہ تمہارے بابا ہے ---

" جانتی ہو کتنا بڑا آپریشن ہوا ہے ان کا

حورین نے آنسو بھری آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا ---

وہ میرے بابا ہے --- "

وہ دونوں چھین رہے ہیں مجھ سے میرے بابا ----

"آپ جانتی ہے ناں کتنا پیار کرتی ہوں میں اپنے بابا سے ---

کہہ کے وہ روتی ہوئی وہاں سے چلی گئی --

نرمین لب کاٹنے لگی ---

شمائم کو دکھ نے آن گھیرا تھا ---

وہ آگے بڑھی تھی --

دھیرے سے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا ---

نرمین بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ کے رہ گئی بس ---

وہ خاموشی سے بالکونی میں بیٹھی ---

ہلکی ہلکی بارش کو دیکھ رہی تھی ----

عالیار جو ابھی ابھی نیند سے جاگا تھا --

گھڑی پہ نظر ڈالی ---

دن کے گیارہ بج رہے تھے ----

لیکن آسمان پہ چھائے بادلوں کی وجہ سے شام کا احساس ہوتا تھا ----

وہ آہستہ روی سے چلتا وہیں بالکونی میں آ کے ---

اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا ----

عنازیہ کے خوبصورت چہرے پہ سوگواری سی تھی ---

عالیار کچھ دیر اسے دیکھتا رہا ---

پھر مدھم آواز میں اسے پکارا تھا --

" عنزا --- "

عنازیہ نے اس کی طرف نہیں دیکھا تھا ---

بس بارش کی بوندوں کو دیکھ رہی تھی ---

عالیار --- "

"پتہ ہے وہ کون تھا ؟؟

"آحان خان "

عالیار نے آہستہ آواز میں جواب دیا ---

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا ----

عالیار ہلکا سا مسکرایا تھا --

عنازیہ نے نظریں پھیر کے پھر سے بارش کی بوندوں کو دیکھنا شروع کیا ---

وہ کیا بننا چاہتا تھا "

" اور کیا بن گیا ----

اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے --

انہی ہاتھوں سے مرا وہ -- "

اتنا بددل تھا وہ سب سے ---

کہ وہ میرے ہاتھوں ہی مرنا چاہتا تھا ---

اور ---

" اور اس کی خواہش بھی پوری ہوگئی ---

اس کی آواز بھرا گئی تھی ---

آنسو بہنے لگے تھے---

عالیار بس اسے دیکھ رہا تھا --

سن رہا تھا -----

اسکی آنکھوں میں اداسی تھی -- "

مایوسی تھی --

جب --

جب وہ مر رہا تھا ناں عالیار ---

اس --

اس کی آنکھیں ---

اس کی آنکھیں جیسے بہت پہلے ہی مر گئی تھی۔ --

خالی آنکھیں ---

میں نے مارا اسے ----

" میں نے

وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کے --

پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی اب---

عالیار نے آگے بڑھ کے اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا---

اس کا نازک سا وجود کانپ رہا تھا----

وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی ----

اور عالیار بھی اسے رونے دے رہا تھا---

ایسے ہی شاید اس کے اندر کا غبار باہر نکلتا---

وہ آیا ہی اس کے زخموں پہ مرہم بن کے تھا---

تب بھی وہ اس کے ہر زخم پہ مرحم بنا تھا---

اور

آج بھی وہ اس کے ساتھ تھا---

شمائم کو باہر بینچ پہ ہی حورین بیٹھی نظر آگئی تھی ---

وہ اس کے پاس آ کے وہیں بیٹھ گئی ---

حورین نے ایک عدد گھوری سے اسے نوازا تھا ---

" میرا نام شمائم ہے "

وہ مسکرانے کی کوشش کرتی بولی تھی ---

" تمہارے بھائی حدید کی فیانسی "

حورین کی آنکھوں میں ناگواری ابھری تھی --

" نہیں ہے وہ میرا بھائی "

"کیوں ؟ "

شمائم نے اچانک پوچھا تھا ---

"کیوں کرتی ہو اس سے نفرت ؟؟ "

شمائم نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا --

کیونکہ وہ نفرت کے قابل ہیں --- "

"دونوں بہن بھائی

حورین نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تھا --

"کس نے کہا تم سے کہ وہ نفرت کے قابل ہے حورین ؟؟ "

شمائم اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی ---

میں پاسٹ سے ریلیٹیڈ کچھ نہیں کہنا چاہوں گی حورین --- "

لیکن تم خود سوچو اور سمجھو ---

جب تم اس دنیا میں آئی ---

تب تمہاری مما تاشفین انکل کی وائف تھی --

اور صدف آنٹی کی ڈیتھ ہو چکی تھی ---

تمہارے پاس ---

نرمین آنٹی تھی --

تاشفین انکل تھے --

" امتسال اور حدید کے پاس کون تھے ؟؟؟

وہ کچھ دیر رک کے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگی ---

کوئی نہیں --- "

مما تو تھی ہی نہیں ---

ان کے ڈیڈ بھی ان سے الگ تھے --

تمہارے پاس تھے ---

کس بیس پہ ان دونوں سے نفرت کرتی ہو تم حورین ؟؟

تمہارے پاس سب کچھ تھا --

تمہارا فیورٹ روم ---

تمہارے فیورٹ ٹائز --

تمہارے فیورٹ ڈریسز شوز ---

تمہاری فیورٹ چاکلیٹس --

اور

وہ دونوں ---

کچھ نہیں تھا ان کے پاس ---

انہوں نے اپنی لائف میں بچپن دیکھا ہی نہیں۔ --

کوئی ماں بن کے نہیں آئی ان کے پاس ---

باپ کا مان نہیں تھا ان کے پاس ---

حورین تمہارے پاس سب تھا --

"پتہ ہے کیا نہیں۔ تھا ؟؟؟

حورین لب سیے اسے دیکھ رہی تھی ---۔

تمہارا دل ---۔ "

تمہارا محبت کے احساس سے بھرا ہوا دل نہیں۔ تھا تمہارے پاس ---۔

پاسٹ میں جو غلطیاں کر چکے ہیں ---

انکل اور آنٹی --

اب اس پہ شرمندہ ہیں --

سدھارنا چاہتے ہیں سب --

کیا تم نہیں سدھاروگی کچھ ؟؟

کیا تم نہیں دینا چاہو گی انھیں بڑے بہن بھائی ہونے کا مان؟؟؟

وہ رو دیا تھا حورین --

تمہارا بھائی ---

وہ تمہارا بھائی ہی ہے حورین --

تمہارے انکار سے خون کے رشتے نہیں بدلے گیں ---

جو محرومیاں انہوں نے بچپن میں دیکھی ہے --

"کیا ان محرومیوں کا مداوا نہیں بنو گی تم ؟؟؟

شمائم کی باتوں پہ حورین اپنے لب کاٹنے لگی ---

شمائم مسکرا کے اٹھی تھی

اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا ---

تم کر سکتی ہو حورین -- "

ان سے --

ان کی چھینی ہوئی محبتیں پھر سے انھیں دلوا سکتی ہو ---

" ان کا مان بن کے --

وہ رخ موڑ کے جا چکی تھی جبکہ حورین وہیں بیٹھی دیر تک ایک ہی نقطے کو گھورتی رہی تھی

---

ارحان علی خان کی فرمائش پہ ---

آج وہ اس کی لائی ہوئی ساڑھی پہنی ہوئی تھی ---

اور اب کمرے کے بیچ وہ بیچ کھڑی ---

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی --- ۔کیسے قدم بڑھائے اس کی طرف۔ ۔

کیسے جھکی پلکیں اٹھا کے اسے دیکھے ---

جو دنیا جہان کی محبت آنکھوں میں سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا ----

لیکن --

اسے اپنے قریب ارحان علی خان کی مدھم خوشبو محسوس ہوئی تھی ----

اس نے جھکی ہوئی ---

اپنی لرزتی پلکیں اٹھائی تھی ---

اور

دھڑکتے دل کے ساتھ پھر سے جھکا دی تھی ---

وہ تو ایسے محو دیدار تھا ---

کہ رواحہ کا رواں رواں جیسے دھڑکن بنا ہوا تھا ----

اور جب --- -ارحان علی خان نے ---

اس کی کمر پہ ہاتھ رکھ کے ---

اسے اپنے قریب کیا ---

وہ تو بوکھلا ہی گئی --

سانسیں اتھل پتھل ہو چکی تھی ---

ارحان علی خان کی پرحدت سانسیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھی ---

اور

وہ آنکھیں بند کیے اس کی سرگوشیاں سن رہی تھی ---

اس کے نرم لبوں پہ ----

ارحان علی خان نے اپنے لب رکھے تھے ----

اپنی سانسیں ان ہیل کی تھی ---

اور

رواحہ نے بے ساختہ اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچا تھا ---

نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتا ----

وہ رواحہ کے حواسوں پہ چھا رہا تھا ----

اس کی گردن پہ جھکا ----

اس کی بیوٹی بون پہ اپنے لب رکھے تھے ----

اپنی سانسیں اس کی گردن پہ چھوڑتا ----

اپنے محبت بھرے لمس چھوڑ رہا تھا ----

" ا--- ارحان ---- "

وہ اپنی اٹکتی سانسوں کے بیچ اتنا ہی بول پائی تھی ---

ارحان نے دھیرے سے اس کا رخ موڑا تھا ---

اور

اب اس کے بلاؤز سے نظر آتی ---

اس کی پشت پہ اپنی شدتیں بکھیر رہا تھا ----

رواحہ اس کی اتنی شدتوں پہ نیم جان سی ہو رہی تھی ---

وہ رخ موڑ کے اسے دیکھنے لگی ---

ارحان اس کے آنکھوں کی تحریر کو پڑھ چکا تھا ----

رواحہ نے پلکیں جھکا دی تھی ---

آج نہیں رواحہ --- "

"آج بس میں تم -- اور کچھ مت سوچو

اور

اسے بانہوں میں بھر لیا تھا ---

اسے بیڈ پہ لٹا کے ---

اسے مہلت دیے بنا ---

اس کے نازک سے وجود پہ جھکا ---

اس کے وجود پہ اپنی شدتیں بکھیر رہا تھا ---

اپنے محبت بھرے لمس چھوڑ رہا تھا ----

ساڑھی کا پلو ہٹا کے --

وہ رواحہ کو خود میں جذب کر رہا تھا --

اور

خود اس کی خوشبوؤں سے بھرے وجود میں مدہوش سا ہو رہا تھا ---

رات بھی مدھم سرگوشیاں کر رہی تھی ---

محبت کی تکمیل ہو رہی تھی ---

After 6 months ...

لاونج میں قہقہے گونج رہے تھے ----

وہاں موجود ہر شخص خوش تھا ---

ہر ایک کے چہرے پہ خوشی رقم تھی ---

حورین موبائل ہاتھ میں لیے --

امتسال کے پاس سے اٹھ کے نرمین کے پاس آ کے بیٹھی تھی --

مما جسٹ لک ایٹ ڈیم --- "

" ابی اور جاسم بھائی کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں ہنی مون پکس میں

امتسال اسے دیکھ کے مسکرا رہی تھی --

جبکہ نرمین بھی تصویریں دیکھ کے مسکرائی تھی ---

"ہماری امتسال ہے ہی کیوٹ ؟ "

نرمین نے محبت سے کہا --

" ناٹ فئیر مما --- "

جاسم بھی بولا تھا --

"میں کیوٹ نہیں ہوں ؟ "

امتسال نے اس کے کندھے پہ ---

ہلکا سا ہاتھ مارا تھا ----

" مرد کیوٹ نہیں ہوتے "

اور ساتھ ہی ہنسنے لگی تھی --

باقی سب بھی مسکرا رہے تھے ---

حدید تاشفین کی طرف دیکھ رہا تھا ----

" تو بابا میرے بارے میں بھی کچھ سوچا ہوگا آپ نے "

تاشفین مسکرائے -- -

بلکل -- "

" کل سے فری ٹائم میں آفس آیا کرو

امتسال اور حورین کی ہنسی بے ساختہ تھی ---

حدید نے دونوں کو گھور کے دیکھا تھا ---

پھر اپنے بابا کو دیکھنے لگا ---

"لیکن بابا میری رخصتی کب ہوگی ؟ "

حدید کے کہنے کی دیر تھی --

حورین کی پھر سے ہنسی چھوٹی تھی ----

"بھائی آپ کی رخصتی ؟؟؟؟ "

حدید نے اسے گھوریوں سے نوازا --

" بڑوں کے بیچ میں چھوٹے نہیں بولتے "

حورین نے اپنے منہ پہ انگلی رکھ لی ---

" مما --- "

حدید نے مدد طلب نظروں سے اب نرمین کو دیکھا ---

" شمائم کی دو بھائیوں کی ڈیمانڈ بتانا تو میں بھول گئی --- "

"کیا ؟؟ "

حدید ہمہ تن گوش تھا اب --

یہی کہ --- انھوں نے کہا ہے کہ پہلے آفس جوائن کر لیں حدید -- "

ایک دو بزنس میٹنگز اٹینڈ کر لیں ---

" پھر ہم اپنی بہن کی رخصتی کروائے گیں

" وہاٹ --- "

حدید کا منہ کھلا رہ گیا -- -

"یہ کیسی شرط ہیں اب ؟ "

بھائی --- "

" ان سمپل ورڈز ہم نکمے کے ساتھ اپنی بہن نہیں بیاہے گیں

حورین نے اسے سمجھانے والے انداز میں بتایا ----

تو سب کی ہنسی چھوٹ گئ ---

حدید نے منہ پھلا لیا ---

امی --- "

ایٹ لیسٹ تم سے یہ امید نہ تھی --

عنازیہ اچھی ہے --

" میں ان سے یہ بات کرتا ہوں اب

انتسال نے اثبات میں سر ہلایا ---

ہاں تم اس کے ہی کیوٹ بھائی ہو --- "

پیار بھی تو کرتی ہے تم سے بہت ---

لاڈلے ہو اس کے --

" اسی سے مدد مانگو

حدید وہاں سے اٹھ چکا تھا ---

"کدھر ؟؟ "

سب نے ایک ساتھ پوچھا --

" پارٹی بدل رہا ہوں میں۔ بائے "

اس نے آرام سے کہہ کے ---

باہر کا راستہ لیا ---

" کیوں تنگ کرتے ہو میری بیٹے کو "

تاشفین محبت سے بولے تھے ---

بابا وہ تنگ ہی نہیں ہوتا -- "

خواہش دیکھی ہے آپ نے اس کی ---

شادی کرنا چاہتا ہے --

" خود بچہ ہے ابھی

امتسال نے نرمی سے بتایا ----

" چلو اس بچے کا بھی کچھ سوچتے ہیں اب -- "

نرمین کے لہجے میں بھی محبت تھی اس کے لئے۔ --

" ہاں سوچتے ہیں کچھ "

تاشفین نے بھی اثبات میں سر ہلایا ---

ارحان علی خان ---

ابھی ابھی گھر پہنچا تھا ---

کمرے میں انٹر ہوتے ہی اسے کہیں رواحہ نظر نہیں آئی ---

ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ---

اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی --

تو سامنے بیڈ پہ ایک گفٹ پیک رکھا ہوا تھا ---

جس پہ لکھا ہوا تھا ---

" فار مائی ہزبینڈ "

اس نے اچھنبے سے گفٹ ہاتھ میں لیا ---

اور کھولنے لگا ----

پنک کلر کے چھوٹے چھوٹے سے شوز کو اس نے حیرت سے دیکھا ----

"یہ کیا ؟؟ "

اس نے آہٹ پہ سر اٹھایا ----

تو سامنے رواحہ شرمیلی مسکان چہرے پہ سجائے ----

کھڑی تھی ---

ارحان نے اسے حیرت سے دیکھا ---

پھر ہاتھوں میں موجود شوز کو دیکھا ---

اب کے رواحہ کی طرف دیکھنے پہ ---

آنکھوں میں حیرت کے ساتھ خوشگواری بھی تھی اب کے ----

" یو مین ----- یو مین "

لہجے میں خوشگواریت تھی --

رواحہ نے مسکرا کے سر جھکا لیا تھا ----

ارحان اس کے قریب آیا تھا ----

اس کے چہرے کی لالی کو دلچسپی سے دیکھا -----

اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے ---

" تھینک یو جانم "

اس نے سرگوشی کی تھی --

رواحہ نے اس کے سینے پہ اپنا سر رکھا -----

ارحان نے محبت سے اسے بازوؤں میں سمیٹ لیا ----

" تمہارے جیسی ایک پیاری سی رواحہ چاہئیے مجھے تو --- "

وہ پھر سے سرگوشی کر رہا تھا ---

جبکہ رواحہ پرسکون تھی ---

ارحان کے ساتھ کی ہمیشہ سے خواہش تھی اسے --

اور

ارحان نے نہ صرف اسے اپنا نام دیا --

بلکہ اپنی بےپناہ چاہت سے اسے اپنایا تھا ----

یار شمائم کچھ کرو یار --- "

" عنازیہ بھابی سے بات کرو

لان میں جھنجھلایا سا بیٹھا ہوا تھا حدید --

شمائم سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

"کیا ہوا ہے ؟؟ "

یہ پوچھو کیا نہیں ہوا --- "

" مجھے اسی منتھ ہماری شادی چاہیئے بس ---

حدید نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا --

شمائم کو ہنسی اگئی ----

" تم ہنس رہی ہو شمائم "

وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا --

تم بھی ملی ہوئی ہے ان سب کے ساتھ -- "

" تم بھی نہیں چاہتی ناں کہ ہماری شادی ہو

وہ روٹھے روٹھے انداز میں کہہ رہا تھا --

شمائم نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اپنی ہنسی روکی --

" نہیں ہنس رہی میں "

توکیاکر رہی ہو ؟؟ "

" مذاق اڑا رہی ہو

وہ اب بھی روٹھا روٹھا سا تھا ---

شمائم مسکرا پڑی تھی ---

جب اس کی نظر سامنے سے گزرتے عالیار اور عنازیہ پہ پڑی --

" وہ رہیں دو لو برڈز -- "

عالیار نے اس کے گرد اپنے بازو پھیلائے ہوئے تھے ---

عنازیہ کا چوتھا مہینہ چل رہا تھا

اور عالیار اس کا بے حد خیال رکھ رہا تھا ---

اور گاڑی کی طرف جا رہے تھے ---

" عنزا بھابی "

شمائم نے انھیں بلایا تھا ---

دونوں مڑ کے انھیں دیکھنے لگیں- --

شمائم اور حدید ان کے پاس آئے تھے ---

" اسلام علیکم --- "

حدید نے روٹھے انداز میں کہا --

وعلیکم السلام تمہیں کیا ہوا ہے --- "

"کیوٹ سے چہرے پہ اداسی کیوں ہے ؟؟

عنازیہ نے جواب دیا --

عالیار نے بھی سلام کا جواب دیا تھا ---

" وہ -- "

حدید چپکے سے ایک نظر عالیار پہ ڈالی --

پھر عنازیہ کو دیکھنے لگا --

سر نفی میں ہلایا تھا ---

" تو منہ پہ بارہ کیوں بج رہے ہیں "

عنازیہ غور سے اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی ---

"کب فری ہوگی آپ .. مجھے آپ سے پرسنل بات کرنی ہے "

وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا ---

عنازیہ نے شمائم کی طرف دیکھا --

تو وہ مسکراہٹ چھپاتی کندھے اچکا گئی ---

عالیار بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا --- -

"امتسال نے کچھ کہا ہے ؟ "

عنازیہ نے اندازہ لگایا --

نہیں -- "

" وہ تو شادی کر کے خوش ہے ---

انداز اب بھی ناراض ناراض سا تھا ---

وہ اپنے ہزبینڈ کے ساتھ خوش ہے -- "

" بابا اپنی بیگم کے ساتھ خوش ہے۔ ۔۔

"تو تم کیوں ناخوش ہو ؟؟ "

اب کے عالیار نے پوچھا تھا ۔۔

شمائم کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہی تھی ۔۔

تبھی وہاں سے جانے میں اس نے اپنی عافیت ہی جانی ۔۔۔۔

"کیا مسلہ ہے ؟؟ "

عنازیہ نے نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھا ۔۔

چھوڑیئے آپ نہیں سمجھے گی ۔۔ "

"میں چلتا ہوں ۔۔ اللہ حافظ

وہ افسردہ لہجے میں کہتا وہاں سے جانے لگا ۔۔۔

جبکہ عنازیہ کو ہنسی آگئی تھی ۔۔

عالیار اسے دیکھنے لگا --

"تم کیوں ہنس رہی ہو ؟؟ "

" کیونکہ حدید کی افسردگی کی سمجھ آگئی ہے مجھے "

اس نے ہنستے ہوئے بتایا --

اچھا --- "

"کیا ہوا ہے حدید کو ؟

عالیار اس کا رخ اپنی طرف کرتا بولا تھا ----

"کچھ نہیں۔ --- "

وہ ہنسنے لگی ---

جبکہ عالیار اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا ---

ہنستے ہوئے بہت خوبصورت لگتی ہو عنزا --- "

"آج کتنے دن بعد ہنسی ہو تم

عنازیہ مسکرا کے اسے دیکھ رہی تھی ---

تھینک یو عالیار --- "

" میری زندگی کے ہر قدم پہ میرا ساتھ دینے کے لئے---

عالیار نے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے ----

اور پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا ----

ہششششششش --- "

چلتے ہیں اب ---

" وی آر گیٹنگ لیٹ

وہ اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے لگا تھا ---

جب عنازیہ نے اسے روکا تھا --

عالیار چونک کے اسے دیکھنے لگا ---

عا---- عالیار -- "

" اگر --- اگر ----

وہ کہہ نہیں پا رہی تھی --

عالیار پھر سے اس کے قریب آیا تھا --

مجھے میری عنزا پسند ہے --- "

جو بنا ڈرے کچھ بھی بول دیتی ہے- -

بولڈ سی عنزا ---

" جو کہنا ہے بولو

عالیار نرمی سے کہہ رہا تھا ---

عنازیہ نے ایک نظر اسے دیکھا --

پھر پلکیں جھکا دی ---

" تمہیں تو برا نہیں لگ رہا ناں کہ میں ---- "

" ہششششششش ---- "

عالیار نے اپنا انگوٹھا اس کے لبوں پہ رکھا تھا --

اور ہلکا سا رب کیا تھا ---

آحان خان تمہارا پاسٹ ہے عنزا ---- "

میں نے تمہیں تمہارے پاسٹ کے ساتھ اپنایا ہے ----

اور اگر آج تم اس کے لئے دعا کرنے جا رہی ہو ---

" تو میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا عنزا ----

عنازیہ کی آنکھیں بھیگی تھی ---

" ہیئی -- "

اس کی گردن کو ہلکا سا سہلایا تھا ---

زیادہ مت بہاؤ اپنے قیمتی آنسو --- "

" میرا بیٹا مجھ پہ ناراض ہو جائے گا کہ اس کے مما کا خیال نہیں رکھتا میں

عنازیہ روتے روتے ہنس پڑی تھی ---

عالیار نے بھی اسے بانہوں میں بھر لیا تھا ----

اپنے بابا --- مما --- بھائی اور بہن کے قبروں سے ہوتے ہوئے ---

وہ اب اس قبر کے پاس کھڑی تھی ---

دل میں درد کی ٹھیس سی اٹھی تھی ----

کتنا مشکل ہوتا ہے ناں ----

اس شخص کو مرتے دیکھنا ---

جس کی خواہشات بھی مر چکی ہو ----

جو اپنی زندگی میں کچھ کر دینا چاہتا ہو ----

لیکن وہ کیا سے کیا بن چکا ہو ---

الفاظ اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہے تھے ----

اس کی آنکھیں بھر آئی تھی ---

اسے وہ لمحہ یاد آیا ---

جب وہ گولی چلی تھی --

اس کے اپنے ہاتھوں سے ---

اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا تھا ---

بھرائی آنکھوں سے وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی ---

" عین --- "

سرگوشی سی ہوئی تھی اس کے قریب ---

اس نے چونک کے اوپر دیکھا --

وہاں کوئی نہیں تھا --

وہ پھر سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی ---

میں تو تمہارے ہاتھوں سے ہی مرنا چاہتا تھا عین --- "

تمہارے قریب ہی مرنا چاہتا تھا ---

خواہش تھی --

جب سانسیں تھمنے لگے میری ---

تو میرا وجود تمہاری بانہوں میں ہو ----

جب روح کھینچنے لگے میری ---

" تو میری آنکھیں تمہارا چہرہ ہی دیکھے ----

اسے سرگوشی سی سنائی دے رہی تھی --

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے سامنے قبر کو دیکھا ---

آحان نہیں تھا ---

وہ تو اس مٹی تلے سو رہا تھا --

ابدی نیند --

پرسکون نیند --

تو یہ سرگوشیاں --

" عالیار کو چاہتی ہو ناں تم --- "

پھر سے سرگوشی ہوئی تھی --

ہنسی سی ابھری تھی --

مجھے تو نہیں بھول گئی ناں -- "

" اتنی ساری محبت میں ---

اس نے مڑ کے بھرائی آنکھوں سے ---

پیچھے کچھ فاصلے پہ کھڑے عالیار کو دیکھا تھا --

عنازیہ کے دیکھنے پہ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا ---

وہ پھر سے منہ موڑ گئی تھی ---

ہئی عین -- "

بھول مت جانا پلیز مجھے --

تھوڑی سی جگہ --

" اپنے دل کے کسی کونے میں میرے نام بھی کر دینا ---

وہ بوکھلا کے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ----

میں تمہارے اس خوبصورت دل سے نکلنا نہیں چاہتا --- "

" ایک خوبصورت یاد بن کے رہنا چاہتا ہوں اپنی عین کے دل میں ---

"آحان --- "

اس کے لب ہلے تھے ---

" پرامس می --- "

سرگوشی ہوئی تھی ---

" پرامس می عین --- "

اس نے آنکھیں موند لیں ---

ہاتھ اٹھا کے اس نے دعا مانگی تھی ---

ہاتھ چہرے پہ پھیر کے وہ جانے لگی تھی ---

جب اسے محسوس ہوا اس کا دوپٹہ تھاما ہو کسی نے ---

اسے روکنے کے لئے ---

وہ اچانک سے مڑی تھی ---

اس کا دوپٹہ ---

وہیں قبر کے پاس جھاڑی میں الجھی تھی --

وہ اپنا دوپٹہ کھینچنے لگی --

" پرامس --- "

سرگوشی تھی ---

" پرامس --- "

اس نے زیر لب بڑبڑایا تھا --

اور وہاں سے رخ موڑ کے قدم عالیار کی طرف بڑھائے تھے ---

عالیار بھی اسے دیکھتا سیدھا ہو کے ---

اس کے قریب آ رہا تھا ---

اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے کے --

اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے ---

آج بہت دنوں بعد عنازیہ آفس آئی تھی --

اور ابھی تھوڑا تھکن کی وجہ سے ---

پھر سے گھر جانے کا سوچ رہی تھی۔ ---

آفس کے باہر وہیں لان میں بیٹھ کے عالیار کا انتظار کرنے کا سوچ رہی تھی ---

پریگننسی کا فورتھ منتھ چل رہا تھا ---

تو تھکاوٹ بھی زیادہ ہوتی تھی ---

پہلے سے موٹاپا بھی محسوس ہو رہا تھا اس کے وجود میں ---

" عنازیہ خان ---- "

ایک لڑکی کی آواز پہ وہ چونک کے مڑی تھی ---

اور

اب اپنے سامنے ایک نازک سی ---

خوبصورت لڑکی کو اجنبی نظروں سے دیکھ رہی تھی --

"جی ؟ "

وہ مسکرا کے اس کے قریب آئی تھی ---

سوچتی تھی ایسا کیا ہے آحان کی عین میں -- "

جو آج بھی وہ میرے کندھے پہ سر رکھ کے روتا ہے ---

"آج سمجھ آئی کہ کیوں ؟

عنازیہ کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی ---

میں ابرش ہوں -- "

آحان خان کی وہ دوست ---

کہ جب اس کے عین کی یادیں اس پہ حاوی ہو کے --

اسے درد دینے لگتی --

" تو میرے پاس سہارے کی تلاش میں آتا ----

عنازیہ خاموش رہی تھی --

" ادھر چل کے بیٹھے "

ابرش نے اسے لان کی طرف رکھی کرسیوں پہ اشارہ کرتی بولی --

عنازیہ سر اثبات میں ہلاتی اسکے ساتھ ---

وہاں جا کے بیٹھ گئی --

ابرش نے ایک نظر اس کے بھرے بھرے جسم پہ ڈالی تھی ---

"کیوں ملنا چاہ رہی تھی آپ مجھ سے ؟ "

عنازیہ اس سے پوچھنے لگی --

جبکہ ابرش غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی ---

"تھینک یو ؟؟ "

اس کے کہنے پہ عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا --

"فار واٹ ؟ "

فار ایوری تھنگ -- "

آحان کے لئے یہ جو سب تم نے کیا --

ایم ویری تھینک فل ---

وہ برا نہیں تھا ---

حالات کے ہاتھوں برا بنا تھا --

بٹ عنازیہ ---

وہ تب بھی تمہیں یاد کرتا ---

بہت روتا ----

تمہیں عالیار کے ساتھ دیکھ کے وہ سسک اٹھتا ---

" تمہارا اور عالیار کا ساتھ اس کے لئے درد کا سبب بنا تھا ہمیشہ

اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی --

جبکہ عنازیہ کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیل گئی تھی ---

یہ درد اس کے اپنے خریدے ہوئے تھے ابرش ---- "

وہ نہ جاتا --

رک جاتا --

میرے پاس آجاتا ---

" ایک بار پوچھ لیتا ---

اسنے ایک ہی سانس میں سب کہا --

پھر کچھ دیر خاموش ہو گئی --

خیر --- "

یہ سب باتیں تم مجھے اب کیوں بتا رہی ہو ؟؟

" اب میں عالیار خان کی بیوی ہوں ---

اور آحان بھی زندہ نہیں ہے --- "

" ہے ناں

وہ غور سے عنازیہ کا چہرہ دیکھ رہی تھی ---

تمہیں پتہ ہے -- "

تمہارے وہاں جانے کے بعد کیا ہوا تھا ؟؟

کیسے اسے باتیں سنائی گئی ---

جس طرح سے اپنے الفاظ کے نشتر چلائے تھے سب نے --

جو وہاں موجود تھے ---

وہ ڈر گیا تھا --

کہ تم بھی یہی سب باتیں کہو گی اسے --

وہ تمہاری زبان سے یہ الفاظ نہیں سن پاتا ---

" تبھی چلا گیا تھا وہاں سے ---

عنازیہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی ---

دل کے کسی کونے میں آج بھی اس کی محبت ہے --- "

" ہے ناں عنازیہ

عنازیہ نے چونک کے اسے دیکھا تھا ---

ابرش بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہی تھی ----

وہ نظریں چرا گئی ---

"آج بھی کرتی ہو ناں اس سے محبت --- "

عنازیہ اچانک سے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی --

اسے عجیب گھٹن ہو رہی تھی ---

نہیں۔ --- "

" عالیار آیا ہوگا --- بائے

وہ رخ موڑ کے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھ گئی ---

جبکہ ابرش دیر تک اسے جاتا دیکھتی رہی ---

اس کے لب مسکرا رہے تھے ----

عالیار نے اسے گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دی ---

اور اب ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کے گاڑی آگے بڑھا لے گیا ----

عنازیہ باہر دیکھ رہی تھی --

شام کے سائے پھیل رہے تھے ---

" دل کے کسی کونے میں آج بھی آحان کی محبت ہے "

آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی --

ہاں --- "

میں اعتراف کرتی ہوں --

کہ آج بھی دل کے ایک کونے میں آحان کی محبت دفن ہے ----

وہ پہلی محبت تھی --

پہلی محبت کبھی نہیں بھولتی ---

پہلی محبت کے بعد --

ہم چاہے جتنی بھی محبتیں کر لیں --

لیکن

پہلی محبت ہمیشہ دل کے ایک کونے میں پڑی رہتی ہے ---

کوئی میٹھی یاد بن کے ---

کوئی کسک سی بن کے ---

کوئی آہ بن کے ---

کبھی کبھی تھوڑا سکون دیتی ہوئی ---

کبھی درد دیتی ہوئی ---

لیکن پہلی محبت ہمیشہ موجود رہتی ہے ---

دل کا ایک کونہ آج بھی آحان کی محبت سے لبریز ہے ---

" عالیار ----

اس نے سوچوں کے تسلسل سے چونک کے عالیار کو دیکھا ---

جس کا دھیان ڈرائیونگ کی طرف تھا ----

اس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ --

عالیار کے ہاتھ کی پشت پہ رکھا تھا ---

عالیار نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا --

جو مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی ---

اپنے ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ---

اس نے دوسرے ہاتھ سے --

عنازیہ کا ہاتھ تھام کے لبوں سے لگایا ---

اور پھر اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کے ---

اسے اپنے قریب کیا --

"کم --- "

عنازیہ نے مسکرا کے اپنا سر اس کے کندھے پہ رکھا تھا -----

عالیار ---- "

عالیار تو وہ شخص ہے ---

جس کے سنگ میں نے چاہتوں کا سفر ---

پل پل طے کیا ہے --

" اور کرتے رہنا ہے ---

-----

پہلی محبت ---

کبھی ہوئی ہے پہلی محبت ---

کبھی تڑپ محسوس کی ہے پہلی محبت کی ---

جب وہ آپ سے دور ہو جاتا ہے ---

جب آپ کہیں اسے ڈھونڈ نہیں پاتے ---

کبھی محسوس ہوئی ہے وہ تڑپ ؟؟؟

بہت تکلیف دہ ہوتی ہے ---

بہت دشوار ہوتا ہے ---

اس شخص کو بھول جانا ---

جس سے آپ کو پہلی محبت ہوئی ہو ---

آپ پھر سے محبت کرنے لگ جاتے ہے--

کسی اور شخص سے ---

اور آپ محبت کر بھی لیتے ہیں ---

لیکن

دل کے کسی کونے میں ---

وہ شخص ---

وہ پہلی محبت ہمیشہ ایک خوبصورت یاد بن کے بسیرا کیے رکھتی ہے ----

عالیار سے محبت ----

عنازیہ کی بے لوث تھی ---

وہ اس کا شوہر تھا ---

اس کی چاہت --

اس کے زخموں پہ مرہم بن کے آیا تھا ----

دھوپ میں کسی چھاؤں کے جیسا اس کی زندگی میں آیا تھا ---

اپنی بےپناہ محبت سے ---

عنازیہ کو اپنے محبت کے رنگ میں رنگ چکا تھا ---

لیکن ---

آج ایک لمحے کے لئے اسے احساس ہوا تھا ----

کہ

وہ شخص آج بھی یہیں کہیں۔ ---

اس کے دل کے ایک خالی خانے میں موجود ہے ----

اس نے مسکرا کے عالیار کو دیکھا تھا ---

آنکھوں میں چاہت سمائے ---

وہ عالیار کو دیکھ رہی تھی ----

وہی عالیار ---

جس نے لمحہ لمحہ --

اپنی محبت سے --

اپنی چاہت سے --

اسے پور پور محبت بنا دیا تھا پھر سے ---

اسے پھر سے محبت کرنا سکھایا تھا --

اسے پھر سے جینا سکھایا تھا ----

------

زندگی بہت خوبصورت ہے ---

کبھی کبھی بہت بدصورت ہو جاتی ہے ---

بہت کھٹن ہو جاتی ہے --

جب ہم دوسروں کے لئے برائی سوچتے ہیں --

نفرت سوچتے ہیں ---

انھیں دکھ ---

درد ---

تکلیف دینے کا سوچتے ہیں ---

خیام اپنی نفرت میں ---

بہت زندگیاں برباد کر دی تھی ---

کیوں ؟؟

نفرت --- انا--- برتری --- انتقام ---

اور پھر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ---

آحان خان ---

جو عنازیہ کی محبت میں پاگل ساتھا ---

جو ایک جرنیلسٹ بن کے دنیا میں تہلکہ مچانا چاہتا تھا ---

لیکن

ایک ذرا سی غلط فہمی نے ---

اس سے اس کا عنازیہ چھین لیا ---

وہ ایک ڈرگ ڈیلر بن گیا تھا ---

گناہوں کے دلدل میں دھنستا چلا گیا ---

خود کو ختم کرتا گیا ----

عنازیہ خان --

ویسے دنیا کی ہر لڑکی ---

اتنی ہی بولڈ اور نڈر ہو جائے ---

تو کبھی کوئی اسے استعمال نہ کر پائے اپنی منفعت کے لئے ----

اپنی کوشش سے ---

وہ اپنی منزل کو پہنچ گئی تھی ---

عالیار خان ---

ایک کول مائنڈڈ بندہ ---

جس نے عنازیہ خان جیسی لڑکی کو اپنے ہی طریقے سے کنٹرول کیا ہوا تھا ----

ارحان علی خان --

جسے رواحہ اپنی محبت سے بدل چکی تھی ---

امتسال اور حدید --

جنہیں اپنے باپ کی محبت ---

ان کی شفقت پھر سے مل چکی تھی ---

شمائم ---

جو گناہوں اور بدنامی کے دلدل میں پھنسنے جا رہی تھی ---

لیکن

عین وقت پہ عنازیہ نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے بچا لیا تھا --

اور جاسم ---

مسٹر میتھ میتھکس ---

جسے امتسال کی ہر بچکانہ حرکت سے محبت تھی ---

میتھس اور امتسال ---

اس کی زندگی میں ان ہیلر کا کام کر رہے تھے اس کے لئے ----

-----

ہاسٹل گرلز بیس ناول اس لئے تھا --

کیونکہ بتانا چاہتی تھی میں آپ کو --

آئینہ دکھانا چاہتی تھی ---

گناہوں کی رنگینیاں ہمیں بہت اٹریکٹ کرتی ہے --

لیکن

انجام بہت خطرناک ہوتا ہے۔ ۔ ۔

کالج ہو ۔۔

یونیورسٹی ہو ۔۔

ہاسٹل ہو ۔۔۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھے ۔۔

کہ آپ کس مقصد کے لئے وہاں آئے ہو ۔۔۔

اپنے پیرنٹس کا سر جھکانے سے پہلے ۔۔

اکیلے میں بیٹھ کے بار بار سوچے ۔۔۔

گناہ میٹھا ہے ۔۔

جسم کی تسکین کے لئے ۔۔۔

نفسانی خواہشات کی تسکین کے لئے ---

کچھ لمحے گناہ کے گزارنا آپ کو ----

کچھ لمحوں کے لئے سکون پہنچا تو دیتا ہے --

لیکن عمر بھر کا روگ بھی بن جاتا ہے ----

پلیز ---

خود کو چند لمحوں کے سکون کے لئے برباد مت کیجئیے --

جو مرد آپ کو تنہائی میں ملتا ہے ---

کیا وہ آپ کے لئے سائبان بن سکتا ہے ؟؟؟

کیا وہ تمہیں عزت دے سکتا ہے ؟؟؟

تمہیں ٹشو پیپر کی طرح یوز کر کے پھینک دیتا ہے --

تم سمجھتی ہو ---

کہ تمہاری محبت کا ثبوت ---

وہ تم سے تمہارا جسم مانگ کے لینا چاہتا ہے ---

اور تم بھی اپنی محبت کا کی ثبوت دے رہی ہو اسے --

خود کو اسے سونپ کے --

تو تمہاری بہت بڑی بھول ہے ---

وہ مرد ہی نہیں ہے --

مرد تو سب کے سامنے تمہارا ہاتھ تھام کے تمہیں اپناتا ہے --

کمرے کی تنہائی میں --

تمہیں اپنی ہوس کا نشانہ بنا کے ----

محبت کرتا ہوں ----

کہہ کے ---

تمہارے جسم کو نوچنے والا۔۔۔۔

مرد ہی نہیں۔ ہوتا ۔۔۔

میری نظر میں نامرد ہی ہوتا ہے ۔۔۔۔

خود کی حفاظت کرو ۔۔۔

اور

ان حضرات کے لئے ۔۔۔

ایک ہی میسج ۔۔۔

اسے اپنا نہیں سکتے ۔۔

تو اپنی ہوس کا نشانہ بھی مت بناؤ ۔۔۔

اس سے اس کی معصومیت مت چھینو ۔۔۔

مکافات عمل کے چکر میں پھنس گئے ۔۔۔

تو اپنی ہی بیٹی --

اپنی ہی بیوی کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا تمہارے لئے --- -

ناول کیسا لگا آپ کو ؟؟؟

کیا سیکھا ؟؟

کیا اچھا لگا ؟؟؟

اپنی رائے ضرور دیں ---